UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234254

UNIVERSAL
LIBRARY

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

رسالہ قواعد نحو عربی بزبان اردو موسوم بہ

تیسیر النحو

مؤلفہ مولوی سید محمد عبداللہ بلگرامی مدرس اول عربی مدرسہ سرکاری کانپور

حسب الحکم جناب مستطاب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی شمالی

بمنظوری

جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی شمالی

۱۲۸۹ھ | مطبع نظامی کانپور میں چھپا | ۱۸۷۲ع

فہرست تشریح النحو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴	**مقدمۂ کتاب**				
۴	بیان معنی نحو	۸	بیان مرکب و تعریف کلام و جملہ	۱۳	بیان معرب و مبنی
۵	بیان واضع و تعریف مفرد و اسم و وجہ تسمیہ نحو	۹	بیان تقسیم جملہ	۱۴	بیان اعراب
۶	بیان علامات اسم	۱۰	بیان تعریف جملۂ خبریہ و انشائیہ	۱۵	بیان تقسیم اسم باعتبار اعراب
۷	بیان تعریف فعل و علامات فعل و تعریف حرف	۱۱	بیان مرکب غیر مفید	۱۸	بیان غیر منصرف
۲۶	**باب اول** اعراب کے بیان میں				
۲۶	فصل اول عامل معنوی کے بیان میں	۴۴	بیان توابع منادی	۷۶	بیان اسم فاعل
۲۶	بیان تعریف و تقسیم مبتدا	۴۷	بیان ترخیم منادی	۷۸	بیان اسم مفعول
۳۱	بیان تقدیم مبتدا و خبر	۵۰	بیان مندوب	۷۹	بیان صفت مشبہہ
۳۲	بیان حذف مبتدا و خبر	۵۱	بیان اشتغال	۸۱	بیان اسم تفضیل
۳۴	فصل دوسری عامل لفظی قیاسی کے بیان میں	۵۶	بیان تحذیر و تمییز	۸۳	بیان مصدر
۳۴	بیان تقسیم فعل و تعریف و احکام فاعل	۶۳	بیان مفعول مطلق	۸۴	بیان مضاف
۳۷	بیان بحث تنازع	۶۷	بیان مفعول بہ	۸۹	بیان اسم تام
۴۰	بیان مفعول مالم یسم فاعلہ و مفعول بہ	۶۸	بیان مفعول لہ	۸۹	فصل تیسری عوامل سماعی کے بیان میں
۴۱	بیان منصوبات فعل	۷۰	بیان مفعول معہ	۹۰	بیان حروف جارہ
۴۲	بیان منادی	۷۱	بیان حال	۹۶	بیان حروف ناصبہ اسم و بحث استثنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۹	بیان حروف عامل جملہ	۱۰۹	بیان اسمای ناصب اسم بابرتمیز	۱۱۶	بیان افعال مدح وذم
۱۰۱	بیان حروف مشبہہ بالفعل وما ولا المشبہتان بلیس	۱۱۰	بیان اسمای افعال	۱۱۷	بیان افعال قلوب
۱۰۲	بیان لای نفی جنس	۱۱۱	بیان اسمای عاملہ فعل	۱۱۹	بیان توابع
۱۰۴	بیان حروف ناصب فعل	۱۱۲	بیان افعال ناقصہ	۱۲۰	بیان تاکید
۱۰۶	بیان حروف جازم فعل	۱۱۴	بیان افعال مقاربہ	۱۲۱	بیان صفت
۱۲۲	بیان بدل	۱۲۳	بیان عطف بیان وعطف بحرف		
۱۲۴	باب دوم — اسم مبنی کے بیان مین				
[illegible]	بیان مضمرات	۱۲۷	بیان ضمیر فصل وضمیر شان	۱۲۹	بیان اسمای موصولات
[illegible]	بیان نون وقایہ	۱۲۸	بیان اسمای اشارہ	۱۳۱	بیان اسمای افعال
[illegible]	بیان اسمای اصوات ومرکبات وکنایات	۱۳۵	بیان اسمای ظروف		
۱۳۹	خاتمہ — باقی احکام اسم وفعل وحرف کے بیان مین				
۱۳۹	بیان معرفہ ونکرہ	۱۴۶	فصل — بیان حروف غیر عاملہ	۱۵۱	بیان حروف تفسیر ومصدر
۱۴۰	بیان عدد	۱۴۶	بیان حروف عطف	۱۵۲	بیان حروف تحضیض وتوقع
۱۴۳	بیان مذکر ومؤنث	۱۴۸	بیان حروف تنبیہ	۱۵۳	بیان حروف استفہام
۱۴۴	بیان اقسام فعل	۱۴۹	بیان حروف ایجاب	۱۵۴	بیان حروف شرط
۱۴۵	بیان افعال تعجب	۱۵۰	بیان حروف زیادت	۱۵۶	بیان حروف ردع وتنوین
		۱۵۷	بیان نون تاکید		

تشریح النحو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبی لا نبی بعدہٗ علیٰ الہٖ اولی المجدۃ واصحابہٖ ذوی النجدۃ

بعد اسکے معلوم ہو کہ کمترین انام محمد عبد اللہ بن حاجی سید آل احمد حسینی بلگرامی مدرس اول عربی مدرسۂ سرکاری کانپور نے حسب ارشاد فیض بنیاد جناب معلی القاب مستر ایم کیمپسن صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی کے یہ رسالہ عربی نحو مین بزبان سہل اردو لکھا اور ایک مقدمے دو باب ایک خاتمے پر مرتب کر کے تاریخی نام زبدۃ البنات بین تشریح النحو رکھا خدا ے تعالی خطا سے بچائے رہے اور دولت قبول عطا کرے

مقدمہ نحو کے معنی اور واضع اور موضوع اور تعریفات کے بیان مین

نحو کے لغت مین چار معنی ہین قصد سمت مثل قسم اور اصطلاح مین اون قواعد کے جاننے کو کہتے ہین جنسے کلمات عرب کے اعراب و بنا اور ترکیب و افراد کا حال معلوم ہو اور غرض اوس سے کلمات عرب کی ترکیب اور اعراب و بنا مین خطا سے محفوظ رہنا ہے

واضع یعنی قواعد نحو کا مقرر کرنے والا ابو الاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دئلی بصری ہی جسنے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے حکم سے اس علم کو وضع کیا اور سنہ ۶۹ اونہتر ہجری مین پچاسی برس کی عمر مین فوت ہوا اور اس بہت سے جناب ممدوح کرم اللہ وجہہ نے اسم و فعل و حرف اور تھوڑے اعراب ابو الاسود کو سکھا کر فرمایا اُنْحُ هٰذَا النَّحْوَ یَا اَبَا الْاَسْوَدِ اس علم کا نام نحو ہوگیا۔

نحو اس مقام مین بمعنی منحو یعنی مقصود ہی جیسے خلق بمعنی مخلوق اور لفظ بمعنی ملفوظ۔ موضوع علم نحو کا کلمہ و کلام ہی۔

سب کلمات عرب کے دو قسم پر ہین مفرد اور مرکب۔

مفرد اوس ایک لفظ کو کہتے ہین جو ایک معنی پر دلالت کرنے کے لیے بنایا گیا ہو (ایک معنی پر دلالت کرنے سے یہ مراد ہی کہ اگر اوس لفظ کے جز یعنی ٹکڑے ہون تو اون جزون کے معنی پر دلالت مراد نہو بلکہ تمام لفظ تمام معنی پر دلالت کرتا ہو جیسے زید ایک لفظ ہی ایک معنی یعنی ذات زید پر دلالت کرتا ہی)

اس مفرد کو کلمہ کہتے ہین اور اوسکی تین قسمین ہین اسم فعل حرف

اسم وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع معنی مستقل پر دلالت کرے یعنی آپ ہی آپ بغیر کسی کلمے کے ملائے ہوے اوسکے معنی سمجھے جائین اور اوس سے کوئی زمانہ ازمنہ ثلاثہ یعنی ماضی و حال و استقبال سے سمجھا نہ جاے مثل رَجُلٌ

ورعلم - اسم کی نشانیون سے ہوا الف لام کا داخل ہونا مثل الرَّجُلُ
والحَسَنُ لیکن الف لام موصول جمہور کے نزدیک اضطرارًا شعر مین کبھی
فعل پر بھی آجاتا ہی اور ابن مالک صاحب الفیہ کے نزدیک بلا اضطرار بھی
اور بعجز و حروف جر کا داخل ہونا مثل مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وھذا غُلامُ زَیْدٍ
اور قول عرب ماھِیَ بِنِعْمَ الوَلَدُ وعلی بِئْسَ العَیْرُ اس اعتبار سے
کہ نعم اور بئس فعل مدح وذم مین زمانہ باقی نہ رہنے سے معنی فعل کے ضعیف
ہوگئے ہین اور تنوین کا داخل ہونا سوا تنوین ترنم کے اور حروف ندا کا
داخل ہونا مثل یا زَیْدُ وھَیا رَجُلُ اور اضافت یعنی مضاف ہونا
مثل غُلامُ زَیْدٍ او مضاف الیہ کبھی فعل بھی ہوتا ہی بشرطیکہ مضاف
ظرف ہو جیسے یَوْمَ یَنْفَعُ الصّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ یَوْمَ یَاْتِیْھِمُ
العَذَابُ ومِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ اور مسند الیہ ہونا مثل زیدٌ قائمٌ ضَرَبَ زیدٌ اور قول عرب
تَسْمَعُ بِالمُعَیْدِیِّ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَرَاہُ * اصل مین اَنْ تَسْمَعَ تھا اَنْ مصدریہ
کے سبب سے فعل حکم مصدر مین ہوکر مسند الیہ واقع ہوا اور مصغر ہونا مثل
رُجَیْلٌ تصغیر رجل اور منسوب ہونا جیسے بصریٌّ اور مثنی اور مجموع ہونا مثل
رَجُلَانِ ورِجَالٌ اور موصوف ہونا جیسے ھذا رَجُلٌ عَالِمٌ اور تاء تانیث
متحرک کا آخر مین ملنا مثل ضَارِبَۃٌ -

فائدہ ظاہر مین مثل ضَرَبَا وضَرَبُوا ویَضْرِبَانِ ویَضْرِبُوْنَ سے

معلوم ہوتا ہی کہ فعل بھی مثنی و مجموع آتا ہی لیکن فی الحقیقۃ تثنیہ و جمع ضمیر فاعل کی
جو فعل کے ساتھہ لاحق ہوئی ہی اور ضمیر اسم ہی —

فعل وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع اپنے معنی پر بذاتہ دلالت کرے اور اوسکے معنی سے
کوئی زمانہ از منۂ ثلثہ سے سمجھا جاوے (بذاتہ دلالت کرنے سے یہ مراد ہی کہ اپنے معنی پر
دلالت کرنے مین کسی اور کلمے کے ملنے کا محتاج نہو مثل ضَرَبَ یَضْرِبُ اِضْرِبْ)
اوسکی علامت یہ ہی کہ قد اول مین ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا سین جیسے سَیَضْرِبُ
یا سوف مثل سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جازم مثل لَمْ یَضْرِبْ یا فاعل کی ضمیر
اوس سے متصل ہو مثل فَعَلْتُ یا تای تانیث ساکن مثل ضَرَبَتْ یا یای مخاطبہ
مثل اَنْتِ تَفْعَلِیْنَ وَاِفْعَلِیْ یا نون تاکید ثقیلہ خواہ خفیفہ مثل لَاَضْرِبَنَّ وَاِضْرِبَنْ

حرف وہ کلمہ ہی جو بحسب وضع معنی غیر مستقل پر دلالت کرے یعنی جبتک کہ
دوسرے کلمے سے نہ ملے اوسکے معنی سمجھے نہ جائین جیسے مِنْ اور اِلٰی اور کسی
علامت اسم و فعل کا نہونا یہی اوسکی علامت ہی —

فائدہ اسم مسند الیہ بھی ہوتا ہی اور مسند بھی مثل زَیْدٌ قَائِمٌ اور فعل
ہمیشہ مسند ہوتا ہی مثل ضَرَبَ زَیْدٌ مسند الیہ نہین ہوتا مگر بتاویل مصدر جیسے
تَسْمَعُ بِالْمُعَیْدِیِّ الخ مین اوپر گذر چکا اور حرف نہ مسند ہوتا ہی نہ مسند الیہ اسناد
نسبت تامہ کو کہتے ہین یعنی ایک کلمے کی نسبت دوسرے کی طرف کرنا اسطرح پر کہ
اوسکے سننے والے کو فائدہ خبر یا طلب کا معلوم ہو جس کلمے کی نسبت کیجاوے اوسے

مسند اور جسکی طرف نسبت ہو اوسے مسند الیہ کہتے ہین مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ مین قائم
کی نسبت زید کی طرف ہی اور ضَرَبَ زَیْدٌ مین ضرب کی نسبت زید کی طرف ہی
اسلیے قائم اور ضرب مسند ہی اور زید دونون مثالون مین مسند الیہ ــ

مرکب وہ لفظ ہی کہ دو کلمون یا زیادہ سے حاصل ہو اور اوسکی دو قسمین ہین
مفید اور غیر مفید مفید وہ مرکب ہی کہ جب کہنے والا اوسے کہکر چپ ہو جائے
تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ و اِضْرِبْ
اسکو کلام کہتے ہین اور جملہ بھی ــ

چونکہ مرکب مین کم سے کم دو کلمے چاہیین اور کلمہ تین قسم ہر اسلیے احتمالات عقلی
کے اعتبار سے مرکب ثنائی کی چھ صورتین نکلتی ہین اسم اسم فعل فعل حرف حرف
اسم فعل اسم حرف فعل حرف لیکن کلام صرف دو ہی صورتون مین حاصل
ہوتا ہی اسم و اسم اور اسم و فعل اس سبب سے کہ کلام بغیر اسناد کے پایا نہین جاتا یعنی
کلام مین ضرور ہی کہ ایک کلمہ مسند ایک کلمہ مسند الیہ ہو دونون مذکور ہون جیسے
ضَرَبَ زَیْدٌ یا ایک مذکور ایک مستتر جیسے اِضْرِبْ کہ انت ضمیر مخاطب
اوسمین پوشیدہ ہی اور بجز ان دو صورتون کے مسند مسند الیہ جمع نہین ہوتے
اور یَا زَیْدُ کو جو کلام کہتے ہین وہ اس سبب سے کہ یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ
فعل مع فاعل کے ہی تو یہ ترکیب حرف و اسم سے نہوئی ــ

اور فقط حرف یا کو کلام نہین کہتے اگرچہ قائم مقام اَدْعُوْ فعل مع فاعل

متکلم کے ہی اس سبب سے کہ جب حروف ندا منادی کے ساتھ مستعمل ہوتی ہین اوس وقت قائم مقام فعل سمجھے جاتے ہین اور بغیر ذکر منادی کے انھین قائم مقام ادعو نہین کہتے —

جملے کی دو قسمین ہین اسمیہ جسکا جزو اول اسم ہو مثل زیدٌ قائمٌ و ان عمرًا لجالسٌ اور فعلیہ جسکا جزو اول فعل ہو جیسے قد ضرب زیدٌ و کان زیدٌ جالسًا — اور بعضون نے تیسرا جملہ ظرفیہ کہا ہی یعنی جسکے اول مین ظرف یا جار مجرور ہو مثل عندی زیدٌ و فی الدار رجلٌ اور علامۂ زمخشری نے چوتھا جملہ شرطیہ بڑھایا ہی یعنی جسکے اول مین حرف شرط ہو مثل ان تاتنی آکرمتك — اور حق یہ ہی کہ اولیت جزو جملہ مین ارکان جملہ یعنی مسند مسند الیہ کا اعتبار ہی نہ حرف وغیرہ کا اسی سبب سے قد ضرب کو جملہ حرفیہ نہین کہتے تو جملہ شرطیہ جملۂ فعلیہ مین داخل ہی اور ظرف و جار مجرور ہمیشہ فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہوتا ہی مثلا عندی زیدٌ بمعنی استقرّ یا مستقرٌّ عندی زیدٌ کے ہی اور فی الدار رجلٌ بمعنی استقرّ یا مستقرٌّ فی الدار رجلٌ کے ہی تو اس صورت مین ظرفیہ بھی جملۂ فعلیہ یا اسمیہ مین داخل ہی —

تنبیہ فریقًا کذبتم و فریقًا تقتلون و الانعام خلقها مین جزو اول اسم ہی اور باوجود اسکے جملۂ اسمیہ نہین اس سبب سے کہ باعتبار معنی کے ان تینون جملون مین فعل مقدم ہی اور اصل کلام یون ہی کذبتم فریقًا تقتلون فریقًا

خَلَقَ الْاَنْعَامَ اسلیے یہ سب جملہ فعلیہ ہین اور اسی سبب سے ھَیْھَاتَ الْاَمْرُ یعنی بَعُدَ الْاَمْرُ کو جملہ فعلیہ کہتے ہین اگرچہ ہیہات اسم ہے —

ہر ایک جملہ اسمیہ و فعلیہ کی دو قسمین ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ اوس جملے کو کہتے ہین کہ بنظر نفس کلام کے محتمل صدق وکذب کا ہو یعنی اوسے جھوٹا اور سچا کہہ سکتے ہون اگرچہ واقع مین وہ جھوٹ ہو یا سچ ہو مثلاً اَلْاَرْضُ تَحْتَنَا زمین ہمارے نیچے ہے کہ زمین اپنے نیچے دیکھنے سے ہم اوسکو جھوٹ نہین جانتے لیکن بنظر نفس خبر کے ہم اوسے جھوٹا کہہ سکتے ہین بخلاف انشائیہ کے کہ اوسے جھوٹا یا سچا کہنے کی گنجایش ہی نہین ہوتی جیسے اِضْرِبْ مار تو کہ اسکو کوئی جھوٹا یا سچا نہین کہہ سکتا —

انشائیہ کی کئی قسمین ہین اَمر جیسے اِضْرِبْ نہی مثل لَا تَضْرِبْ استفہام نحو هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ تمنی مثل لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ ترجّی جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ عقود مثل بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ ندا مثل يَا زَيْدُ عرض مثل اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا تحضیض یعنی کسی کو کسی چیز پر آمادہ کرنا مثل هَلَّا تَضْرِبُ زَيْدًا یا کسی چیز کے نکرنے سے ملامت کرنا مثل هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا تعجب مثل مَا اَحْسَنَهٗ کسنے اوسے نیک کیا اور اَحْسِنْ بِهٖ کیا خوب ہے وہ جملہ باعتبار محل اعراب کے دو قسم پر ہے ایک یہ کہ محل اعراب مین واقع ہو یعنی ایسی جگہہ ہو کہ اگر اوسکی جگہہ مفرد آئے

تو کوئی اعراب رفع نصب جر سے قبول کرے دوسری وہ کہ محل اعراب مین نہو پہلے
کی سات قسمین ہین ایک یہ کہ خبر مبتدا کی ہو مثل زَیدٌ اَبُوہُ ذَاھِبٌ وَزَیدٌ
ذَھَبَ اَبُوہُ دوسری خبر باب اِنَّ مثل اِنَّ زَیدًا اَبُوہُ ذَاھِبٌ
وَاِنَّ زَیدًا قَد ذَھَبَ اَبُوہُ اور یہ دونون قسمین محل رفع مین ہین تیسری
خبر باب کان جیسے کَانَ زَیدٌ اَبُوہُ قَائِمٌ چوتھی وہ کہ مفعول واقع ہو مثل
قَالَ اِنِّی عَبدُ اللّٰہِ وحَسِبتُ زَیدًا قَامَ اَبُوہُ وَاَبُوہُ قَائِمٌ پانچوین
وہ کہ حال ہو مثل جَاءَنِی زَیدٌ قَد رَکِبَ غُلَامُہٗ یا غُلَامُہٗ رَاکِبٌ
اور یہ قسمین محل نصب مین ہین چھٹی وہ کہ مضاف الیہ ہو مثل اَنذِرِ النَّاسَ
یَومَ یَاْتِیھِمُ العَذَابُ یَومَ ھُم بَارِزُونَ اسکا محل جر ہی ساتوین
وہ جملہ کہ اسم نکرہ کی صفت ہو اور اسکا اعراب وہی جو موصوف کا اعراب ہو مثل
جَاءَنِی رَجُلٌ قَامَ اَبُوہُ یا اَبُوہُ قَائِمٌ دوسری قسم کا جملہ بھی آٹھ طرح پر ہی
ایک جملہ ابتدائیہ اور مستانفہ کہ ابتدائے کلام مین واقع ہو اگر اوس سے پہلے کوئی
اور جملہ نہو تو اوسے مفتتحہ کہتے ہین مثل زَیدٌ قَائِمٌ اور اگر کوئی اور جملہ ہو لیکن اسکو
کچھ اوس سے ربط نہو تو اوسے منقطعہ کہتے ہین مثل مَاتَ فُلَانٌ رَحِمَہُ اللّٰہ
دوسرا معترضہ کہ دو چیزون کے درمیان مین تحسین وتقویت کلام کے لیے واقع ہو اور
کسی سے تعلق نہو مثل زَیدٌ اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیہِ وَاقِفٌ بِالبَابِ تیسرا
مبیّنہ کہ کلام محل سابق کو بیان کرے اور اوسکو تفسیریہ بھی کہتے ہین مثل اِنَّ مَثَلَ

عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون
چوتھا علّیہ کہ کلام سابق کی علت ہو مثل لا تصوموا فی ہذہ الایام فانہا
ایام اکل وشرب پانچوان جواب قسم مثل والقرآن الحکیم انک
لمن المرسلین چھٹا جواب شرط مثل ان تقم اقم وان قمت قمت
ساتوان نتیجیہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو نحو الخفض من خواص الاسم
والجزم من خواص الفعل فلا بس فی الاسماء جزم ولا فی الافعال
خفض آٹھوان معطوفہ کہ کسی جملہ سابق پر معطوف ہو مثل قام زید وقعد عمرو
تنبیہ ان دونون قسمون کے اقسام مین علما کا بہت اختلاف ہی لیکن جو
اکثر کا مختار تھا وہ بیان لکھا گیا۔

مرکب غیر مفید وہ ہی کہ اوسکے سننے سے کچھ خبر یا طلب معلوم نہو بلکہ سامع کو
کسی اور کلمے کا انتظار رہے اور اوسکی تین قسمین ہین مرکب اضافی کہ مضاف
ومضاف الیہ سے بنا ہو جیسے غلام زید اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہتا ہی اور
مضاف کا اعراب مقرر نہین مرکب بنائی کہ دو اسمون کو ایک کر لیا ہو اور دوسرے
کے ساتھ معنی حرف عطف کا اعتبار ہو مثل احد عشر تسع عشر تک کہ اصل
مین احد وعشر وتسع وعشر تھا اس مرکب کے دونون جز ہمیشہ مبنی فتحہ پر
ہوتے ہین سواے اثنا عشر کے کہ اوسکا جز اول معرب ہی مرکب منع صرف کہ
دو اسمون کو ایک کر لیا ہو اور دوسرے اسم کے ساتھ کسی حرف کے معنی معتبر نہون

بیان مبنی

مثل بعلبکّ و حضرموت اسم مرکب کا جزو اول فتحے پر مبنی ہی اکثرون کے نزدیک اور دوسرا معرب غیر منصرف — مرکب غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ ہوتا ہی مثل غُلامُ زَیدٍ قائمٌ و عِندِی اَحَدَ عَشَرَ دِرْہَمًا و ھٰذا بعلبکُّ —

اسم دو قسم پر ہی معرب و مبنی معرب وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے مشابہ نہو اور مبنی اصل یعنی جو مبنی ہونے مین اصل ہی کسی کی مشابہت سے مبنی نہین تین چیزین ہین حرف اور فعل ماضی اور امر حاضر معروف — اور مبنی وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے متشابہ ہو — اور مشابہت کئی قسم پر ہی مشابہت وضعی یعنی وضع اسم کی مانند وضع حرف کے ہونا کہ اکثر ایک حرف یا دو حرف پر آتا ہی مثل تا ضمیر مرفوع و نا ضمیر منصوب — جو اسم کہ دو حرف سے زیادہ پر وضع کیا گیا ہو اور پھر کسی وجہ سے دو حرف پر رہگیا وہ اسمین داخل نہین مثل یدٌ و دمٌ کے کہ اصل مین یدیٌ و دموٌ تھا مشابہت معنوی یعنی اسم کا بمعنی مبنی اصل ہونا بمعنی حرف جیسے مَتٰی کہ بمعنی شرط و استفہام ہی اور یہ دونون معنی حرف کے ہین مثل اِنْ و ہمزۂ استفہام یا بمعنی فعل ماضی مثل ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ یا بمعنی امر حاضر مثل نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ و تَرَاکِ بمعنی اُتْرُکْ و رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ — اور مشابہت افتقاری اصلی یعنی اسم کا کسی جملے کی طرف ہمیشہ محتاج رہنا مثل اَلَّذِیْ و اَلَّتِیْ کہ صلے کے محتاج ہین برخلاف نکرہ موصوفہ کے جسکی صفت جملہ ہو کہ اوسکا افتقار جملے کی طرف عارضی ہی مثل جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ اور وہ موجب بنا نہین مشابہت اہمالی یعنی اسم کا مثل حروف مہملہ[۵] کے

نازل ہو ۱۲ کون ۱۲ اوتر ۱۲ چھوڑ ۱۲ چھوڑ ۱۲

[۵] یعنی وہ حروف جو نہ عامل ہین نہ معمول ۱۲

۷ زمخشری بروزن سفرجل قریہ ایست بنواح خوارزم ۱۲ قاموس

عامل و معمول نہ ہونا جیسے اسماء غیر مشابہ قبل ترکیب کے مثل زید عمرو بکر وغیرہ یہ اکثر نحویون کا مختار ہی بخلاف بعضے کہ اسماے مذکورہ کو معرب کہتے ہین یہی مختار علامہ جار اللہ زمخشری صاحب کشاف کا ہی معرب کا حکم یعنی نشان یہ ہی کہ عامل مختلف العمل کے آنے سے اوسکا آخر بدل جاے لفظاً مثل جاءنی زیدٌ و رأیت زیداً و مررت بزیدٍ یا حکماً مثل جاءنی احمدُ و رأیت احمدَ و مررت باحمدَ اسلیے کہ فتحہ لفظ احمد کا عامل ناصب کے بعد علامت نصب ہی اور عامل جار کے بعد علامت جر ہی اگرچہ لفظ مین ایک حال ہی یا تقدیراً مثل جاءنی فتیً و رأیت فتیً و مررت بفتیً کہ اصل مین فتیٌ فتیاً فتیٍ تھا —

۹ بیان اعراب

اعراب اوس حرکت و سکون اور حرف کو کہتے ہین جو معرب کے آخر مین پیدا ہو تا کہ اوس سے خواہش عامل کے موافق معنی ظاہر ہون اور عامل وہ ہی جسکے سبب سے معنی خواہندہ اعراب مثل فاعلیت و مفعولیت و اضافت کے حاصل ہون جیسے جاءَ زیدٌ مین جاءَ عامل ہی کہ اوسکے سبب سے معنی فاعلیت جو فاعل کو رفع چاہتا ہی حاصل ہوے اور زید معرب ہی اور ضمہ اعراب اور دال محل اعراب اعراب اسم کے تین ہین رفع نصب جر یہ تینون نام حرکات معرب اور حروف اعرابی دونون کو شامل ہین اور مبنی کے حرکات پر انکا اطلاق نہین ہوتا اور ضمہ فتحہ کسرہ مبنی کے حرکات کے ساتھ خاص ہین لیکن بطور ندرت کبھی معرب کے حرکات کو بھی کہتے ہین اصل اعراب مین حرکت ہی اور کبھی واو بجاے رفع اور الف بجاے نصب

اور یا بجاے جر آتا ہی اسی سبب سے انھین حروف اعراب کہتے ہین —
اسم باعتبار اعراب کے چھہ قسم پر ہی **پہلی** مفرد منصرف صحیح اور قائم مقام صحیح
اور جمع مکسر منصرف صحیح کہ اوسے حالت رفعی مین ضمہ نصبی مین فتحہ جری مین کسرہ
ہوتا ہی یعنی جو حالت اعراب بالحرکۃ اور اعراب بالحرف دونون کو شامل ہی اوس حالت
مین ان اسما کو صرف اعراب بالحرکۃ ہوتا ہی جیسے جاء زیدٌ و دلوٌ وظبیٌ
ورجالٌ ورایت زیدًا ودلوًا وظبیًا ورجالًا ومررت بزیدٍ
ودلوٍ وظبیٍ ورجالٍ — **دوسری** جمع مؤنث سالم اوسکا رفع ساتھہ
ضمے کے اور نصب وجر ساتھہ کسرے کے ہوتا ہی مثل جاءتنی مسلماتٌ
ورایت مسلماتٍ ومررت بمسلماتٍ یہان نصب جر کے
تابع ہی **تیسری** غیر منصرف اوسکا رفع ساتھہ ضمے کے اور نصب وجر ساتھہ
فتحے کے ہوتا ہی مثل جاء احمدُ ورایت احمدَ ومررت باحمدَ
یہان جر نصب کے تابع ہی **چوتھی** اسماے ستہ موحدہ مکبرہ جب کہ مضاف ہون
طرف غیر یاے متکلم کے کہ اَبٌ اَخٌ حَمٌ ھَنٌ فَمٌ ذومالٍ ہین رفع انکا ساتھہ
واو کے اور نصب ساتھہ الف کے اور جر ساتھہ یے کے ہوتا ہی مثل ھذا ابوك
واخوك وحموك وھنوك وفوك وذومالٍ ورایت اباك واخاك و
حماك وھناك وفاك وذامالٍ ومررت بابیك واخیك وحمیك
وھنیك وفیك وذی مالٍ بخلاف اسکے کہ تثنیہ وجمع ہون کہ اونکا اعراب

مثل اعراب مثنی و مجموع کے ہوتا ہی اور بخلاف اسکے کہ مصغر ہون کہ اونکا اعراب
حالت تصغیر مین حرکت سے ہوتا ہی مثل جاءنی اُخَیُّكَ ورأیتُ اُخَیَّكَ
ومررت باُخَیِّكَ اور بخلاف اسکے کہ مضاف نہون کہ اوسوقت اعراب بالحرکۃ
ہوتا ہی مثل جاءنی اخٌ ورأیت اخًا ومررت باخٍ اور بخلاف اسکے کہ مضاف
طرف یای متکلم کے ہون کہ اوسوقت اعراب تقدیری ہوتا ہی مثل اور اسماء کے کہ یاے متکلم
کی طرف مضاف ہون جیسے جاءنی اخي ورأیت اخي ومررت باخي
فائدہ پہلے چار اسم ناقص واوی ہین کہ اصل مین اخوٌ ابوٌ حموٌ هنوٌ تھے
اور فمٌ اصل مین فوہٌ تھا ب ہے گر گئی واو آخر محل زوال مین ہوگیا اسلیے واو
کو میم سے بدل دیا تاکہ گرنے سے محفوظ رہے اسی واسطے اسکی جمع افواہٌ اور
تصغیر فُوَیْہٌ آتی ہی اور حالت اضافت مین میم کا اعتبار نہین کرتے پانچوین
مثنی اور لفظ اثنان واثنتان اور لفظ کلا وکلتا جبکہ ضمیر کی طرف مضاف
ہو رفع اونکا الف سے اور نصب وجر یاے ماقبل مفتوح سے ہوتا ہی مثل
جاءنی رجلان واثنان واثنتان وکلاهما وکلتاهما ورأیتُ
رجلین واثنین واثنتین وکلیهما وکلتیهما ومررت برجلین
واثنین واثنتین وکلیهما وکلتیهما ۔ یہان جر نصب کے تابع ہی ۔
اور کلا وکلتا جب مظہر کی طرف مضاف ہوتا ہی تو اعراب بالحرکۃ تقدیری ہوتا ہی
مثل جاءنی کلا الرجلین ورأیت کلا الرجلین ومررت بکلا الرجلین اسی طرح کلتا

چھٹے جمع مذکر سالم اور لفظ عشرون ثلثون اربعون خمسون ستون
سبعون ثمانون تسعون رفع اونکا ساتھ واو ماقبل مضموم اور نصب و جر ساتھ
یاے ماقبل مکسور کے مثل جاءنی مسلمون وعشرون ورایت مسلمین
وعشرین ومررت بمسلمین وعشرین ۔ یہان نصب جر کے تابع ہی
اعراب دو قسم ہی ایک تقدیری یعنی فرضی کہ محض عمل عامل کے اعتبار سے آخر معرب مین
مان لیتے ہین یہ اعراب اوس اسم معرب مین ہوتا ہی جسکے حرف آخر پر اعراب نہ آسکتا ہو
جیسے اسم مقصور مین یعنی وہ اسم جسکے آخر مین الف مقصورہ ہو مثل هٰذا عصًا
والمرتضیٰ ورایت عصًا والمرتضیٰ ومررت بعصًا والمرتضیٰ اور اسی طرح
اوس لفظ مین جسکے آخر مین یاے متکلم ہو یا کلمہ بطور نقل وحکایت کے ذکر کیا گیا ہو
مثل هٰذا غلامي ورایت غلامي ومررت بغلامي اور مَنْ زیدٌ و
مَنْ زیدًا ومَنْ زیدٍ جاء زیدٌ اور رایت زیدًا ومررت بزیدٍ کے
جواب مین اس سبب سے کہ جب آخر کلمہ مین بسبب مناسبت یاے متکلم کے یا بسبب
حرکت منقول کے ایک حرکت آچکی تو اب دوسری حرکت عامل کے سبب سے
نہ آسکے گی یہ حرکت حرکت سابق کے موافق ہو یا مخالف اسیطرح اوس اسم مین اعراب
تقدیری ہوتا ہی جسکے آخر مین اعراب ظاہر کرنا ثقیل ہو جیسے اسم منقوص مین کہ اوسکے
آخر مین یاے ماقبل مکسور ہوتی ہی اور اس اسم مین بحالت رفعی وجری اعراب بالحرکۃ
تقدیری ہوتا ہی اور حالت نصبی مین بسبب خفت فتحہ کے اعراب لفظی ہے مثل

جاءني قاضٍ يا القاضي ورأيت قاضياً يا القاضيَ ومررت بقاضٍ يا
بالقاضي — اسیطرح جمع مذکر سالم مین جو یاے متکلم کی طرف مضاف ہو وہان
بھی صرف حالت رفعی مین تقدیر اعراب یعنی واو کی ہوتی ہی جیسے مثل جاءنی
مسلمیّ اصلہ مسلموی کہ نون مسلمون بسبب اضافت کے گر گیا اور مسلموی
بقاعدہ صرفی مسلمیّ ہو گیا اور حالت نصبی وجری مین اعراب لفظی ہوتا ہی مثل
رایت مسلمیّ ومررت بمسلمیّ اصلہ مسلمِینِی دو سبب سے اور اسیطرح
مثل جاءنی ابو القوم ورایت ابا القوم ومررت بابی القوم
مین بعض حروف اعراب کی تقدیر ہوتی ہی کہ جب حرف اعراب بسبب التقاء ساکنین
کے گر گیا تو اعراب لفظی یا تقدیری ہو گیا —

باب غیر منصرف

دوسرا اعراب لفظی جو غیر مواضع مذکورہ مین ہی اسم معرب دو قسم ہی منصرف
وغیر منصرف غیر منصرف وہ اسم ہی جسمین دو سبب اسباب منع صرف یا ایک سبب
جو قائم مقام دو سببون کے ہو پایا جاے اور منصرف جو ایسا نہو —
اسباب منع صرف کے نو ہین عدل وصف تانیث معرفہ عجمہ جمع ترکیب الف
ونون زائدتان وزن فعل عدل یہ ہی کہ اسم اپنے اصلی صیغے سے بغیر تغیری
اور بغیر علت اعلال وتخفیف وقلب وترخیم کے خارج ومتغیر ہو —
اور اوسکی دو قسمین ہین تحقیقی وتقدیری تحقیقی وہ ہی کہ اوسکے خروج وتغیر پر غیر منصرف
ہونیکے سوا کوئی اور دلیل بھی دلالت کرے اور اوسکی اصل موجود ومحقق ہو مثل

اُحَادُ و مَوْحَدُ و ثُنَاء و مثنیٰ و ثُلٰث و مثلث عُشارُ و معشر تک کہ اصل مین اَحَدُ اَحَدُ و اثنان اثنان و ثلثۃ ثلثۃ تھا تکرار معنی کی بغیر تکرار لفظ کے اسپر دلالت کرتی ہی کہ اصل مین لفظ بھی مکرر رہا ـ

اور مثل اُخَرُ کے کہ الاخَر یا اُخَرُ مِن سے معدول ہی اسلیے کہ اُخر اُخریٰ مونث آخر افعل التفضیل کی جمع ہی اور افعل التفضیل کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہی بلام یا باضافت یا بمن اور جب اسکا استعمال انمین کے ساتھ نہ پایا معلوم ہوا کہ آخر من یا الاخر سے معدول ہی اور اضافت کے ساتھ اسلیے معدول نہین کہتے کہ اضافت سے غیر منصرف حکم منصرف مین ہو جاتا ہی اوسکا اعتبار غیر منصرف کے ساتھ نہین ہو سکتا ـ

اور مثل جُمَع کے کہ وہ معدول جُمْع بالضم سے ہی اسلیے کہ جُمَع جمع جمعاء مونث اَجمَعُ کی جمع ہی اور فعلاء افعل کی جمع فُعل بالضم کے وزن پر آتی ہی جیسے حمراء و حُمر اور سیرافی نحوی مثل جمعاء کو اسم اور جُمَع کی اصل جماعی جمعاوات کہتا ہی اسلیے کہ جمعاء اسمی کی جمع فعالی و فعلاوات قیاسی ہی جیسے صحراء کی جمع صحاری و صحراوات ـ

عدل تقدیری وہ ہی کہ اوسکے عدول و خروج پر غیر منصرف ہونے کے سوا کوئی دلیل نہ پائی مثل عُمَر و زُفَر کہ جب علماے نحو نے ان دونون اسمون کو کلام عرب مین غیر منصرف پایا اور اسباب منع صرف سے سوا علمیت کے کوئی اور سبب نہین تھا اور ایک سبب

علمیت سے اسم غیر منصرف نہین ہوسکتا اسلیے اونہین عدل اعتبار کرکے کہا کہ اصل مین
عامر وزافر تھا تاکہ غیر منصرف ہونیکا قاعدہ جو استقرا و تتبع سے مقرر کیا تھا ٹوٹنے نجاے
اسی سبب سے اس قسم کو تقدیری یعنی فرضی کہتے ہین اور ایسے اسما کا غیر منصرف کہنا اور
معدول سمجھنا تتبع پر موقوف ہی اسیلیے بعضے علما نے لغت عرب سے تتبع کرکے
اونیس وزن لکھے ہین جو بالاتفاق علم وعدل تقدیری کے سبب سے غیر منصرف ہین
عُمَرُ زُفَرُ قُثَمُ مُضَرُ جُشَمُ جُحَیٰ عُصَرُ جُمَحُ دُلَفُ بُلَعُ غُبَرُ
عُدَسُ ثُعَلُ یہ سب مردون کے نام ہین قُزَحُ قوس آسمان زُحَلُ ستارہ
هُبَلُ بُت جُرَشُ موضع یمن سُعَدُ بُلَعُ منزل قمر اور بعضے عُلَقُ فُلَقُ بمعنی موت
وطُوَی بمعنی وادی شام اور لُبَدُ اسم نسر لقمان کو بھی غیر منصرف کہتے ہین اور یہ سب
اعلام فاعل سے معدول ہین سوا ثُعَلُ کے کہ اَثْعَلُ سے معدول ہی +
اور اسیطرح غیر منصرف آتا ہی ہر اسم جو فَعَال بفتح کے وزن پر علم مونث ہو
اور اوسکے آخر مین حرف را نہو مثل غَلَابِ وحَذَامِ وقَطَامِ وغیرہ کے کہ عدل
تقدیری وعلم کے سبب سے اونہین غیر منصرف اور سب کو فاعلۃ سے معدول کہتے
ہین اور یہ لغت بنی تمیم کی ہی اہل حجاز جنکی لغت پر قرآن شریف نازل ہوا ہی ایسے
اسم کو جو فعال کے وزن پر ذوات الرا سے ہو مثل حَضَارِ وتَمَارِ کے یا غیر ذوات
الرا سے مثل قَطَامِ وغَلَابِ کے مبنی کسرے پر کہتے ہین بسبب مشابہت
نَزَالِ اسم فعل بمعنی انزل کے وزن وعدل مین

وصف اوس اسم کو کہتے ہین جوذات مبہم پر اوسکی بعضی صفتون کے ساتھ دلالت کرے اور تاثیر منع صرف کے لیے اوسمین شرط یہ ہی کہ وصفیت وضعی یقینی ہو عارضی او روہمی نہو مثل احمر یعنی سرخ و ادہم یعنی سیاہ کے اسی سبب سے اگر اسمیت غالب ہوجانے سے وصفیت وضعی مین ضعف آجاتا ہی تو تاثیر منع صرف مین کچہ نقصان نہین ہوتا مثل اَسْوَدُ و اَرْقَمُ بمعنی سیاہ ابلق کے کہ سیاہ اور کوڑیالے سانپ کا نام ہوگیا ہی اور مثل اَدْہَمُ بمعنی سیاہ کے کہ اب بیڑی کو کہتے ہین لیکن باوجود اسکے وصفیت اصلی کے اعتبار اور وزن فعل ہونے سے یہ اسما غیر منصرف ہین —

اور وصفیت عارضی غیر منصرف کرنے مین اثر نہین کرتی جیسے اَرْبَعٌ مَرَرْتُ بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ مین باوجود وصفیت کے غیر منصرف نہوا کہ وصفیت عارضی تہی نہ اصلی اور توہم معنی وصفی سے اسم غیر منصرف نہین ہوتا مثل اَفْعیٰ بمعنی سانپ کے کہ فَعوۃ بمعنی خبث سے اسکا اشتقاق متوہم ہی یقینی نہین اور اَجْدَلُ بمعنی چرغ کے کہ اوسکا اشتقاق جدل بمعنی قوت سے متوہم ہی اور اخیل تل والے پرندے کا نام کہ اوسکا اشتقاق بہی خال یعنی تل سے متوہم ہی —

تانیث کی تین قسمین ہین **ایک** تانیث بالتا کہ تاثیر منع صرف کے لیے علم ہونا اوسمین شرط ہی مثل طلحۃُ **دوسری** تانیث معنوی اسمین بہی علمیت شرط ہی لیکن شرط جواز ہی اور وجوب منع صرف کیلیے شرط ہی کہ تین حرف سے زائد ہو مثل زینب

۲
صفت
وزن
عدل
۲
صفت
وزن
عدل

یا متحرک الاوسط ہو جیسے سَقَرُ یا عجمہ ہو جیسے ماہ و جُورُ نام دو قریۂ عجم —
اور جب مونث معنوی کسی مذکر کا علم ہو جاوے تو شرط وجوب تاثیر منع صرف مین چہرفون
سے زیادہ ہونا ہی اسی سبب سے مثل قدمُ علم مذکر ہونیکے وقت مین منصرف ہی
اور مثل عقربُ غیر منصرف —
تیسری تانیث بالف مقصورہ یا ممدودہ یہ تیسری قسم قائم مقام دو سببون کے
ہوتی ہی مثل حُبلی و حمراءُ تانیث بالف ممدودہ مین شرط ہی کہ بعد الف کے
ہمزہ زائد ہو اسیلیے قُرّاءُ غیر منصرف نہین ہوا کہ یہ الف ممدودہ علامت تانیث نہین ہی —
معرفہ مین شرط ہی کہ ضمن علم مین پایا جاوے مثل زینب —
عجمہ یعنی کلمہ کہ غیر عرب کا موضوع ہو اور تاثیر منع صرف مین اوسکی دو شرطین ہین
ایک یہ کہ عجم مین علم ہو حقیقۃً مثل ابراهیمُ یا حکماً یعنی عجم مین اسم جنس ہو
لیکن عرب نے اوس لفظ کو نقل کرکے بغیر کسی اور تصرف کے اوسے علم کردیا ہو
جیسے قالُون بمعنی جید کو نقل کرکے ایک قاری کا نام کردیا **دوسری**
شرط یہ کہ متحرک الاوسط یا تین حرف سے زیادہ ہو مثل شتر و ابراهیمُ اور اسی
سبب سے نوحٌ ثلاثی ساکن الاوسط کو منصرف کہتے ہین —
جمع یہ سبب دو سببون کے قائم مقام ہی اسمین شرط تاثیر یہ ہی کہ منتہی الجموع
کی شکل وہیأت پر ہو یعنی حرف اول وثانی مفتوح اور بجاے ثالث کے الف جمع
اور بعد الف کے دو حرف ہون کہ اونمین حرف اول مکسور ہو یا تین حرف ساکن الاوسط

ہون اور یہ بھی شرط ہی کہ اوسکے آخر مین تای تانیث نہو جو حالت وقف مین ہا
ہو جاتی ہی مثل آساوِر جمع اسوِرة جمع سوار بالکسر و مساجد جمع
مسجد و اناعیم جمع انعام جمع نَعَم بالتحریک و مصابیح جمع مصباح بخلاف مثل
قرازنة جمع فرزین بالکسر کے کہ اوسکے آخر مین تای تانیث ہی —
اس وزن جمع کو منتھی الجموع اسلیے کہتے ہین کہ اوسپر جمع تکسیر کی انتہا ہو جاتی ہی یعنی پھر اس
وزن کی جمع مکسر نہین آتی —
جب جمع کو نقل کرکے کسیکا علم کر دیتے ہین تو باوجود معنی جمعیت باقی نہ رہنے
کے منع صرف مین اصل کا اعتبار کرتے ہین مثل حَضَاجِر کہ اصل مین
حِضَجر کی جمع ہی اور بجّو کے نام ہو جانے کے بعد بھی غیر منصرف ہی —
اور کبھی وزن جمع کا اعتبار کرکے بغیر جمعیت اصلی یا حالی کے اسم کو غیر منصرف
پڑھتے ہین مثل سراویل کہ سیبویہ کے نزدیک لفظ عجمی ہی عربی الفاظ
جمع کے ہموزن ہونے سے اسے غیر منصرف کہتے ہین اور مبرّد نحوی کا قول ہی
کہ یہ لفظ عربی سِروالہ بالکسر کی فرضی جمع ہی ہر اسم منقوص کہ مفاعل کے وزن پر
ہو مثل جوارٍ جمع جاریہ حالت نصبی مین بالاتفاق غیر منصرف آتا ہی مثل رأیت
جواریَ اور حالت رفع و جر مین اختلاف ہی بعضے منصرف کہتے ہین اور تنوین کو
تنوین صرف اور بعضے غیر منصرف اور تنوین کو تنوین عوض کہ بعوض یاے محذوف کے آئی ہے
ترکیب اوسے کہتے ہین کہ دو کلمون کو ایک کر دیا ہو اور دوسرے کلمے

ساتھ کسی حرف کے بھی مراد نہون تاثیر منع صرف کے لیے اوسمین علم ہونا اور اضافت واسناد اور دوسرے جز کا قبیل صوت سے نہونا شرط ہی مثل بعلبکّ مرکب بعل وبک سے برخلاف اَحَدَعشر اور غلامُ زیدٍ و تأبّط شرّاً نام ایک شخص شریر کا اور برخلاف سیبویہ کے —

الف ونون زائدتان اگر اسم مین ہوتو اوسمین علمیت شرط ہی مثل عثمان وعمران اور اگر صفت مین ہوتو اوسکے مونث کا فعلانۃ کے وزن پر نہونا مثل سکرانُ وسکریٰ بخلاف ندمانُ وندمانۃ اور بعضون کے نزدیک فعلیٰ کے وزن پر ہونا شرط ہی اسی سبب سے لفظ رحمٰن جسکے لیے مونث نہین مختلف فیہ ہی فریق اول کے نزدیک غیر منصرف اور فریق دوم کے نزدیک منصرف ہی —

وزن فعل مین شرط ہی کہ فعل کے ساتھ خاص ہو غیر فعل مین بغیر نقل کے پایا نجاے مثل خصّمَ وبذّر بالتشدید اور ضُرب مجہول جب کسیکا علم ہو یا اوسکے اول مین کوئی حرف علامت مضارع ہو بشرطیکہ تای تانیث اوسمین نہ آتی ہو اسی سبب سے مثل احمد ویزیدُ کو غیر منصرف اور مثل ارملٌ و یعملٌ کو منصرف کہتے ہین کہ اونکے مونث مین تای تانیث ملتی ہی کہتے ہین رجل ارمل وامرأۃ ارملۃ محتاج کے لیے اور جملٌ یعملٌ وناقۃٌ یعملۃٌ مضبوط اور بہت چلنے والے کو —

اسم غیر منصرف مین کسرہ وتنوین کبھی نہین آتے سوا صور مفصلہ ذیل کے۔
جس اسم غیر منصرف مین علمیت مؤثرہ ہوتی ہی نکرہ ہو جانے کے وقت منصرف ہو جاتا ہی اور تنوین وکسرہ اوسپر آتا ہی جیسے فرعونٍ لکلِّ فرعونٍ موسیٰ مین لیکن سیبویہ مثل احمر مین جہان وصفیت کسی اور سبب کے ساتھہ جمع ہو اور پھر اوسے علم کر دین بعد علمیت دور کرنے کے وصف سابق کا اعتبار کرکے اوس اسم کو غیر منصرف کہتا ہی اسلیے کہ جب علمیت دور ہو گئی وصفیت بوجہ علمیت کے سبب سے زائل ہو گئی تھی پھر آئی۔
جب اسم غیر منصرف مضاف ہوتا ہی یا اوسپر الف ولام آتا ہی تو حالت جری مین مکسور ہو جاتا ہی جیسے مررت باحمدِکم وبمساجدِ اللہ وبالاحمدِ وبالمساجدِ۔
جو اسم بسبب عدل یا جمع یا اور کسی وزن خاص کے سبب سے غیر منصرف مصغر ہونے سے منصرف ہو جاتا ہی پھر تنوین وکسرہ اوسپر آتا ہی مثل عُمَیْرٌ ومُسَیْجِدَاتٌ وشُمَیْمِرٌ کے عُمَرُ ومَسَاجِدُ وشَمَّرُ مین۔
اسم منصرف کی مناسبت اور ضرورت شعری کی جہت سے غیر منصرف پر کسرہ تنوین لانا درست ہی مثل قولہ تعالی سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا وَسَعِیْرًا
ومثل قول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا شعر
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا ... صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا
ومثل قول الشافعی رحمہ اللہ شعر اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ +

هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ ـ

اب یہان مقدمہ تمام ہوا اصل مقصد شروع کرنے کا وقت آیا ـ
غرض نحو مین مقصود اصلی اعراب و بنا کی بحث ہی اسلیے اس کتاب کو
دو باب پر مرتب کیا پہلا باب اعراب دوسرا باب بنا کے بیان مین مقرر ہوا

پہلا باب اعراب کے بیان مین

چونکہ اعراب عامل سے حاصل ہوتا ہی اور عامل کی دو قسمین ہین معنوی و لفظی
اور لفظی بھی دو طرح پر ہی قیاسی و سماعی اس جہت سے باعتبار حال
عامل کے اس باب مین تین فصلین مقرر کین ـ

فصل اول عامل معنوی کے بیان مین

معنوی اوس عامل کو کہتے ہین جو بولا نجاے اور وہ دو عامل ہین **ایک**
عامل رفع کا مبتدا اور خبر مین اور وہ خالی ہونا مبتدا و خبر کا ہی عوامل لفظی سے
ساتھ اسناد کے مثل زید قائم اور بعضون کے نزدیک خبر مین مبتدا
عامل ہی اور نحات کوفہ کے نزدیک دونون کا عامل لفظی ہی یعنی مبتدا مین
خبر عامل اور خبر مین مبتدا ـ

مبتدا دو قسم پر ہی **اول** اسم مسند الیہ جو عوامل لفظی سے خالی ہو جیسے زید
زیدٌ قائمٌ مین یہ قسم مبتدا کی خبر کی محتاج ہوتی ہی کہ اوسکی طرف مسند ہو ـ
دوسری قسم وہ صفت مسند ہی کہ حرف نفی مثل ما و لا و اِن یا حرف

استفہام جیسے ہمزۂ استفہام یا هل کے بعد ہو اور اسم ظاہر کو جو اوسکے بعد ہی رفع کرے یہ قسم خبر سے مستغنی ہی اور جو اسم کہ اوسکے بعد ہی اوسکا فاعل قائم مقام خبر کے ہوتا ہی مثل قائمٌ و قرشیٌّ کے مثلہ ذیل مین ما قائمٌ زیدٌ و ما قائمٌ الزّیدان و ما قائمٌ الزّیدون و هل قرشیٌّ زیدٌ و هل قرشیٌّ الزّیدان و هل قرشیٌّ الزّیدون ــــ

اسم ظاہر سے مراد عام ہی کہ حقیقۃً ہو جیسا گذرا یا حکماً جیسا ضمیر منفصل مثل أراغبٌ انت و أراغبٌ انتما و أراغبٌ انتم ــــ

جب صفت مفرد اسم ظاہر کے مطابق ہو جیسے ما قائمٌ زیدٌ تو دونون امر روا ہین جائز ہین یعنی زید کو مبتدا قسم اول کی کہین اور قائم کو خبر مقدم یا قائم کو مبتدا قسم ثانی کی مستغنی خبر سے کہین اور زید کو فاعل قائم مقام خبر بخلاف اوسکے کہ صفت تثنیہ و جمع مین اسم ظاہر کے مطابق ہو مثل ما قائمان الزیدان و ما قائمون الزیدون کہ یہان زیدان اور زیدون مبتدا قسم اول کی ہی اور صفت خبر مقدم اور قسم ثانی کی مبتدا اسلیے نہین ہو سکتی کہ صفت رافع اسم ظاہر کی نہین ہی بلکہ ضمیر کی اور بخلاف اسکے کہ مطابق نہو اور اسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ صفت مفرد ہو اور فاعل تثنیہ اور جمع دوسری اوسکا عکس پہلی صورت مین مبتدا قسم ثانی کی متعین ہی مثل ما قائمٌ الزیدان و ما قائمٌ الزیدون اسلیے کہ مبتدای قسم اول اور اوسکی خبر مشتق مین مطابقت ضرور ہی اور وہ یہان مفقود

ہمارے نسخہ میں ... وصفت ...

دو فاعل ہو ... ایک زیدان اور زیدون دوسرے الف و واو ضمیر تثنیہ و جمع مین اور یہ منع ہی ۱۲ منہ مدظلہ العالی

اور دوسری صورت یعنی ماقائمان زیدٌ و ماقائمون زیدٌ ناجائز ہی[۵] کہ مرجع اور ضمیر مین مطابقت نہین اس قسم ثانی مبتدا کا استعمال کمتر ہی اور جب مبتدا مطلق بولتے ہین تو وہی قسم اول کی مبتدا مراد ہوتی ہی اوسی مبتدا کے یہ احکام ہین کہ معرفہ ہونا مبتدا مین اصل ہی جیسا خبر مین نکرہ ہونا مثل زید قائم اور کبھی نکرہ بھی آتی ہی بشرط تخصیص اور تخصیص کئی طرح پر ہی —

پہلی باعتبار موصوف ہونے کے مثل لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ کہ عبد مبتدا مخصص بصفت ہی —

دوسری باعتبار علم متکلم کے مثل أَرَجُلٌ فِی الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ کہ متکلم ایک کا گھر مین ہونا یقیناً جانتا ہی لیکن یہ نہین جانتا کہ وہ مرد ہی یا عورت اسلیے تعیین کا سائل ہی اور تقدیر کلام گویا اس طرح پر ہی اَيُّ مِنَ الاَمْرَيْنِ المعلوم کونُ احد هما فی الدار کائنٌ فیها تو یہ صفت معلومیت رجل اور امرأة دونون مین موجود ہی اور اسی تخصیص صفت سے رجل وامرأة کا مبتدا ہونا صحیح ہوا —

تیسری باعتبار عموم وشمول کے اور وہ عموم بسبب وقوع نکرہ کے حیز نفی مین ہو جیسے مااحدٌ خیرٌ منّک کہ جب نکرہ بعد نفی کے آتا ہی تو جمیع افراد کو عام وشامل ہوتا ہی یا باعتبار استعمال کے مثل تمرةٌ[۶] خیرٌ من جرادةٍ یعنی ہر ایک فرد افراد تمر سے بہتر ہی ہر ایک فرد جراد سے اور عموم

[۵] یعنی قسم مبتدا قسم اول کی دوسری صورت ناجائز ہی کہ مطابقت نہین ہی مبتدا قسم ثانی کی اور یہاں معرفہ اسم فاعل نہین ہی ۱۲ منہ مد ظلہ

[۶] چھوہارا اچھا ہی ٹڈی سے ۱۲

اور شمول کے اعتبار سے مجموع افراد مین ہیأت اجتماعی تعدد نہین بلکہ وہ مثل شی واحد کے ہی اس اعتبار مجموعی کے سبب سے احدٌ و تمرٌ مین خصوصیت آگئی اور اوسی سے مبتدا ہونا صحیح ہوا۔

چوتھی یہ کہ مبتدا باعتبار معنی کے فاعل ہو پھر اوسکو فعل پر مقدم کر کے مبتدا کر لیا ہو مثل شرٌّ اھرَّ ذا نابٍ و امرٌ اقعدہٗ عن الخروج وشیٌٔ جاء بک اور یہان تخصیص باعتبار تقدم علم محکوم کے ہی یعنی جب فعل فاعل سے پہلے آیا تو معلوم ہوا کہ اسکے بعد جو اسم مذکور ہو گا وہ اس صفت فعل کے ساتھ متصف ہو گا اسلیے کہ تقدیر یہ ہے ما اھرّ ذا ناب الا شرٌّ وما اقعدہ عن الخروج الا امرٌ وما جاء بک الا شیٌٔ

پانچوین خبر کے مبتدا پر مقدم ہونے کے اعتبار سے مثل فی الدار رجلٌ اسلیے کہ جب متکلم نے لفظ فی الدار کہا تو معلوم ہوا کہ جو اسکے بعد مذکور ہو گا اوسکو گھر مین مستقر ہونے کی صلاحیت ہو گی۔

چھٹی متکلم کی طرف منسوب ہونے کے اعتبار سے مثل سلامٌ علیک اسلیے کہ اصل مین سلّمتُ سلاماً علیک تھا پھر فعل کو حذف کر کے حصول دوام و استمرار کے لیے سلاماً کو مرفوع کیا تاکہ جملۂ فعلیہ سے اسمیہ ہو جاے۔ یہ قول نحویون کا ہی۔

اور بعضے علما کی تحقیق یہ ہی کہ مبتدا کا نکرہ واقع ہونا فائدے پر موقوف ہی

یعنی نکرہ اگرچہ مخصص نہو لیکن جب اوسکے مبتدا کرنے مین کچہ فائدہ ہوگا تو مبتدا واقع ہونا صحیح ہی اسی سبب سے کَوکَبٌ اِنقَضَّ السَّاعَةَ کہنا صحیح ہی نہ رجل قائم ــــ

مبتدا مفرد آتی ہی نحو زید قائم اور اسی طرح خبر اور کبھی خبر جملہ ہوتی ہی اسمیہ جیسے زید قائم ابوہ اور فعلیہ جیسے زید قام ابوہ لیکن جب جملہ خبر واقع ہو تو اوس جملے مین عائد ضرور چاہیے کہ اسم سابق کے ساتھ جملے کو مربوط کر دے اور عائد یا ضمیر ہی جیسے ان مثالون مین گذرا یا لام تعریف مثل نعم الرجل زیدٌ یا مظہر کی جگہہ اسم مظہر کا رکھنا مثل اَلحَاقَّةُ مَا الحَاقَّةُ بجاے مَا ہِیَ یا خبر مبتدا کی تفسیر ہو جیسے قُل ہُوَ اللهُ اَحَدٌ ــــ

اور کبھی قرینے کے وقت عائد ضمیر کو حذف بھی کر دیتے ہین مثل اَلسَّمنُ مَنَوانِ بدرہمٍ ای منوانِ منہ بدرہم ــــ

جب خبر ظرف ہوتی ہی تو اکثر علما فعل کا اوسے متعلق کر کے جملہ مقدر مانتے ہین اور بعضے اسم فاعل کا متعلق کر کے مفرد رکھتے ہین اسلیے کہ خبر کا مفرد ہونا اصل ہی تو پہلی صورت پر زیدٌ فی الدار بمعنی زیدٌ اِستقرَّ فی الدار کے ہی اور دوسری صورت پر بمعنی زیدٌ مستقرٌّ فی الدار ــــ

مبتدا مین اصل یہ ہی کہ خبر پر مقدم ہو اسی سبب سے فی دارہ زیدٌ صحیح ہی کہ مرجع ضمیر یعنی زید اگرچہ لفظ مین ضمیر سے مؤخر ہی لیکن بحسب رتبہ مقدم ہی

یعنی ابھی ستارہ ٹوٹا

اور صاحبہا فی الدار نا جائز کہ لفظاً و رتبۃً دونون طرح ضمیر سے موخر ہی اور ایسا اضمار قبل ذکر مرجع ممنوع ہی۔

جب مبتدا کے معنی صدر کلام کے خواہان ہون تو مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہی جیسے مَنْ ابوكَ مَن مبتدا متضمن معنی استفہام ہی جو صدر کلام کو چاہتا ہی اور ابوک اوسکی خبر اور بعضے ابوک کو مبتدا اور من استفہامیہ کو خبر مقدم کہتے ہین اس صورت مین یہ مثال وجوب تقدیم خبر کی ہی —

اسی طرح تقدیم مبتدا واجب ہی جبکہ دونون مبتدا و خبر معرفہ ہون مثل آدمُ ابونا یا دونون نکرۂ مخصصہ متساوی ہون مثل افضلُ منّي افضلُ منكَ یا خبر مبتدا کا فعل ہو نحو زید قام اور جب خبر مفرد کے معنی صدارت کے خواہان ہون تو مبتدا کو موخر لانا واجب ہی مثل اینَ زیدٌ اسی طرح جب کہ خبر کے مقدم کرنے سے مبتدا کا مبتدا ہونا صحیح ہو مثل فی الدار رجلٌ یا مبتدا مین ضمیر متعلق خبر کی طرف راجع ہو مثل علَی التمرۃ مثلھا زبدًا یا خبر خبر اَنَّ مفتوحہ سے ہو مثل عندي انّكَ قائمٌ —

جب مبتدا ایک ہو تو اوسکی خبر بھی ایک آتی ہی اور کبھی متعدد بھی اور اوسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ لفظ و معنی دونون کے اعتبار سے خبر متعدد ہو بعطف مثل زیدٌ عالمٌ و عاقلٌ و شاعرٌ یا بدون عطف مثل زید عالمٌ عاقلٌ شاعرٌ اور دوسری یہ کہ لفظ مین تعدد ہو اور حقیقت مین خبر ایک ہو جیسے ھٰذا حُلوٌ حامضٌ

کہ مراد ھذا امرٌ ہی یعنی کہٹ ٹہا۔

جب مبتدامین شرط کے معنی پائے جائین تو جائز ہی کہ اوسکی خبر پر فای جزا لائین اور یہ اوسوقت ہوتا ہی کہ مبتدا اسم موصول اور صلہ اوسکا جملہ فعلیہ یا ظرفیہ ہو یا مبتدا موصول مذکور کے ساتھہ موصوف ہو مثل الذی یاتینی فلہ درھمٌ والذی فی الدار فلہ درھمٌ والرجل الذی یاتینی فلہ درھم والرجل الذی فی الدار فلہ درھم۔

یا مبتدا نکرۂ موصوفہ اور اوسکی صفت فعل یا ظرف ہو یا مبتدا اسم مضاف نکرۂ مذکورہ کی طرف ہو مثل کلّ رجل یاتینی فلہ درھم وکلّ رجل فی الدار فلہ درھم وکلّ غلام رجلٍ یاتینی فلہ درھم وکلّ غلام رجل فی الدار فلہ درھم لیکن جب ایسے مبتدا پر جسکی خبر مین فا لانا درست ہی لیت ولعلّ آتا ہی تو مانع دخول فا ہوتا ہی اور بعضے اِنَّ مکسورہ اور باب کان وباب علمت کو بھی مانع کہتے ہین مگر حق یہ ہی کہ انّ مانع نہین مثل قولہ تعالی اِنَّ المَوتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنهُ فَاِنَّهُ مُلَاقِيكُم۔

مبتدا کو قرینے کے وقت کبھی جوازاً حذف بھی کر دیتے ہین جیسا ہلال ڈھونڈھنے والا کہتا ہی الہلالُ واللہِ یعنی ھذا الھلال اسی طرح خبر بھی اور حذف خبر دو طرح پر ہی جوازاً مثل خرجتُ فاذا السبعُ یعنی واقفٌ اور وجوباً جس جگہہ کہ غیر خبر کو خبر کی جگہہ لانا لازم کر لیا ہو اور وہ چار مقام مین **پہلے** وہ مبتدا کہ لولا

حذف مبتدا و خبر

بعد واقع ہو اور خبر افعال عموم سے ہو کہ اس شعر مین منظوم ہین **شعر**
افعال عموم نزد ارباب عقول + کون ست و ثبوت ست و وجود ست و حصول + مثل لولا
زیدٌ لکان کذا یعنی لولا زیدٌ موجودٌ بخلاف **شعر** و لولا الشعر بالعلماء یُزری
لکنت الیوم اشعر من لبید + کہ اوسکی خبر افعال عامہ سے نہین ہے۔

(یعنی یزری ۱۲)
دوسرے وہ مبتدا کہ مصدر مضاف طرف فاعل یا مفعول کے ہو اور اسکے بعد حال واقع ہو مثل ذهابی راجلاً و ضربُ زیدٍ قائماً یا مبتدا اسم تفضیل مصدر مذکور کی طرف مضاف ہو مثل اکثرُ شربی السویقَ ملتوتاً و اخطب ما یکون الامیرُ قائماً اصل مین ذهابی حاصلٌ اذا کنتُ راجلاً تھا خبر حذف کرکے ظرف کو اوسکے قائم مقام کیا اور چونکہ حال بھی مفید معنی ظرفیت ہے اسلیے اذا کنتُ کو بھی حذف کرکے حال کو اوسکے قائم مقام کردیا اسی قیاس پر باقی مثالین

تیسرے وہ مبتدا کہ اوسکی خبر مین مقارنت کے معنی ہون اور اوس مبتدا پر واو بمعنی مع کے ساتھ عطف کیا جاے مثل کلُّ رجلٍ و ضیعتُہٗ ای مقرونٌ مع ضیعتہٖ

چوتھے وہ مبتدا کہ مُقسَم بہ ہو اور خبر اوسکی قسم ہو مثل لعمرُک لافعلنّ کذا ای لعمرُک قسمی لافعلنّ کذا۔

دوسرا عامل رفع کا فعل مضارع مین اور وہ واقع ہونا مضارع کا بجای اسم کے ہے مثل زید یضرب بجای زید ضاربٌ کے یہ مذہب بصریون کا ہے اور کوفی اسکا مرفوع ہونا بھی نواصب و جوازم کے خالی ہونے سے کہتے ہین۔

دوسری فصل عامل لفظی قیاسی کے بیان مین

لفظی وہ عامل ہی کہ تلفظ یعنی بولنے مین آتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین قیاسی و سماعی
قیاسی وہ ہی کہ اوسمین قیاس کو دخل ہو محض سماعت پر موقوف نہو اور وہ سات عامل ہین
پہلے فعل اور وہ دو قسم ہی لازم کہ صرف فاعل پر تمام ہو جائے مفعول بہ کی خواہش
نرکھے مثل قعدَ وجلسَ اور متعدی کہ صرف فاعل پر تمام نہو بلکہ مفعول بہ کا بھی
محتاج ہو اور اوسکی تین قسمین ہین متعدی بیک مفعول مثل ضربَ زیدٌ عمرًا
ونصر بکرٌ خالدًا اور متعدی بدو مفعول اسکی بھی دو قسمین ہین ایک
یہ کہ مفعول ثانی عین اول ہو مثل علمت زیدًا فاضلًا کہ فاضل و زید ایک ہی
شخص ہی ایسی جگہہ ایک مفعول پر اقتصار کرنا درست نہین مگر یہ دونون کو ساتھہ
ہی حذف کردین جیسے قول عرب مَن یَسمع یَخَل ای من یسمع حکایۃ یخلھا صادقۃ
دوسری یہ کہ مفعول ثانی مفعول اول کے مغایر ہو جیسے اعطیت زیدًا
درھمًا اور یہان ایک مفعول کا حذف کرنا بھی درست ہی مثل اعطیت درھمًا
اور کبھی دونون مفعول کو بھی حذف کردیتے ہین جیسے کہتے ہین زیدٌ یُعطِی ای یعطے
عمرًا درھمًا — اور متعدی بسہ مفعول نحو اعلمت زیدًا عمرًا فاضلًا —

تعریف عمل فعل و فاعل

فعل کا عمل دو طرح پر ہی عمل رفع و عمل نصب عمل رفع عام ہی ہر فعل کے لیے یعنی ہر
فعل لازم ہو خواہ متعدی اپنے منسوب الیہ یعنی فاعل کو رفع کرتا ہی اور فاعل وہ
اسم ہی جو فعل یا شبہ فعل کے بعد اوسکا مسند الیہ ہو اور اسناد بطور قیام یا صدور

فعل کے ہو مثل مات زیدٌ یا ضرب زیدٌ اور وہ ہمیشہ ایک ہوتا ہی مثل
فاعل ۱۲
ضرب زید عمرًا کے مگر عطف کے ساتھ متعدد بھی آتا ہی مثل ضرب زیدٌ
وعمرٌو وخالدٌ اسی سبب سے جب فعل الف تثنیہ یا واو جمع کی طرف جو ضمیر
فاعل ہی مسند ہوتا ہی تو پھر اسم ظاہر کی طرف مسند نہیں ہوتا اکثرون کے نزدیک
پس یفعلان الزیدان اور یفعلون الزیدون کہا نجائیگا بخلاف تای تانیث
کے مثل قامت ہندٌ کہ محض علامت تانیث ہی ضمیر فاعل نہیں لیکن بنو حارث
اور طی کہ الف اور واو کو بھی علامت تثنیہ و جمع کہتے ہین نہ ضمیر فاعل کی دونونکا
آنا جائز رکھتے ہین ـــ فاعل مین اصل یہ ہی کہ اپنے فعل کے متصل واقع ہو
اگر کوئی مانع نہو اسی سبب سے جائز ہی ضرب غلامہ زیدٌ باوجودیکہ مرجع
ضمیر کا نہ زید ہی لفظًا موخر ہی نہ ضرب غلامہ زیدًا بنصب زید کہ یہان مرجع
لفظًا ورتبۃً دونون طرح موخر ہی ـــ

فائدہ علماے نحو ضمیر غائب کا مرجع مقدم ہونا ضرور جانتے ہین اور مسند و
مسند الیہ کو جسکا ہونا کلام مین ضرور ہی عمدہ اور باقی متعلقات کلام کو فضلہ کہتے ہین
اور مرجع ذکر کرنے سے پہلے ضمیر لانا فضلے مین ممنوع عمدہ مین جائز ہی جیسے مثالون مین
گذرا اور یہ جمہور کے نزدیک ہی لیکن اخفش و ابن جنی فضلے مین بھی روا رکھتے ہین اور
کسائی و فرا عمدہ مین بھی ممتنع کہتے ہین ـــ

جب فاعل و مفعول مین لفظًا اعراب نہو اور کوئی قرینہ ممیزہ بھی فاعل و مفعول مین نہو تو فاعل کو

مقدم کرنا واجب ہی مثل کلّم موسیٰ عیسیٰ بخلاف نحو ضربت موسیٰ حبلیٰ و
اکل الکمثری یحییٰ کہ پہلی مین قرینۂ لفظی دوسری مین قرینۂ معنوی موجود ہی۔
اسی طرح فاعل کو مقدم کرتے ہین جبکہ فاعل ضمیر اور فعل کے ساتھہ متصل ہو یا
مفعول لفظ الّا یا معنی الّا کے بعد واقع ہو مثل ضربتُ زیداً وما ضرب زیدٌ الا عمراً او انما ضرب زیدٌ عمراً
اور جبکہ فاعل کے ساتھہ مفعول کی ضمیر متصل ہو یا فاعل لفظ الّا یا معنی الّا کے بعد
واقع ہو یا مفعول ضمیر اور فعل کے ساتھہ متصل ہو اور فاعل غیر متصل تو فاعل کو مفعول سے
موخر لانا واجب ہی مثل ضرب زیداً غلامہ وما ضرب عمراً الا زیدٌ و
انما ضرب عمراً زیدٌ وضربنی زیدٌ کبھی فعل کو قرینۂ ملفوظ یا مقدر کے وقت
حذف بھی کر دیتے ہین قیاساً ہو اڑا جیسے کوئی شخص پوچھے مَن قرءَ اوسکے جواب مین
کہا جاوے زیدٌ یعنی قرءَ زیدٌ یہان قرینۂ محذوف سوال محقق ہی اور سوال مقدر

آیۂ کریمہ کذٰلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللّٰہ العزیز الحکیم
بفتح حای یوحی قرات ابن کثیر کے موافق پس گویا بعد یوحی الخ کے کہا گیا من یوحی
اوسکے جواب مین کہا گیا اللّٰہ العزیز الحکیم یعنی یوحی اللّٰہ العزیز الحکیم
اور مثل قول ضرار بن نہشل مرثیۂ یزید بن نہشل مین مصرع لیُبکَ یزیدُ ضارعٌ لخصومةٍ
بروایت مجہول پس گویا لیُبکَ کے بعد کہا گیا من یبکیہ اوسکے جواب مین کہا گیا
ضارعٌ ای یبکیہ ضارعٌ ـــــ

اور وجوباً اوس جگہہ کہ فعل کو حذف کرکے رفع ابہام کے لیے دوسرا فعل بطور تفسیر لامین

مثل کریمہ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ کہ اصل مین وان استجارک احدٌ من المشرکین تھا اور کبھی فعل و فاعل دونون کا حذف جائز ہوتا ہی مثل نعم کے اوس شخص سے جواب مین جو کے اقام زیدٌ یعنی نعم قام زیدٌ اور نعم زیدٌ قائم اسواسطے نہین کہتے کہ جواب سوال سے مطابق نہین ہوتا بخلاف فعل و فاعل کے کبھی دو فعل بلکہ دو عامل اور زیادہ ایک اسم ظاہر مین جو اونکے بعد ہی نزاع کرتے ہین یعنی ہر ایک فعل و عامل چاہتا ہی کہ وہ اسم ظاہر میرا معمول ہو ــــ اور اوسکی چار قسمین ہین ایک یہ کہ دونون فعل چاہتے ہون کہ وہ اسم ظاہر جو اونکے بعد ہی اونکا فاعل ہو مثل ضربنی واکرمنی زیدٌ دوسری یہ کہ اسم ظاہر اونکا مفعول ہو مثل ضربت واکرمت زیدًا تیسری یہ کہ فعل اول چاہتا ہو کہ اسم ظاہر اوسکا فاعل ہو اور دوسرا فعل چاہتا ہو کہ وہی اسم ظاہر اوسکا مفعول ہو مثل ضربنی واکرمت زیدًا چوتھی اسکے برعکس مثل ضربتُ واکرمنی زیدٌ ــــ

ان صورتون مین رفع تنازع کے لیے فعل اول یا فعل ثانی دونون کا عمل دینا جائز ہی بالاتفاق لیکن اختیار کرنے مین اختلاف ہی نحات بصرہ نے فعل ثانی کا عمل دینا اختیار کیا کہ اسم متنازع فیہ سے قریب ہی والقریب اولیٰ من البعید اور نحات کوفہ نے فعل اول کا کہ مقدم ہی والسابقُ احقُّ من اللاحق ــ

پھر اگر بصریون کے مختار کے موافق دوسرے فعل کو عمل دین تو فعل اول

اگر فاعل چاہتا ہو تو اسم ظاہر کے سوافق اوسمین ضمیر لائین باوجود لزوم اضمار قبل الذکر کے کہ عمدہ مین جائز ہی مثل ضربانی واکرمنی الزیدان وضربونی و اکرمنی الزیدون وضربنی واکرمت زیدًا وضربانی واکرمت الزیدین وضربونی واکرمت الزیدین بخلاف کسائی کے کہ اوسکے نزدیک اضمار قبل الذکر عمدہ مین بھی جائز نہین اسلیے وہ فاعل کو حذف کرتا ہی مثل ضربنی واکرمنی الزیدان وضربنی واکرمنی الزیدون وضربنی واکرمت زیدًا وضربنی واکرمت الزیدین وضربنی واکرمت الزیدین — اور بخلاف فرا کے کہ اوسکے نزدیک حذف فاعل اور اضمار قبل الذکر دونون منع ہین اسلیے ایسی صورت مین فعل اول کو عمل دیتا ہی کہ اوسمین فاعل کے بحسب مرتبہ مقدم ہو جانے سے اضمار قبل الذکر لازم نہین آتا ہی مثل ضربنی واکرمانی الزیدان وضربنی واکرمونی الزیدون وضربنی واکرمتُ یا اکرمنہ زیدٌ وضربنی واکرمت یا اکرمتھما الزیدان وضربنی واکرمتُ یا اکرمتھم الزیدون —

چونکہ صورت اول مین جب اسم ظاہر واحد مذکر یا واحد مؤنث ہو فعل اول یا ثانی کا عمل کرنا معلوم نہین ہوتا اور اختلاف مذاہب ثلثہ کا ثمرہ بھی ظاہر نہین ہوتا جیسے ضربنی واکرمنی زید وضربتنی واکرمتنی ھندٌ اسلیے اوسکی مثالون مین صرف تثنیہ وجمع لکھا گیا —

اور تیسری قسم کی مثالون سے ظاہر ہی کہ بصریون اور کسائی کے درمیان مین ثمرۂ اختلاف جب ظاہر ہوتا ہی کہ اسم ظاہر تثنیہ وجمع ہو اور بصریون اور فرا اور کسائی و فرا کے درمیان مین اسم ظاہر کے واحد ہونے مین بھی ظاہر ہوتا ہی اور اسی طرح فعل اول یا ثانی کا عمل کرنا بھی ظاہر ہوتا ہی اور اگر مفعول یعنی فعل اول کو چاہتا ہو تو بالاتفاق اوسے حذف کرینگے بشرطیکہ اوسکا اظہار ضرور نہو مثل ضربتُ واکرمنی زیدٌ وضربتُ واکرمنی الزیدانِ وضربتُ واکرمنی الزیدون وضربتُ واکرمتُ زیداً وضربتُ واکرمت الزیدینَ وضربت واکرمت الزیدینَ اور اگر حول کا ظاہر کرنا ضرور ہو کہ افعال قلوب مین ہوتا ہی تو بالاتفاق ظاہر کرینگے اسلیے کہ یہان حذف مفعول درست نہین اور اگر ضمیر لائین تو فصلے مین اضمار قبل الذکر لازم آئیگا جیسے حسبنی وحسبت زیداً منطلقاً مین حسبنی منطلقا وحسبتُ زیداً منطلقاً وحسبانی منطلقاً وحسبتُ الزیدینِ منطلقین وحسبونی منطلقاً وحسبتُ الزیدینَ منطلقین اور حسبتُ وحسبنی زیدٌ منطلقاً مین حسبتہ منطلقاً وحسبنی زیدٌ منطلقاً وحسبتہما منطلقین وحسبنی الزیدانِ منطلقاً حسبتہم منطلقین وحسبنی الزیدون منطلقاً اور اگر فعل اول کو عمل دین جیسا کوفیون کا مختار ہی تو فعل ثانی اگر فاعل کا مقتضی ہو تو فاعل کی ضمیر لائین اور اگر مفعول کا مقتضی ہو تو ضمیر لائین خواہ حذف کرین لیکن اضمار مختار ہی جیسے ضربنی واکرمنی زیدٌ وضربنی واکرمانی الزیدانِ وضربنی و

اکرمونی الزیدون وضربنی واکرمتہ زید ضربنی واکرمتہما الزیدان ضربنی واکرمتہم الزیدون باضمار مفعول و ضربنی واکرمت زید بحذف مفعول وضربت واکرمنی زیداً ضربت واکرمانی الزیدین ضربت واکرمو الزیدین وضربت واکرمتہ زیداً ضربت واکرمتہما الزیدین ضربت واکرمتہم الزیدین باضمار مفعول ضربت واکرمت زیداً بحذف مفعول فعل دوم —

اشلہ قسم سوم ۱۲ — اشلہ قسم چہارم ۱۲ — اشلہ قسم دوم ۱۲

مفعول کا حذف و اضمار جب جائز ہی کہ کوئی مانع نہو نہین تو مفعول ظاہر کردیا جاتا ہی جیسا افعال قلوب مین کہ حسبنی وحسبت زیدٌ منطلقاً مین کہین گے حسبنی وحسبتہ منطلقاً زیدٌ منطلقاً حسبنی وحسبتہما منطلقین الزیدان منطلقاً حسبنی وحسبتہم منطلقین الزیدون منطلقاً اور حسبت وحسبنی زیداً منطلقاً مین کہین گے حسبت وحسبنی منطلقاً زیداً منطلقاً حسبت وحسبانی منطلقاً الزیدین منطلقین حسبت وحسبونی منطلقاً الزیدین منطلقین —

کبھی فاعل کو حذف کرکے اوسکی جگہہ مفعول لاتے ہین اور فاعل کا اعراب اوسے دیتے ہین اور اوسے نائب فاعل اور مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہین مگر شرط یہ ہی کہ فعل کو مجہول کرلین مثل ضُرِبَ زیدٌ و یُضرَبُ عمروٌ —

مفعول کی پانچ قسمین ہین اونمین سے **ایک** مفعول بہ ہی اور مفعول بہ بعضے افعال کے دو اور بعضون کے تین آتے ہین منجملہ اونکے باب علمت کا

مفعول مالم یسم فاعلہ

دوسرا مفعول اور باب اعلمت کا تیسرا مفعول فاعل کے قائم مقام نہین ہوتا اسی طرح مفعول لہ اور مفعول معہ باقی اور مفعول فاعل کے قائم مقام ہونے مین برابر ہین بشرطیکہ مفعول بہ اوس ترکیب مین موجود نہو ورنہ مفعول بہ نائب فاعل ہونے مین سب سے مقدم ہی اسیواسطے نہ کہا جائیگا ضُرِبَ یومُ الجمعۃ زیدًا امامَ الامیر ضربًا شدیدًا فی دارہ بلکہ یون کہین گے ضُرِبَ زیدٌ یومَ الجمعۃ امامَ الامیر ضربًا شدیدًا فی دارہ۔

اور باب اعطیت مین پہلا مفعول نائب فاعل ہونے مین دوسرے سے بہتر ہی چونکہ مفعول مالم یسم فاعلہ لفظًا فاعل ہی کہ فعل یا شبہ فعل کے بعد اوسکا مسند الیہ ہوتا ہی نہ معنًی کہ فعل کی اسناد اوسکی طرف بطور قیام و صدور کے نہین اسلیے احکام مین مثل فاعل کے ہی

منصوبات فعل کا بیان

جسمین فعل کا عمل نصب ہو اوسے منصوب کہتے ہین اور منصوب دو قسم ہی منصوب خاص و منصوب عام منصوب خاص وہ ہی کہ بعض عوامل کے ساتھ خاص ہو اور وہ تین ہین پہلے مفعول بہ کہ فعل متعدی کے ساتھ خاص ہی غیر متعدی مین پایا نہین جاتا اور مفعول بہ وہ اسم ہی جسکے مسمّٰی پر فعل فاعل کا بغیر واسطہ حرف جر کے واقع ہو مثل ضربت زیدًا و دلفت البلد۔

مفعول بہ مین اصل یہ ہی کہ اپنے ناصب سے موخر آئے جیسا گذرا اور کبھی مقدم بھی آتا ہی جوازًا مثل اللہ اعبد و وجہ الحبیب اتمنّٰی اور وجوبًا جہانکہ مفعول بہ مین معنی استفہام ہون مثل مَن رأیتَ یا معنی شرط مثل مَن تُکرِم یُکرِمکَ

اور اصل یہ ہی کہ اوسکا فعل ناصب مذکور ہو اور کبھی قرینے کے وقت حذف بھی
کردیتے ہین جوازًا مثل زیدًا — مَن اَضرِبُ کے جواب مین یعنی اِضرِبُ زیدًا
کہ یہان باعتبار سوال کے قرینۂ مقالیہ ہی اور مثل مکّۃً عازم و متوجہ مکہ کے لیے
یعنی تریدُ مکّۃً اور یہان باعتبار حال مخاطب کے قرینۂ حالیہ ہی اور وجوبًا اور وہ دو قسم ہی
سماعی مثل امرءً ونفسہٗ یعنی اترکْ امرءً ونفسہٗ و اِنتَھُوا خَیرًا لَّکُم
ای انتھوا عن التثلیث واقصدوا خیرًا لکم وھو التوحید —
و مَرحبًا واھلًا و سہلًا یعنی اَتَیتَ سعۃً واھلًا ای مکانًا ماھولًا
معمورًا لاخرابًا واھلًا لا اجانب و وطیت سہلًا من البلاد لا حزنًا
اور قیاسی کہ اوسکے پانچ مقام ہین اوّل اغرا یعنی مخاطب کو کسی کام کے
لیے جو متکلم کو منظور ہی ورغلانا جیسے اخاکَ یعنی اِلزم اخاک —
دوسرے وہ جگہ ہے کہ نعت کو وصفیت سے نکال کر بقصد ترحم یا مدح یا ذم کے
مفعول بہ کرین مثل جاء زیدُ نِ المسکینَ ای اعنی المسکینَ اور اسی طرح
الحمد للہ الحمیدَ و اعوذ باللہ من الشیطان الرجیمِ — تیسرے بیان منادی
منادی اور منادی وہ اسم ظاہر ہی جسکے مسمّٰی کی توجہ حقیقۃً یا حکمًا کسی حرف
قائم مقام اَدعُو کے واسطے سے مطلوب ہو نہ بلفظ اَدعُو اور اوسکے
مانند کے مثل یا زید و یا سماء اور مثل یا انت و یا ایاکَ شاذ ہی اور حروف
مذکورہ پانچ ہین یا ندای قریب و بعید کے لیے آیا اور ھیا ندائے بعید کے لیے

آئی اور ہمزۂ مفتوحہ متوسط کے لیے ـــ اور توجہ سے مراد عام ہے کہ مُنہ
سے ہو یا دل سے اور حرف ندا لفظ مین ہو مثل یا زیدُ یا تقدیر مین مثل یُوسُفُ
اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ای یا یوسف اور تقدیر خاص حرف یا کے ساتھ ہے کہ اوسکا
استعمال اکثر ہے ـــ
واضح ہو کہ سیبویہ اور جمہور نحات کے نزدیک منادی بسبب مفعولیت کے
منصوب اور ناصب اوسکا فعل مقدر ہے یعنی یا زیدُ اصل مین اَدْعُو زیدًا
تھا بسبب کثرت استعمال اور دلالت حرف ندا کے فعل کا حذف کرنا لازم کر لیا
اور مبرد منادی کا نصب حرف ندا کے سبب سے کہتا ہے کہ قائم مقام فعل کے ہے
اور یہی مذہب امام عبدالقادر کا ہے اور ابو علی فارسی حروف ندا کو اسمای افعال سے
کہتا ہے ان دونون تقدیرون پر منادی باب مفعول بہ اور منصوبات فعل سے
نہوگا لیکن ہر تقدیر پر یا زید جملہ ہے ـــ منادی مین اصل منصوب ہونا ہے
لیکن بسبب بعض عوارض کے غیر منصوب بھی آتا ہے اور اون احوال کے اعتبار سے
چار قسم پر ہے اول علامت رفع پر مبنی ہوتا اور یہ اوسوقت ہے کہ منادی مفرد معرفہ ہو
یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہو اور معرفہ ندا سے پہلے ہو مثل یا زید یا زیدان
یا زیدون یا بعد ندا کے مثل یا رجلُ جبکہ توجہ مرد معین کی مطلوب ہو ـــ
دوسری مجرور جبکہ لام جارۂ استغاثہ اوسپر داخل ہو مثل یا لَزیدٍ
یعنی ادعو زیدًا للاستغاثۃ اسی طرح لام تعجب و لام تہدید مثل یا لَلماء

ویا للزید لا قتلنك اور اس لام کو مفتوح پڑھتے ہین اور جو لام مستغاث لہ پر آتا ہی وہ اسے مکسور لام مستغاث کا فتحہ اسواسطے اختیار کیا گیا کہ مستغاث و مستغاث لہ مین فرق ہو جاسے مثل یا للمظلوم مین وقت حذف مستغاث کے کہ اصل مین یا لقوم للمظلوم تھا ــــــ

اسی سبب سے جب مستغاث پر بدون یا کے عطف کرتے ہین تو معطوف مین لام مکسور پڑھتے ہین مثل یا للزید و لعمرو اسلیے کہ مستغاث پر عطف کرنے سے مستغاث و مستغاث لہ مین فرق حاصل ہی ــــــ

تیسرے مبنی فتحہ پر اور وہ اوسوقت ہی کہ آخر منادای مستغاث مین الف استغاثہ زیادہ کرین اور لام اوسکے اول مین نہو مثل یا زیداہ بالحاق ہای سکتہ ــــــ

چوتھے منادی منصوب بفتحہ غیر منادای مفرد معرفہ اور غیر منادای مستغاث مین اور وہ غیر یا مضاف ہو مثل یا عبد اللہ یا مشابہ مضاف مثل یا طالعًا جبلًا یا مفرد غیر معرفہ مثل قول نابینا کے یا رجلًا خذ بیدی کہ بصارت نہونے سے کسیکی طرف دیکھکر اشارہ چشم سے متعین نہین کرسکتا اور مثل قول شاعر **شعر**

یا محرقًا بالنار وجہ محبہ ۔ مہلًا فان مدامعی تطفیہ

منادای مفرد معرفہ جو علامت رفع پر مبنی ہوتا ہی اوسکے توابع سے تاکید معنوی اور صفت و عطف بیان و معطوف بحرف معرف باللام اگر مفرد ہو یعنی مضاف و شبہ مضاف نہو تو باعتبار لفظ منادی کے مرفوع آتا ہی اور باعتبار محل منادی کے

کہ ادعُو کا مفعول ہی منصوب مثل یا تمیم اجمعون و اجمعین و یا زید العاقل

مثال تاکید ۱۲

والعاقل و یا غلام بشرٍ و بشرًا و یا زید و الحارث و الحارث اور خلیل بن احمد

مثال صفت ۱۲ — عطف بیان ۱۲ — معطوف بعطف معرف بلام ۱۲

معطوف بحرف مذکور مین رفع اختیار کرتا ہی تجویز نصب کے ساتھ اور ابو عمرو بن علاء نصب

با جواز رفع اور جر مثل الحسن یعنی جس اسم مین کہ الف لام لازم نہو رفع اور مثل الصعق و

موافق مذہب خلیل ۱۲

النجم یعنی ثریا مین جہان الف لام لازم ہو نصب اختیار کرتا ہی ـــــ

موافق مذہب ابو عمرو ۱۲

اور جب تابع منادای مذکور کا مضاف ہو گا منصوب آئیگا فقط مثل یا تمیم کلہم

و یا زید ذا المال و یا رجل ابا عبد اللہ اور بدل اور معطوف بحرف غیر معرف بلام

صفت ۱۲ — عطف بیان ۱۲

کہ تابع منادای مذکور ہو مثل منادای مستقل کے ہی یعنی اگر مفرد معرفہ ہو گا علامت

رفع پر مبنی ہو گا مثل یا زید بشرُ و یا زید و عمرُو اور اگر مضاف یا شبہ مضاف

یا نکرہ غیر معین ہو گا منصوب ہو گا مثل یا زید اخا عمرو و یا زید طالعًا

بدل مضاف ۱۲ — بدل مشابہ مضاف ۱۲

جبلًا و یا زید رجلًا صالحًا و یا زید و ابا عمرو و یا زید و طالعًا

بدل نکرہ ۱۲ — معطوف مضاف ۱۲ — معطوف مشابہ مضاف ۱۲

جبلًا و یا زید و رجلًا صالحًا ـــــ

معطوف نکرہ ۱۲

جب لفظ ابن یا ابنۃ کہ مضاف کسی علم کی طرف ہو علم منادای مذکور کی صفت بلا فاصلہ واقع ہو تو اوس علم منادی مین باوجود جواز ضمہ کے فتحہ مختار ہی مثل یا زیدَ ابن عمرٍو و یا ھندَ ابنۃ زینب بخلاف مثل یا رجل ابن عمرو کہ منادی علم نہین و یا زید ابن القاضی کہ لفظ ابن علم کی طرف مضاف نہین ہی و یا زید الظریف ابن عمرو کہ منادی بلا فاصلہ موصوف با بن نہین ہی ـــــ

جب معرف بلام کی ندا کرین تو واجب ہی کہ حرف ندا اور منادای معرف بلام سے کے
درمیان مین لفظ ایھا یا ایھذا یا ھذا فقط لے آئین تاکہ دو حرف تعریف سے کے
جمع نہون مثل یا ایھا الرجل و یا ایھذا الرجل و یا ھذا الرجل مگر لفظ اللہ
مین باوجود معرف بلام ہونے کے یا اللہ بلا واسطہ الفاظ مذکور اور قطع ہمزۂ وصلی
کے ساتھہ کہنا واجب ہی اور اس اسم پاک کے خصائص سے ہی کہ حروف مذکورہ
ندا سے سوای یا کے اور کسی حرف سے اوسکی ندا نہین کیجاتی ــــ
چونکہ مقصود بندا معرف باللام ہی اور حروف مذکور محض صحت ندا کے لیے ہین
تو اس نظر سے کہ منادی مفرد معرفہ ہی ضمے پر اوسکا مبنی ہونا مناسب تھا لیکن اس
سبب سے کہ ظاہر مین منادی نہین ہی مبنی نکر سکے اور رفع و یا کہ ضمہ بنائی کے
مناسب تھا اور اسی طرح منادای مذکور کے توابع مین اسلیے کہ تابع معرب
ہین مثل یا ایھا الرجل الظریف ــــ
جو منادای مکرر کہ صورۃً مفرد معرفہ ہو اور دوسرا لفظ کسی دوسرے اسم کی طرف
مضاف ہو تو اول مین ضمہ و نصب دونون درست ہین اور دوسرے لفظ مین
کہ تابع مضاف ہی نصب کے سوا اور کچھہ درست نہین مثل یا تیمُ تیمَ عدیٍّ
جو منادی کہ یای متکلم کی طرف مضاف ہو اوسمین چار وجہین درست ہین اکثر
فتحہ یا مثل یا غلامیَ اور سکون یا مثل یا غلامیْ اور کسرہ ماقبل یا باقی رکھکے
یے کو حذف کرنا مثل یا غلامِ اور یے کو الف سے بدلنا مثل یا غلاما ــــ

اور ان چارون صورتون مین ہای وقف کا آخر مین ملانا بھی جائز ہی جیسے یا غلامیہ
و یا غلامیہ و یا غلامہ و یا غلاماہ —
اور لفظ ابٌ و امٌّ مین جبکہ یای متکلم کی طرف مضاف ہون ان چارون صورتون
کے علاوہ یای مذکور کو تاء مفتوح یا مکسور کے ساتھہ بدلنا بھی جائز ہی اور کبھی بعد
تای مثناۃ کے الف بھی زیادہ کرتے ہین تو ان دونون لفظون مین سات صورتین
درست ہین **اول** یا ابیَ و یا امیَ بفتح یا **دوسری** یا ابیْ و یا امیْ بسکون
یا **تیسری** یا ابِ و یا امِّ بحذف یا و ابقای کسرہ **چوتھی** یا ابا و امّا
بقلب یا بالف **پانچوین** یا ابتِ و یا امّتِ بقلب یا بتای مکسورہ **چھٹی**
یا ابتَ و یا امّتَ بقلب یا بتای مفتوحہ **ساتوین** یا ابتا و یا امّتا
بزیادت الف بعد تا —
اور جب لفظ ابن و ابنۃ کو امّی یا عمّی کی طرف مضاف کرکے ندا کرین تو
وہی چارون صورتین جو یای غلامی مین مذکور ہوئین جاری کرتے ہین مع ایک اور
پانچوین صورت کے یعنی الف مبدل کو حذف کرکے ماقبل اوسکے فتحہ باقی رکھتے ہین مثل
یا ابن امّی و یا ابن امّیْ و یا ابن امِّ و یا ابن امّا و یا ابن امَّ اسی طرح یا ابن عمّ
کبھی تخفیف کے لیے آخر منادی کو حذف کرتے ہین ضرورت ہو یا نہو اور اس
حذف کو ترخیم کہتے ہین اور یہ حذف غیر منادی مین بضرورت آتا ہی نہ بلا ضرورت —
منادی مین ترخیم کے لیے چار شرطین ہین **ایک** منادی کا مضاف و مشابہ مضاف

نہونا دوسری مستغاث بلام یا بالف نہونا تیسری جملہ نہونا چوتھی
علم تین حرف سے زائد یا اسم مع تای تانیث ہونا مثل یا حارِ ویا ثُبَ
یا حارِثُ اور یا ثُبَۃُ مین لیکن ابن مالک نے ترخیم جملہ کو جائز رکھا ہی وفاقًا
لسیبویہ خلافًا للجمہور
جب منادی کے آخر مین دو حرف زائد ایک ہی زائد کے حکم مین ہون مانند
دو زائد ہمزۂ ممدودہ مثل علباء وصحراء اور دو زائد مروان و دو زائد نسبت
و دو زائد تثنیہ و جمع و جمع سالم مثل بصری و مسلمان و غلمان و مسلمون
و مسلمات جبکہ علم ہون یا آخر منادی مین حرف صحیح غیر تای تانیث یا مثل صحیح
اور اوسکے قبل مدۂ زائدہ ہو اور منادی مین چار حرف سے زیادہ ہون مثل
منصور و مسکین و عمار و مدعی و مرمی تو ترخیم کے وقت دونون
حرف آخر کے گرا دیے جاتے ہین جیسے امثلۂ مذکورہ مین جب علم و منادی ہون
یا عِلبَ ویا صحرَ ویا مروَ و یا بصرِ و یا مسلمِ و یا غلمِ و یا مُسلمِ
و یا مُسلِمَ و یا منصُ و یا مِسکِ و یا عمَ و یا مدعِ و یا مرمِ بخلاف نحو یا
سعلاۃ و یا مختار کہ اول کے آخر مین تے اور دوسرے مین مدۂ غیر زائد ہی
اور اگر منادای مذکور مرکب ہو تو دوسرے اسم کو حذف کرتے ہین مثل یا بعل
بعلبک مین اور یا خمسۃ خمسۃ عشر مین
اور اگر حرف آخر غیر مذکور ہو تو ایک حرف حذف کرتے ہین جیسے یا حارث مین

یا حارِ اور یا مالکُ مین یا مالِ ــــ

منادای مرخّم کا حرف آخر جو بعد ترخیم کے باقی رہتا ہی دو طرح پر پڑھا جاتا ہی ایک یہ کہ حرف محذوف کو ثابت و برقرار لحاظ کرکے بغیر کسی طرح کے تصرف کے حالت و حرکت اصلی کے موافق پڑھین جیسے یا حارِثُ مین یا حارِ بکسر را اور یا ثمی دین یا ثمو بضم میم و سکون واو اور یا کروانُ مین یا کرَوَ بفتحات اور یہ استعمال اکثر ہی دوسری یہ کہ اوس محذوف کو نسیاً منسیاً اور آخر اسم مرخّم کو باستقلال لحاظ کرکے قاعدے کے موافق اوسمین تصرف کرین پس یا حارِ بالکسر مین یا حارُ بضم را اور یا ثمو مین یا ثمی اور یا کرَوَ مین یا کرا کہین گے اور یہ استعمال کم ہی ــــ

ندا کے خواص سے ہی کہ منادی کو مبالغے کے لیے صیغہ اصلی سے معدول کرتے ہین جواز اقیاساً سطرداً کبھی فعالِ بکسر لام کے وزن پر عورتون کے گالی دینے مین اور کبھی فُعَل بضم فا و فتحہ عین کے وزن پر مردون کے گالی دینے مین مثل یا فساقِ فاسقہ سے اور یا خُبث خبیث سے ــــ

کبھی حرف ندا کو منادی سے حذف کر دیتے ہین بشرطیکہ منادی ندا سے پہلے معرفہ ہو لیکن اسم اشارہ اور مندوب و مستغاث نہو مثل یوسفُ اعرض عن ھذا و ایھا الرجل و غلام زید افعل کذا ــــ

اور افتدِ مخنوقُ و اصبح لیلُ و اطرِق کرا شاذ ہی کہ اسم جنس سے

... سے بدل کر واو متحرک کو یے سے بدل دیا اور کروان مین واو متحرک ما قبل مفتوح تھا واو کو الف سے بدل دیا اور استعمال اول مین یا اور طرق ثالث ساکن تھا اسلیے بدلا گیا ۱۲ منہ مد ظلہ العالی

حرف ندا محذوف نہین ہوتا —

اور جب حرف ندا لفظ اللہ سے حذف کرتے ہین تو اوسکے عوض میم مشدد اوسکے آخر مین لاتے ہین مثل اللّٰھُمَّ اس سبب سے حرف ندا اور میم مذکور جمع نہین ہوتے فلا یقال یا اللّٰھُمَّ اور یا اللّٰھُمَّ باجتماع یا و میم اور بوصل ہمزہ دو طرح شاذ ہی —

ط کہ قول شاعر مین ہی انی اذا ما حدث الما اقول یا اللّٰھم یا اللّٰھما ۱۲

اور کبھی قرینے کے وقت منادیٰ کو بھی حذف کر دیتے ہین مثل اَلَا یَا اسْجُدُوا بتخفیف اَلَا والتقدیر اَلَا یا قوم اسجدوا —

بیان مندوب

کبھی حرف ندا مندوب پہ بھی لاتے ہین اور مندوب اوسے کہتے ہین جسکے فوت یا وجود کے سبب سے بواسطہ لفظ یا یا وا کے اوسپر گریہ و تاسف کرین مثل وَا زیداہ و یا عمراہ و وَا ویلاہ و یا حسرتاہ لیکن لفظ یا مندوب و منادیٰ مین عام ہی اور لفظ وا مندوب کے ساتھ خاص ندبہ کرنے مین شرط ہی کہ مندوب مشہور و معروف ہو اسیواسطے وا رجلاہ نہین کہتے مگر یہ کہ کوئی شخص لفظ رجل کے ساتھ مشہور ہو —

اعراب و بنا مین مندوب کا حال مثل منادیٰ کے ہی یعنی اگر مفرد معرفہ ہی تو علامت رفع پر مبنی ہوگا اور اگر مضاف ہو تو منصوب ہوگا مثل وا زیدُ و واعبد اللہ۔ مندوب کے آخر مین الف بڑھانا بھی جائز ہی اگر دوسرے مندوب سے التباس نہو نہین تو جو حرف موافق حرکت آخر مندوب کے ہو بڑھائین گے تو

غلامکِ غلام مخاطبہ کے ندبے مین واغلامکیہ کہین گے بزیادت یا اور غلامکم غلام مخاطبین کے ندبے مین واغلامکموہ بزیادت واو نہ واغلامکاہ وواغلامکماہ کہ مذکر اور تثنیہ سے التباس ہوتا ہی —

مندوب کے آخر مین ہای سکتہ بھی بحالت وقف مین بڑھانا درست ہی اگرچہ مضاف الیہ یا صلے کے آخر مین ہو کہ معنی مضاف ومعنی موصول کی تمامی اوسی سے ہی نہ آخر صفت مین مثل وازیداہ وواامیرالمؤمنیناہ وو امن حفر بیرزمزماہ بخلاف مثل وازید الظریفاہ کہ وازید الظریف چاہیے یہ مذہب سیبویہ اور خلیل وجمہور نحات کا ہی لیکن کوفی اور یونس آخر صفت مین بھی ہا بڑھانا جائز رکھتے ہین اور یونس نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کے دو شامی پیالے ٹوٹ گئے تو وہ کہتا تھا واجمجمتی الشامیتیناہ —

چوتھا موضع مواضع حذف فعل مفعول بہ سے وہ موضع ہی کہ فعل کو حذف کرکے اوسکی تفسیر ذکر کرین اسکو باب الاشتغال اور باب ما اُضمِر عاملہ علی شریطۃ التفسیر کہتے ہین اور یہ منصوب وہ اسم ہی کہ اوسکے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور فعل اور شبہ فعل اوس اسم مین عمل نکرتا ہو اس سبب سے کہ اوس اسم کی ضمیر مین یا اوسکے متعلق مین عمل کرچکا ہی لیکن اگر اوس فعل یا شبہ فعل کو یا جو اوسکے مناسب ہو اوس اسم پر داخل کرین تو اوسے نصب کرے اور اوسکی چار صورتین ہین —

ایک یہ کہ فعل بسبب ضمیر اسم کے مشتغل ہو اور وہ فعل بعینہ اوسی اسم پر داخل ہوکر

باب الاشتغال

نصب اوسکا ہو مثل زیداً ضربتہ کہ زیداً اوسسے پہلے ضربتُ فعل مقدّر ہی
اور زیداً کے بعد ضربتہ اوس فعل مقدر کی تفسیر کرتا ہی والتقدیر ضربت زیداً
ضربتہ **دوسری** یہ کہ فعل بسبب ضمیر اسم کے مشتغل ہو اور فعل بعینہ مسلط
نہو سکتا ہو بلکہ اوسکا مرادف قابل تسلیط ہو مثل زیداً مررت بہٖ کہ زیداً جاوزت
فعل مقدر کا مفعول ہی اور وہ مررت بہ کا مرادف ہی اور مررت بلا دسکی تفسیر اور تقدیر یہی جاوزت زیداً
مررت بہ **تیسری** یہ کہ فعل مشتغل بالضمیر ہو اور اوس فعل کی تسلیط ممکن نہو بلکہ لازم فعل کو کہ اوسکے
مناسب ہی مسلط کرین مثل زیداً حبستُ علیہ زیداً لابست کا مفعول بہ ہی کہ حبست
علیہ کا لازم ہی اور وہ لابست کی تفسیر ہی والتقدیر لابست زیداً احبست علیہ
چوتھی یہ کہ فعل بسبب تعلق اسم کے اوس اسم مین عمل نکر سکتا ہو اور خود فعل
اوسپر مسلط بھی نہو سکتا ہو بلکہ لازم فعل اوسپر مسلط ہو سکتا ہو مثل زیداً ضربت غلامہ
کہ زیداً اھنتُ فعل مقدر کا مفعول ہی اور وہ ضربت غلامہ کو لازم ہی کہ ضربُ
الغلام اھانۃ المولی والتقدیر اھنت زیداً ای ضربت غلامہ —
جب کوئی اسم ایسی جگہہ واقع ہو کہ اضمار علی شریطۃ التفسیر کی صلاحیت رکھتا ہو
اور کوئی قرینہ مرجح خلاف رفع موجود نہو یا رفع و نصب دونون کا قرینہ موجود ہو
لیکن رفع کا قرینہ قرینۂ نصب سے قوی تر ہو تو ان دونون صورتون مین بسبب
مبتدا ہونے کے اوس اسم کا رفع مختار ہی اگرچہ فعل مقدر کا مفعول بہ کہنا اور
نصب دینا بھی جائز ہی اول کی **مثال** زید ضربتہ دوسرے کی **مثال**

لقیت القوم واما زیدا فاکرمتہ اسی طرح اذا مفاجات کے بعد کہ
اوسکے بعد مبتدا کا آنا اکثر ہی مثل خرجت فاذا زید یضربہ عمرو۔
اور اگر اسم مذکور ایسی جگہہ واقع ہو کہ رفع کا قرینہ وہان مرجوح ہو تو نصب اختیار
کرتے ہین اور وہ چھہ موضع ہین ایک یہ کہ جملہ فعلیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر ہو مثل
خرجت فزیدا لقیتہ اسلیے کہ صورت نصب مین جملہ فعلیہ کا عطف جملہ
فعلیہ پر ہوگا اور صورت رفع مین جملہ اسمیہ کا عطف جملہ فعلیہ پر اور اولی بسبب
تناسب معطوف ومعطوف علیہ کے بہتر ہی دوسرا یہ کہ اسم مذکور حرف نفی یعنی
ما ولا وان کے بعد واقع ہو مثل ما زیدا ضربتہ ولا زیدا اھنتہ وان
زیدا ضربتہ الا تادیبا تیسرا یہ کہ اسم مذکور حرف استفہام یعنی ہمزہ و
ہل کے بعد واقع ہو مثل ازیدا ضربتہ وھل زیدا اکرمتہ چوتھا
یہ کہ اسم مذکور اذا شرطیہ اور حیث کے بعد ہو مثل اذا عبد اللہ تلقاہ فاکرمہ
وحیث زیدا تجدہ فاکرمہ ان تین صورتون مین نصب اسلیے مختار ہی
کہ اکثر الفاظ مذکور کے بعد فعل آتا ہی پانچوان یہ کہ اسم مذکور امر یا نہی کے
پہلے ہو مثل قولہ تعالی وربک فکبر وزیدا لا تضربہ یہان نصب اسلیے
مختار ہی کہ اگر رفع پڑھین تو جملہ انشائیہ خبر واقع ہو اور وہ غیر مستحسن ہی۔

لیکن مثل آیہ کریمہ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ
بالرفع دو وجہ سے ہی ایک یہ کہ الزانیۃ اور الزانی مین الف لام موصول ہی

اور اسم فاعل صلہ اور موصول مع صلے کے مبتدا ہی اور ایسے مبتدا کی خبرین جو
متضمن معنی شرط ہو فای سببیت لاتے ہین جیسا گذر چکا اور ما بعد فای جزا ما قبل
مین عمل نہین کرتا اسلیے فاجلدوا الزانیة والزانی پر مسلط نہین ہوسکتا یہ
مذہب مبرد کا ہی اور دوسری یہ کہ یہ آیت دو جملے ہین ایک الزانیة والزانی
کہ مبتدا محذوف الخبر ہی بتقدیر مضاف اور تقدیر یون ہی حکم الزانیة والزانی
فیما سیتلی علیکم دوسرا فاجلدوا الخ کہ حکم موعود کا بیان ہی ــــ
یہ مذہب سیبویہ کا ہی ان دونوان تقدیرون کے اعتبار سے یہ آیۂ کریمہ باب
ما اسم عاملہ علی شریطة التفسیر سے نہین ہی ورنہ مختار نصب ہوتا چھٹا یہ کہ
اسم مذکور ایسی جگہہ واقع ہو کہ اگر اوسے مرفوع پڑھین اور مبتدا کہین تو اوسکی
خبر صفت سے ملتبس ہو یعنی معلوم نہو کہ فعل مذکور مبتدا کی خبر ہی یا صفت اور
صفت ہونے کی تقدیر پر معنی مقصود کا خلاف لازم آتا ہو اسلیے نصب اختیار
کرتے ہین تاکہ اشتباہ نہو مثل قولہ تعالی انا کل شیء خلقناہ بقدر یعنی
ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو باندازہ اور اگر لفظ کل کو رفع پڑھین اور خلقناہ اوسکی خبر
اور بقدر متعلق خلقنا ہو جب بھی معنی صحیح ہین لیکن اسکا شبہہ ہوسکتا ہی کہ شیء
موصوف اور خلقناہ صفت ہو اور بقدر ظرف مستقر خبر مبتدا اس صورت
مین معنی یہ ہون گے کہ البتہ جو چیز کہ ہمنے پیدا کی باندازہ ہی اور اس معنی سے
سمجھا جاتا ہی کہ غیر خدا بھی بعض اشیا کا خالق ہی اور یہ مخالف اعتقاد حق ہی ــــ

اور اگر اسم مذکور ایسے جملۂ اسمیہ کے بعد واقع ہو جسکی خبر جملۂ فعلیہ ہو تو رفع و نصب دونون اوسمین مساوی ہین مثل زید قام و عمرو اکرمتہ برفع کہ اس صورت مین عمرو اکرمتہ جملۂ کبری پر کہ اسمیہ ہے معطوف ہوگا اور اگر عمرًا اکرمتہ بنصب کہین گے تو جملۂ صغری پر کہ فعلیہ ہے معطوف ہوگا اور دونون صورتون مین مناسبت عطف حاصل ہیگی لیکن اس صورت ثانی مین کہ معطوف علیہ جملۂ فعلیہ خبر ہے معطوف مین بھی ایک عائد مبتدا کی طرف ضرور ہے اسلیے تقدیر کلام یون کہتے ہین زید قام و عمرًا اکرمتہ فی دارہ او عندہ

اور جب اسم مذکور بعد حروف شرط یعنی اِن اور لو اور بعد حروف تحضیض یعنی اَلّا و ھلّا و لوما و لولا کے واقع ہو تو اوسکا نصب واجب ہے کہ ان حروف کے بعد فعل کا آنا واجب ہے مثل اِن زیدًا ضربتہ ضربک و لو زیدًا رأیتہ اکرمتہ و اَلّا زیدًا ضربتہ و ھلّا بکرًا اھنتہ لیکن قولہ تعالی کُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ مین رفع واجب ہے اسلیے کہ کل شیء مبتدا ہے اور فعلوہ صفت شیء اور فی الزبر ظرف مستقر خبر مبتدا یعنی جو کچھ کہ اونھون نے کیا نامۂ اعمال مین مرقوم ہے

اور اگر کل شیء کو منصوب پڑھین اور فعل مقدر کا مفعول کہین اور فعلوہ فعل مقدر کی تفسیر اور جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل ہو تو معنی یہ ہونگے (اونھون نے ہر چیز نامۂ اعمال مین کی) اور یہ معنی صحیح نہین اور اگر جار مجرور کو شیء کی صفت کہین تو معنی یہ ہون گے کہ (جو کچھ کہ نامۂ اعمال مین ہے اونھون نے کیا) یہ بھی خلاف مقصود ہے تو یہ آیۂ کریمہ اگرچہ بظاہر نظر مین باب الاشتغال سے ہے لیکن بسبب لزوم فساد معنی کے اس باب سے شمار نکی گئی

... ١٢ منہ مدظلہ

19887

پانچوان موضع مواضع وجوب حذف فعل مفعول بہ سے تحذیر ہی تحذیر لغت مین ڈرانے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اوس اسم کو کہتے ہین کہ منصوب ہو بسبب مفعولیت کے بتقدیر اِتَّقِ یا مثل اِتَّقِ کے اسلیے کہ جو چیز کہ اوس اسم کے بعد مذکور ہو اوس سے مخاطب کا ڈرانا منظور ہوتا ہی مثل اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ و اِیَّاكَ وان تحذف ای حذف الارنب —

اور حذف ارنب خرگوش کا لکڑی سے مارنا ہی —

اور اصل یہ ہی بَعِّدْ نَفْسَكَ عَنِ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ عَنْ نَفْسِكَ وَبَعِّدْ نَفْسَكَ عَنْ حَذْفِ الْاَرْنَبِ وَبَعِّدْ حَذْفَ الْاَرْنَبِ عَنْ نَفْسِكَ یا وہ اسم مکرر ہی کہ محذر منہ ہو مثل الطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ یعنی اِتَّقِ الطَّرِیْقَ یا محذر ہو مثل نَفْسَكَ نَفْسَكَ ای بَعِّدْ نَفْسَكَ مما یؤذیك —

پہلی صورت مین واو عاطفہ کی جگہ مِنْ جارہ لانا بھی درست ہی یقال اِیَّاكَ مِنَ الْاَسَدِ وَاِیَّاكَ مِنْ اَنْ تحذف —

اور اِیَّاكَ اَنْ تحذف بھی بتقدیر مِنْ کے اسلیے کہ اَنْ اور اَنَّ سے پہلے تقدیر مِنْ کی اکثر ہی بخلاف اِیَّاكَ الْاَسَدَ کے کہ تقدیر مِنْ بغیر ان کے ممنوع ہی

دوسری قسم منصوب خاص کی تمیز ہی اور تمیز لغت مین جدا کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح نحو مین اوس اسم کو جو رفع ابہام کرے کسی ذات سے جسمین وہ ابہام بحسب وضع ثابت و مستقر ہو عام اس سے کہ وہ ذات مذکور ہو مثل

هٰذَا رَطْلٌ زَيْتًا کہ ذات رطل مین جو ابہام جمع کے وقت ثابت تھا لفظ زیت نے اوسے رفع کیا اگرچہ لفظ رطل ایک وزن خاص کے لیے معین ہی لیکن بحسب ذات اوسمین ایسا خفا ہی کہ بغیر ذکر ممیز خاص مثل زَیْتٌ و عَسَلٌ وغیرہ کے جملہ موزونات کو شامل ہی یا مقدر مثل طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا کہ لفظ نفسًا ذات مقدر کے ابہام کو رفع کرتا ہی اور وہ ذات ہی متعلق زید کا ہی یعنی کوئی چیز جو زید کی طرف منسوب ہو نفس اور دار و اب و ابن وغیرہ سے پس لفظ طاب اگرچہ لفظًا زید کی طرف منسوب ہی لیکن معنیً اوسکے کسی متعلق کی طرف منسوب ہی اور اوسمین بسبب احتمال اسناد طیب کے جمیع متعلقات کی طرف ابہام ہی کہ بغیر ذکر کسی متعلق خاص کے رفع نہین ہوتا جو ذات کہ اپنے ابہام مستقر کے دور ہونے مین تمیز کی محتاج ہی وہ دو قسم پر ہی ایک مذکور کہ وہ مفرد ہوگی دوسری مقدر کہ وہ ایک طرف نسبت ہی جو جملہ یا مشابہ جملہ مین ہوگی ـــــ

اور مفرد کبھی تنوین سے تمام ہوتا ہی تنوین لفظًا ہو مثل لَہٗ ذِرَاعٌ ثَوْبًا خواہ تقدیرًا کہ غیر منصرف اور مبنی مین ہی مثل لنا کیالجٌ برًّا و خمسۃَ عشرَ درھمًا و رُبَّہٗ رجلًا و ماذا اراد اللّٰہُ بھٰذا مثلًا اور کبھی نون تثنیہ یا نون جمع سے جیسے لہ منوان عسلًا و ھٰذا اخی لہ تسعٌ و تسعون نعجۃً اور کبھی اضافت سے مثل علی التمرۃ مثلھا زبدًا ـــــ

اور مفرد بھی دو قسم ہی مفرد مقدار و مفرد غیر مقدار اس اعتبار سے تمیز کی تین قسمین ہوئین

اوّل تمیز مفرد مقدار سے کہ وہ مقادیر پنجگانہ سے ہوگی وزن مثل رطل زیتاً ومنوان سمناً اور کیل مثل مُدٌّ سمناً وصاعٌ تمراً اور مساحت مثل جریبٌ ارضاً وذِراعانِ حریراً اور مقیاس مثل ملؤہٗ ضَرَباً وملءُ الارض ذہباً اور عدد مثل انّی رأیتُ احدَ عشرَ کوکباً۔ ووٰعدنا موسیٰ اربعین لیلۃ اور اسی قبیل سے ہی تمیز کم استفہامیہ کی مثل کم عبداً ملکت وکم یوماً سرت۔ تمیز عدد و تمیز کم کی تفصیل اوسکی جگہ پر آئیگی اس قسم مذکور مین تمیز ہر حال مین مفرد آتی ہی اور تثنیہ و جمع کرنے کی حاجت نہین ہوتی اگر تمیز جنس یعنی متشابہ الاجزا ہو اور بغیر تا کے اوسکا اطلاق قلیل وکثیر پر صحیح ہو مانند تمر وماء وزیت وعسل وغیرہ فیقال لنا رطل تمراً ورطلانِ تمراً وارطالٌ تمراً مگر جبکہ اوس جنس کے انواع کا بیان کرنا مقصود ہو تو مثنی و مجموع لائین گے مثل رطلان تمرین اور ارطالٌ تموراً۔ لیکن جب تمیز جنس نہو تو بوقت حاجت تثنیہ جمع لاتے ہین مثل عندہٗ عدلانِ ثوبین واعدالٌ اثواباً وحسبہ الزیدان رجلین و الزیدون رجالاً۔ اور کبھی تخفیف کی جہت سے مفرد مذکور کو تمیز کی طرف مضاف کرتے ہین بشرطیکہ اوس مفرد کی تمامی تنوین یا نون تثنیہ سے ہو مثل عندی رطلُ زیتٍ ومنوا سمنٍ برخلاف اوسکے کہ تمامی نون جمع یا اضافت سے ہو اسلیے کہ صورت اضافت مین اسم مضاف کا دوبار مضاف ہونا لازم آتا ہی ایک اضافت مضاف الیہ اول کی طرف اور دوسرے تمیز کی طرف اور یہ درست نہین اور نون جمع مین اسلیے

منع ہی کہ بعضی صورتون مین تمییز غیر تمییز سے ملتبس ہوتی ہی جیسے عرب عشری رمضان اور عشری شعبان بمعنی بستم رمضان و بستم شعبان بولتے ہین پھر اگر بیس رمضان اور بیس شعبان کے معنی مین استعمال کرین تو مراد معلوم نہو اور غیر صورت التباس مین طرداً للباب منع کرتے ہین مگر بر سبیل قلت و شذوذ عشرو درھم کہتے ہین اور اکثر عشرون درھما ہی ــــ

ما ینتصب عن مفرد

دوسری تمییز مفرد غیر مقدار سے اور یہ تمییز اکثر ممیز کی اصل ہوتی ہی اور وہ مفرد جسکے رفع ابہام کے لیے اس تمییز کو ذکر کرے۔ تمیز اوس سے متفرع ہوتا ہی مثل خاتمٌ حدیداً اور فصٌّ فضّةً ــــ

اور اس صورت مین تمییز اکثر اپنے ممیز کی مضاف الیہ ہوتی ہی مثل خاتمُ حدیدٍ و فصُّ فضّةٍ اور اس قسم مین بھی تمیز ہر حال مین مفرد آتی ہی ممیز تثنیہ ہو خواہ جمع بشرطیکہ اوس جنس کے انواع کا بیان کرنا مقصود نہو ورنہ تثنیہ جمع بھی آئیگی مثل خاتمانِ حدیدینِ و خواتمُ حدائدَ و فصّان فضّتین و فصوصٌ فضّاتٍ ــ

ما ینتصب عن نسبۃ

تیسری تمیز نسبت سے وہ نسبت جملے مین ہو مثل طاب زیدٌ نفساً یا مشابہ جملہ مین یعنی اسم فاعل فاعل کے ساتھ مثل الحوض ممتلیٌ ماءً ــــ

اور اسم مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھ مثل الارض مفجّرةٌ عیوناً ــــ

اور صفت مشبہہ فاعل کے ساتھ نحو زید شریف نسباً ــــ

اور اسم تفضیل فاعل کے ساتھ مثل زید افضلُ اباً ــــ

اور مصدر فاعل کے ساتھ مثل اعجبني طيبه علماً اور اسی قیاس پر ہے وہ کہ جسمین معنی فعل ہیں مثل حسبك زيدٌ رجلاً

محوّل و غیر محوّل

یہ قسم تمیز کی اگرچہ باعتبار معنی کے فاعل یا مفعول ہوتی ہے لیکن باعتبار استعمال کے دو قسم ہے محوّل و غیر محوّل محوّل وہ ہے کہ اصل میں مرفوع یا منصوب بسبب مفعولیت کے ہو پھر اوسکو بدل کر تمیز کر کے منصوب کریں

اور اس تبدیل و تحویل میں فوائد و اغراض ہوتے ہیں کہ علمای بلاغت نے بیان کیے ہیں منجملہ انکے تاکید مفسّر ہے کہ محوّل میں مفسّر دوبار مذکور ہوتا ہے پہلے اجمالاً پھر تفصیلاً اور اصل میں ایک ہی بار

اور محوّل تین قسم پر ہے محوّل فاعل سے مثل اشتعل الرّأسُ شيباً والاصل اشتعل شيبُ الرّاس

اور محوّل مفعول سے مثل فجّرنا الأرضَ عيوناً وغرستُ الارضَ شجراً والاصل فجّرنا عيونَ الارض وغرستُ شجرَ الارضِ ومثل ما احسنَ زيدٌ ادباً والاصل ما احسنَ ادبَ زيدٍ

اور محوّل مبتدا سے اور وہ تمیز افعل التفضیل کے بعد واقع ہوتا ہے مثل زيدٌ اكثرُ مالاً واجملُ وجهاً واكرمُ اباً والاصل مالُه اكثرُ ووجهه اجمل وابوه اكرم

اور غیر محوّل وہ ہے کہ واضع نے ابتداءً اوسکو اسی طرح پر استعمال کیا ہو

اگرچہ معنی کے اعتبار سے فاعل یا مفعول ہو کہ تمیز مذکور کے خواص سے ہی مثل نعم رجلاً زیدٌ وامتلأ الاناءُ ماءً وللہ درہٗ فارساً وما احسن زیداً رجلاً

جو تمیز مسند الیہ کے متعلق سے ابہام رفع کرتی ہی اگر اسم ہی تو اوسکے تین حال ہین ایک یہ کہ منتصب عنہ یعنی منسوب الیہ لفظی کے ساتھ خاص ہو جیسے طاب زیدٌ نفساً خوش ہوا زید از روی نفس کے کہ نفس سے مراد خاص ذات زید ہی نہ اوسکا متعلق دوسرا یہ کہ منتصب عنہ اور غیر منتصب عنہ دونون پر اوسکا اطلاق درست ہو جیسے طاب زیدٌ اباً خوش ہوا زید اس جہت سے کہ خود باپ ہی عمرو کا مثلاً یا یہ مراد ہی کہ خوش ہوا زید اس جہت سے کہ خالد باپ اوسکا ہی تیسرا یہ کہ منتصب عنہ کے متعلق کے ساتھ خاص ہو منتصب عنہ پر اوسکا اطلاق درست نہو مثل طاب زیدٌ علماً یا داراً کہ علم و دار متعلق زید کے ساتھ خاص ہی کہ عبارت ذات مقدر سے ہی اعنی الشیٔ المنسوب الی زید اور زید پر اوسکا اطلاق درست نہین اور یہ تمیز منتصب عنہ کے ساتھ خاص ہو یا عام افراد و تثنیہ و جمع مین منتصب عنہ کے موافق آتی ہی اگر جنس نہو مثل طاب زید نفساً و طاب الزیدان نفسین و طاب الزیدون نفوساً

اور جب جنس ہوگی تو مفرد آئیگی اگر بیان انواع مقصود نہو مثل طاب

زید علماً و طاب الزیدان علماً و طاب الزیدون علماً ور نہ تثنیہ و جمع
مثل طاب الزیدان علمین و طاب الزیدون علوماً اور اگر تمیز صفت ہی
تو خاص منتصب عنہ کے لیے ہوگی یعنی غیر پر اوسکا اطلاق درست نہوگا اور
ہمیشہ افراد و تثنیہ و جمع مین منتصب عنہ کے موافق ہوگی مثل للہ درہ
فارساً و درہما فارسین و درہم فوارس ـــ
اور اس قسم کی تمیز مین حال کا بھی احتمال ہوتا ہی یعنی للہ درہ حال کو نہ فارساً ـــ
تمیز کبھی اپنے ناصب پر مقدم نہین ہوتی ناصب اسم ہو یا فعل یا شبہ فعل بخلاف
مازنی و مبرد و کسائی کے کہ جب ناصب فعل متصرف ہو یا اسم فاعل یا اسم
مفعول تو تقدیم جائز رکھتے ہین اوسی مذہب پر یہ شعر ہی **شعر**

انفساً تطیب بنیل المنیٰ　　وداعی المنون ینادی جھارا

تمیز مین اصل یہ ہی کہ تفسیر کے لیے آئے لیکن کبھی بطور تاکید کے بھی آتی ہی
مثل قولہ تعالیٰ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنیٰ عشر شہراً اور اصل
تمیز مین نکرہ آتا ہی لیکن کبھی بندرت معرفہ بھی آتی ہی کقولہ **مصرع**

صددت وطبت النفس یا قیس عن عمرو +

کبھی تمیز کو من جارہ سے مجرور کرتے ہین اور یہ ہر تمیز مین درست ہی مثل
ذراع من حریر و ما فی السماء قدر راحۃ من سحاب و لہ منوان من
سمن و قفیزان من بر و خاتم من فضۃ مگر جبکہ تمیز عدد سے ہو یا محول

فاعل یا مفعول سے ہو مثل عندی احد عشر رجلاً وطاب زید
نفساً وبکر حسنٌ وجھاً وغرست الارض شجراً ومالحسن زیدٌ ادباً
تیسری قسم منصوب خاص کی کان اور اخوات کان کی خبر ہی مثل
کان زیدٌ قائماً اور تفصیل عنقریب آئیگی۔

مانجز کان

اور منصوب عام کہ کسی فعل کے ساتھ خاص نہین لازم ہو یا متعدی
مبہم ہو یا غیر مبہم پانچ ہین ایک **مفعول مطلق** اوس چیز کا نام
ہی جسے فعل مذکور کے فاعل نے کیا ہو اور وہ اسم فعل کے ہم معنی ہو فاعل سے
صادر ہو مثل ضربت ضرباً یا اوسکے ساتھ قائم ہو مثل مات زیدٌ
موتاً وجسُم جسامۃً اور فعل حقیقۃً مذکور ہو جیسا گذرا یا حکماً مثل انا ضارب
ضرباً وقولہ تعالی فضرب الرقاب ای فاضربوا ضرب الرقاب۔

مفعول مطلق

مفعول مطلق کبھی تاکید کے لیے آتا ہی اور یہ ہمیشہ مفرد ہوتا ہی مثل ضربت ضرباً
اور کبھی بیان نوع اور قسم کے لیے مثل جلستُ جِلسۃَ القاری بکسر جیم یعنی
بیٹھا مین قاری کی نشست اور کبھی بیان عدد کے لیے مثل جلست جَلسۃً
بفتح جیم یعنی بیٹھا مین ایک نشست یہ دونون ہو تو مقام کے تثنیہ جمع بھی آتے ہین
مثل جلست جلستین وجلساتٍ بکسر وفتح جیم۔
کبھی مفعول مطلق لفظ مین فعل کے مغایر بھی ہوتا ہی مثل قعدت جلوساً۔
یا انبتہ اللہ نباتاً۔

اور کبھی مفعول مطلق کے ناصب کو حذف بھی کر دیتے ہین جوازاً جیسے کسی آنیوالے سے
کہا جاوے خیر مقدم کہ اصل مین قدمت قدوماً خیر مقدم ہے خیر کو
باعتبار موصوف یعنی قدوماً کے یا باعتبار مضاف الیہ یعنی مقدم کے مفعول مطلق
کہتے ہین اسلیے کہ خیر افعل التفضیل ہے مخفف اخیر کا اور اسم تفضیل اپنے
موصوف یا مضاف الیہ کے حکم مین ہوتا ہے

لیکن صورت ثانی مین چاہیے کہ قدمت خیر مقدم اوسکی تقدیر کہین
اور وجوباً سماعاً مثل سقیاً ورعیاً وخیبةً وجدعاً وعقراً وبعداً
وسحقاً وتعساً ونکساً وبؤساً وتبّاً وحمداً له وشکراً له وعجباً له
وغفرانك ومعاذ الله وسبحان الله جنکی اصل ہے سقاك الله سقیاً
ورعاك الله رعیاً وخاب خیبةً وجدع جدعاً وعقر عقراً وبعد بعداً
وسحق سحقاً وتعس تعساً ونکس نکساً وبئس بؤساً وتب تبّاً وحمدت
حمداً له وشکرت شکراً له وعجبت عجباً له واغفر غفرانك واعوذ
معاذاً بالله وسبحت الله تسبیحاً سبحان اسم کو بجاے تسبیح مصدر کے
رکھکے مفعول بہ کی طرف مضاف کر دیا اور قیاساً آٹھ مقام ہین
ایک وہ موضع کہ وہان مفعول مطلق بعد نفی یا معنی نفی کے مثبت واقع ہو
اور وہ نفی یا معنی نفی ایسے اسم پر داخل ہو کہ وہ مفعول مطلق اوس اسم سے خبر
نہو سکتا ہو مثل ما انت الا سیراً ولا انت الا سیر البرید وانما انت سیراً

که اصل مین ما انت الا تسیر سیرًا تھا بخلاف مثل ما زید سیرًا کے
کہ وہان مفعول مطلق کا اثبات مقصود نہین اسلیے اوسکا ناصب واجب الحذف
نہین بلکہ اکثر مذکور ہوتا ہی کہتے ہین ما زید یسیر سیرًا اور اسی طرح مثل
ما سِرتُ الا سیرًا وانما سِرتُ سیرًا کہ نفی اور معنی نفی اسم پر داخل نہین
اور مثل ما سیری الا سیرٌ شدیدٌ کہ سیرٌ خبر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی

موضع ثانی

دوسرا وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق بعد اسم کے محل خبر مین مکرر واقع ہو
مثل زید سیرًا سیرًا یعنی زید یسیر سیرًا — **تیسرا** وہ موضع

موضع ثالث

ہی کہ مفعول مطلق اقسام غرض کو بیان کرے جو مضمون جملہ سابق سے
مقصود ہو مثل شدُّوا الوثاق فاما منًّا بعدُ واما فداءً —
شدُّوا الوثاق جملہ ہی اور اوسکا مضمون شدّ الوثاق اور اوس سے
غرض منّ یعنی احسان ہی یا فدا — اور اصل فاما تمنّون منًّا
واما تفدون فداءً — **چوتھا** وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق

موضع رابع

افعال جوارح سے ہو اور کسی چیز کو اوسکے ساتھ مشابہت دینے کے
لیے بعد جملے کے ذکر کیا گیا ہو اور اوس جملے مین کوئی اسم اوسکے معنی
ہو اور وہ چیز بھی ہو جسکے ساتھ اوس اسم کے معنی قائم ہون مثل مررت
بزید فاذا لہ صوتٌ صوتَ حمارٍ ای یصوت صوتَ حمارٍ بخلاف
مثل لزیدٍ صوتٌ صوتٌ حسنٌ کہ تشبیہ کے لیے نہین ہی اور مثل

له علمٌ علمَ الفقهاءِ کہ افعال جوارح سے نہیں اوٓر مثل الصُراخُ
صراخُ الثکلی کہ جملے کے بعد نہیں اوٓر مثل فاذا ھو یصرخ صراخ الثکلیٰ
کہ جملہ سابق میں اسم نہیں اوٓر مثل مررت بزیدٍ فاذا له ضربٌ صوتُ
حمارٍ کہ اسم بمعنی مفعول مطلق نہیں اوٓر مثل مررت بزیدٍ فاذا فی الدار بدل الغلط ۱۲
صراخٌ صراخُ الثکلی کہ جملہ سابق میں وہ چیز نہیں جسکے ساتھ اسم کے
معنی قائم ہوں - پانچواں وہ موضع ہے کہ مفعول مطلق مضمون جملہ یعنی بدل الکل ۱۲
حاصل معنی جملہ ہو کہ وہ بہ لہ مفعول مذکور کے سوا غیر کا احتمال نرکھتا ہو مثل
له علیّ دینارٌ اعترافاً ای اعترفت اعترافاً اور اسکو تاکید لنفسہ کہتے ہیں -
چھٹا وہ موضع کہ مفعول مطلق حاصل معنی جملہ ہو اور جملہ مفعول مطلق کے
سوا اور کا احتمال بھی رکھتا ہو مثل زیدٌ قائمٌ حقّاً ای حقّ حقّاً بمعنی
ثبت ثبوتاً اور اسکو تاکید لغیرہ کہتے ہیں کہ غیر کا احتمال رفع کرتا ہے -
ساتواں وہ موضع ہے کہ مفعول مطلق بصیغۂ تثنیہ فاعل یا مفعول
کی طرف مضاف ہو اور بغیر لحاظ معنی تثنیہ کے مطلق تکرار مراد ہو مثل لبّیک
وسَعدَیک وحَذَاریک وحَنانیک اصل میں اَلِبُّ لک البابین
تھا ای الباباً بعد الباب فعل کو حذف کرکے البابین مصدر مثنی کو بحذف
زوائد اوسکی جگہہ لاکر کاف مجرور سے لام حذف کرکے کاف کی طرف اوسے
مضاف کیا نون تثنیہ بسبب اضافت کے گر گیا لبّیک رہگیا اسی طرح

سعدیک ہی کہ اصل مین اُسعِدُک اسعادین تھا ای اسعاداً بعد اسعاد سوا اسکے کہ اُلِبُّ بلام مستعمل ہی اور اسعد بنفسہ اور لبیک تنہا اور مع سعدیک دونون طرح مستعمل ہی اور سعدیک ہمیشہ لبیک کے بعد آتا ہی اور بدون اوسکے مستعمل نہین ہوتا اور حذاذیک اصل مین احذر حذار یک تھا ای حذرا بعد حذر اور حنانیک اصل مین نحن حنانیک تھا ای نحننا بعد نحنن — آٹھوان وہ موضع ہی کہ مفعول مطلق زجر و توبیخ کے طور پر ستعمال کیا گیا ہو مثل امکرا وانت فی الحدید یعنی اتمکر مکرا وانت فی الحدید —

دوسرا مفعول فیہ اور وہ اسم زمان ومکان کا ہی جسمین فعل مذکور واقع ہو حقیقۃً مذکور ہو مثل خرجت یوم الجمعۃ وزید ضاربک ابو عمرا امام الامیر وضربی زیدا قائما قدام ب یہ یا حکماً مثل یوم الخمیس متی سافرت کے جواب مین — جاننا چاہیے کہ مفعول فیہ دو قسم ہی **ایک** وہ کہ اوسپر لفظ فی مذکور ہو اور وہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہی **دوسرے** یہ کہ لفظ فی مقدر ہو اور وہ منصوب ہوتا ہی یہ مذہب ابن حاجب وغیرہ کا ہی اور جمہور نحاۃ مفعول فیہ اوسیکو کہتے ہین جو منصوب بتقدیر فی ہو اور جسمین لفظ فی مذکور ہو اوسے مفعول لہ بواسطہ حرف جر کہتے ہین —

مفعول فیہ

اور ظرف کی دو قسمین ہین ظرف زمان و ظرف مکان اور ہر ایک مبہم اور محدود ہوتا ہی منجملہ اونکے ظرف زمان مبہم ہو خواہ محدود اور ظرف مکان مبہم فی کی تقدیر قبول کرتا ہی نہ ظرف مکان محدود مثل صمت دهرًا وافطرت یومًا وجلست خلفك ظرف مکان مبہم جہات ستہ کو کہتے ہین یعنی امام وخلف ویمین وشمال وفوق وتحت اور جو اسم جہات مذکورہ کے معنی مین ہی اوسکا بھی یہی حکم ہی مثل قدام ووراء وعلو وسفل ویسار وغیرہ عند اور لدی وتلقاء ودون ووسط وغیرہ کہ ظروف مکان سے ہین بسبب ابہام کے جہات ستہ کے مشابہ تھے اسلیے ان مین بھی فی کی تقدیر کرتے ہین اسی طرح لفظ مکان مین بھی بسبب کثرت استعمال کے تقدیر فی کرتے ہین مثل جلست مکانك اسی طرح مابعد دخلت مین بھی مثل دخلت الدار ـــ

کبھی مفعول فیہ کے عامل کو حذف بھی کر دیتے ہین بغیر شرط تفسیر مثل یوم الجمعة کے معنی سرت کے جواب مین اور بشرط تفسیر مثل یوم الجمعة صمت فیہ مفعول فیہ مین اضمار علی شریطة التفسیر کی تفصیل ویسی ہی جیسی مفعول بہ کے باب الاشتغال مین گذر چکی ـــ

اور کبھی مفعول فیہ اپنے عامل سے مقدم بھی آتا ہی مثل یوم الجمعة صمت

تیسرا **مفعول لہ** اوس معنی مصدری کا نام ہی جسکے حاصل کرنے

سے لیے یا اوسکے وجود کے سبب سے کوئی فعل کیا جائے جو
اوس کلام مین مذکور ہو حقیقۃً مثل ضربت تادیبًا یا حکمًا مثل تادیبًا
لمِ ضربتہ کے جواب مین ای ضربتہ تادیبًا
اور اوسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ اوسکے حاصل کرنے کا قصد
سبب صدور فعل ہو مثل ضربت زیدًا تادیبًا کہ تحصیل ادب کا قصد سبب صدور
ضرب ہی دوسری یہ کہ اوسکا وجود سبب صدور فعل ہو مثل قعدت
عن الحرب جبنًا کہ لڑائی سے بیٹھ رہنے کا سبب وجود جبن ہی اسکے منصوب
ہونے کے لیے بھی لام کی تقدیر شرط ہی اور جہان لام ملفوظ ہی وہ بھی
مفعول لہ ہی لیکن ہمیشہ مجرور رہتا ہی اور بعضون کے نزدیک وہ مفعول بہ
بواسطۂ حرف جر ہی اور لام مقدر ہونے کے لیے شرط ہی کہ مفعول لہ
جس فعل کا علت واقع ہوا ہی اوسکا فاعل اور اس مفعول لہ کا فاعل ایک ہو
اور دونون کا زمانہ بھی ایک ہو جیسا ضربتہ تادیبًا مین مارنے والا اور
ادب دینے والا ایک ہی شخص ہی اور ضرب اور تادیب کا زمانہ بھی ایک ہی
یا ایک کا زمانہ دوسرے کے زمانے کا جز واقع ہو جیسا قعدت عن الحرب
جبنًا مین کہ لڑائی سے بیٹھ رہنے کا زمانہ زمانۂ جبن کا جز ہی یا شہدت
الحرب ابقاءً للصلح مین کہ صلح کرنے کا زمانہ زمانۂ حضور حرب کا جز ہی
بخلاف مثل جئتک للسمن کہ مفعول لہ معنی مصدری نہین و بخلاف مثل

جئتک للمجیئک ایا پس کے کہ مفعول لہ اور فعل معلل بہ کا فاعل ایک نہین و
بخلاف مثل اکرمتک الیوم لوعدی بذلک امس کہ مفعول لہ کا زمانہ زمانہ
فعل کے مقارن نہین اسلیے انمین سے کسی مثال مین لام کی تقدیر درست نہین
جو مفعول لہ کہ منصوب بتقدیر لام ہو اوسکا نکرہ آنا اصل ہی اور کبھی معرفہ بھی
آتا ہی مثل یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَہُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ —
چوتھا مفعول معہ اور وہ اوس اسم کو کہتے ہین جو واو
بمعنی مع کے بعد ہو واسطے فعل کے مصاحبت کے لیے ذکر کیا جاے معمول
فعل فاعل ہو مثل استوی الماء والخشبۃ یا مفعول مثل کفاک وزیدًا
درہم اور فعل ملفوظ اور فعل حقیقی ہو جیسا گذرا یا کسی معنی سے نکلتا ہو
مثل مالک وزیدًا ای ما تصنع وزیدًا یا کوئی اسم اوسپر دلالت
کرتا ہو مثل اعجبنی سیرک والنیل و حسبک وزیدًا درہم ای
کافیک وزیدًا درہم —
جس اسم کو مفعول معہ ہونے کی صلاحیت ہو اوسکی چار قسمین ہین ایک
یہ کہ اوسمین اعراب معطوف علیہ کا باعتبار عطف کے اور نصب باعتبار
مفعول معہ ہونے کے دونون جائز ہون لیکن عطف راجح ہو اور یہ وہان
ہوتا ہی کہ فعل لفظاً ہو اور اوس اسم کا عطف معمول فعل پر درست ہو مثل
قمت انا وزیدٌ وزیدًا دوسری یہ کہ دونون امر درست ہون

لیلیٰ راجح نصب ہو اور یہ اوس جگہہ ہوتا ہی کہ فعل لفظاً ہو اور عطف
معمول فعل پر ضعیف ہو مثل جئت وزیداً کہ ضمیر متصل پر عطف کرنا بغیر
تاکید یا بغیر فاصلے کے ضعیف ہی **تیسری** یہ کہ عطف واجب ہو جہان
کہ فعل کسی لفظ کے معنی سے سمجھا جاوے اور عطف منع نہو مثل مالزید
وعمرو یعنی مایصنع زید وعمرو **چوتھی** یہ کہ نصب واجب ہو اور یہ
اوس جگہہ ہی کہ فعل کسی لفظ کے معنی سے سمجھا جاوے اور عطف منع ہو
مثل مالك وزیداً او ماشانك وعمراً یعنی ما تصنع
اسلیے کہ ضمیر مجرور پر بغیر اعادہ جار کے عطف کرنا درست نہیں۔
پانچوان حال اور حال وہ لفظ ہی کہ فاعل یا مفعول کی ہیات
بیان کرے عام اس سے کہ فاعل اور مفعول کی فاعلیت اور مفعولیت
باعتبار لفظ کے ہو مثل قعد زیدٌ مُتّکئًا وضربت زیداً مشدوداً
ولقیت زیداً راکبین یا باعتبار معنی کے کہ کلام سے مفہوم ہون مثل
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ کہ معرضین ضمیر ھم سے حال
ہی جو باعتبار معنی کے فاعل ہی اسلیے کہ مالھم بمعنی مایصنعون کے
ہی اور مثل حسبك محتاجاً درھم کہ محتاجاً ضمیر کاف سے حال
ہی جو باعتبار معنی کے مفعول ہی اسلیے کہ حسبك بمعنی یکفیك ہی
اسی طرح هٰذَا بَعْلِي شَيْخًا کہ شیخاً بعلی سے حال ہی اور وہ باعتبا

معنی هذا کے مفعول ہی کہ بمعنی اشیر الیہ کے ہی ۔۔

حال کا عامل کبھی فعل ہوتا ہی مثل ضربت زیداً قائماً اور کبھی شبہ فعل یعنی اسم فاعل مثل زید ضارب عمرا قائماً اور اسم مفعول مثل زید مضروب مشدوداً اور صفت مشبہہ مثل زید حسن ضاحکاً اور اسم تفصیل مثل هذا بسراً اطیب منہ رطباً اور مصدر مثل ضربی زیداً قائماً اور معنی فعل کہ مضمون کلام سے سمجھے جائین مثل علیک زیداً راکباً و زید فی الدار قائماً و زید عندک نائماً و هذا زید جالساً ویا زید قائماً و لیتک عندنا مقیماً و لعلہ فی الدار جالساً و کان اسد صائلاً

حال مین نکرہ ہونا شرط ہی مثل جاء زید وحدہ بمعنی منفرداً و فعلتہ جهدک بمعنی مجهوداً و ارسلها العراک ولم یذدها بمعنی معترکہ کے ہی یعنی حال اگرچہ صورت مین معرفہ ہی لیکن فی الحقیقۃ نکرہ ہی اور ذو الحال مین اصل معرفہ ہونا ہی اور کبھی نکرہ بھی آتا ہی بشرط تخصیص کے تخصیص باعتبار تقدیم حال کے ہو مثل جاء راکباً زید یا ذو الحال کے

مابعد نفی ہونے کے اعتبار سے مثل قولہ تعالی وما اهلکنا من قریۃ

الا ولها کتاب معلوم کہ یہان جملہ لفظ قریۃ سے حال ہی جو حیز نفی مین ہونے سے مخصص ہو گیا یا بسبب صفت کے مثل جاءنی رجل من بنی تمیم فارساً یا بسبب استفہام کے مثل هل اتاک رجل راکباً

قولہ وارسلها الخ بحر وافر مقطوف وزن مصراع مفاعلتن مفاعلتن فعولن عراک بمعنی ازدحام ذود بمعنی منع از باب نصر ارسلها مین ضمیر مرفوع مستتر حمار وحشی کی طرف

جب ذوالحال نکرہ محض ہو یا ذوالحال کے ساتھ ایسی ضمیر ملی ہو جو متعلق حال کی طرف راجع ہو یا حال مین استفہام کے معنی ہون تو حال کا ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہی مثل جاء راکبًا رجلٌ و جاء راکبًا الا دھم صاحبہ و اراکبًا جاء زیدٌ ـــ

اور جب حال کا عامل معنوی ہو تو ظرف کے سوا اور کسی پر مقدم نہین کرتے بالاتفاق اسیلیے ھذا عمرٌو منطلقًا مین منطلقًا ھذا عمرٌو نہین کہتے اور اسی طرح جب کہ عامل فعل غیر متصرف فیہ ہو تو مثلًا احسن بزیدٍ راکبًا مین راکبًا احسن بزیدٍ نہین کہین گے لیکن اگر فعل یا شبہ فعل عامل ہو تو بسبب قوت عمل عامل کے حال کا عامل پر مقدم کرنا درست ہی مثل راکبًا جاء زیدٌ و متکئًا زیدٌ جالسٌ ـــ

اور جب عامل ظرف ہو تو سیبویہ کے نزدیک کسی حال مین حال کا مقدم کرنا درست نہین اور اخفش ظرف پر حال کا مقدم ہونا اوسوقت جائز کہتا ہی کہ ذوالحال مبتدا ہو اور خبر پر کہ ظرف ہی مقدم ہو مثل زید قائمًا عندک اور اگر عامل اور مبتدا دونون پر مقدم کرین تو نا جائز ہی اسی طرح ذوالحال مجرور پر بھی حال مقدم نہین ہوتا مجرور باضافت پر بالاتفاق تو مثل جاءتنی ضاربۃ زید مجردًا عن الثیاب مین جاءتنی مجردًا عن الثیاب ضاربۃ زید درست نہین اور مجرور بحرف پر سیبویہ اور اکثر بصریہ کے

نزدیک جمہور نحاۃ کے نزدیک حال کا مشتق ہونا شرط ہی اور مثل هذا بسرًا
اطیب منه رطبًا کو بمعنی مبسرًا و مرطبًا اور مثل کررت زیدٌ اسدًا
کو بمعنی کررت زید شجاعًا اور مثل بدت الجاریة قمرًا کو بمعنی مضیئة
کے کہتے ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ جو اسم ہیأت پر دلالت کرے اوسکا حال واقع
ہونا صحیح ہی مشتق ہو یا جامد اور تاویل کرنا فضول ہے—

کبھی حال جملہ بھی ہوتا ہی بشرطیکہ خبریہ ہو اور چونکہ جملہ کلام مستقل ہی اور ذوالحال
کے ساتھ اوسے ربط نہین اسلیے جملے مین کوئی رابط چاہیے کہ ضمیر اور واو
اور اس واو کو واو حالیہ کہتے ہین پھر اگر جملہ حالیہ جملہ اسمیہ ہی مثبت ہو خواہ منفی
کبھی واو اور ضمیر دونون رابط آتے ہین مثل جاء زیدٌ وهو راکبٌ
اور کبھی فقط واو مثل رکب الامیر وما زید بحاضر ——
اور کبھی فقط ضمیر مثل کلمته فوه الی فیّ مگر واو کا ترک کرنا نادر زمخشری
قلیل ابن حاجب ضعیف کہتا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ دونون جائز اور فصیح ہین
قال الله تعالی اِهبِطُوا بعضُکُم لِبعضٍ عدُوٌّ و قال الله تعالی
والله یَحکُمُ لا معقّبَ لِحُکمِه اور اگر جملہ فعلیہ فعل مضارع مثبت سے
مرکب ہو تو صرف ضمیر کے ساتھ آتا ہی مثل جاءنی زید یسرع اور اگر
مضارع منفی یا ماضی مثبت یا منفی سے مرکب ہو تو واو اور ضمیر دونون
اور فقط واو اور فقط ضمیر سے تینون طرح آتا ہی مثل جاءنی زیدٌ و

ما یتکلم غلامہ یا وقد خرج غلامہ یا وما خرج غلامہ ومثل
جاءنی زیدٌ وما یتکلم عمرٌو وجاء عمرو وقد خرج زید یا وما خرج زیدٌ
ومثل جاءنی زید ما یتکلم غلامہ یا قد خرج غلامہ یا ما خرج غلامہ
لیکن ماضی مثبت کے اول مین لفظ قد لاتے ہین ظاہر ہو جیسا گذر ایا
مقدر مثل قولہ تعالی جاءوکم حصرت صدورہم ای قد حصرت صدورہم
حال کی دو قسمین ہین ایک منتقلہ کہ ذوالحال سے جدا ہو سکے مثل جاء
زیدٌ راکبًا دوسری مؤکدہ کہ ذوالحال سے علحدہ نہین ہوتا اور وہ کبھی
عامل کی تاکید کرتا ہی مثل ویوم اُبعثُ حیًّا۔۔۔
اور کبھی ذوالحال کی مثل جاءنی القوم طرًّا ۔۔۔
اور کبھی مضمون جملہ کی مثل زیدٌ ابوک عطوفًا ۔۔۔
اور کبھی عامل حال کو حذف کر دیتے ہین اگر قرینہ ہو حالیہ جیسا سفر کرنیوالے
سے کہین راشدًا مهدیًّا یعنی سر راشدًا مهدیًّا یا مقالیہ جیسا کیف
جئت کے جواب مین راکبًا یعنی جئتُ راکبًا یہ حذف جائز ہی ۔۔۔
اور کبھی وجوبًا بھی حذف کر دیتے ہین سماعًا مثل طرًّا وقاطبةً اور قیاسًا
اوس حال مین کہ مضمون جملہ کا مؤکد ہو مثل زیدٌ ابوک عطوفًا ای احقہ
اور کبھی قرینے کے وقت حال کو بھی حذف کر دیتے ہین اگر مانع نہو جیسے
بلی جاء اوس شخص کے جواب مین جو کہے الم یجئ زیدٌ راکبًا یعنی

بلی جاء راکبا اور مانع حذف تین چیزین ہین ایک حال کا نائب خبر ہونا مثل ضربی زیداً قائماً دوسری حال کا جواب سوال مین واقع ہونا جیسے کیف جئت کے جواب مین راکبا تیسری حال کا منفی عنہ ہونا مثل قولہ تعالی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری —

کبھی ایک ذوالحال سے کئی حال آتے ہین اس صورت مین جو ایک سے زیادہ ہو اوسے حال مترادف کہتے ہین اور کبھی اوس ضمیر سے جو حال مین ہو دوسرا حال واقع ہوتا ہی اوسکو حال متداخل کہتے ہین مثل ضربت زیداً مشدوداً قائماً اگر قائماً کو زیداً سے حال کہین تو مترادف ہی اور اگر مشدوداً کی ضمیر سے تو متداخل —

دوسرا عامل لفظی قیاسی اسم فاعل ہی —

اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہی جو مصدر سے بونا یا گیا ہو اوس ذات کے لیے جسکے ساتھہ وہ مصدر قائم ہو بطور حدوث کے اور وہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہی یعنی اگر اوسکا فعل لازم ہی تو فاعل کو رفع کریگا اور سوای مفعول بہ کے اور مفاعیل کو نصب اور اگر متعدی ہی تو مفعول بہ کو بھی چاہیگا اور اوسے نصب کریگا مفعول بہ ایک ہو یا دو یا تین مثل زید ضارب عمراً ومعط عمراً درہما ومعلم بکراً عمراً فاضلاً —

اسم فاعل کے عمل کرنے مین تین شرطین ہین اسم فاعل مفرد ہو یا تثنیہ

یا جمع آئے ایک یہ کہ حال یا استقبال کا زمانہ اوسمین ہو دوسری یہ کہ
مُکبّر ہو مصغّر نہو اسلیے ھذا ضُوَیرِبٌ زیدًا درست نہین تیسری
یہ کہ چھہ چیزون مین سے کسی پر اعتماد کیا ہو یعنی اوسکے پہلے اونمین سے
کوئی چیز واقع ہو کہ اوسکے ساتھہ اسم فاعل کچھہ ربط رکھتا ہو اور وہ مبتدا ہی
مثل زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمرًا اور موصوف مثل جاءنی رجلٌ ضاربٌ
ابوہ عمرًا اور موصول مثل جاءنی الضارب ابوہ عمرًا اور
ذوالحال مثل جاء زیدٌ راکبًا فرسہ اور ہمزۂ استفہام مثل اَقائمٌ
الزیدان اور مانافیہ مثل ماقائمٌ الزیدان اور نفی مؤوّل اسی مین
داخل ہی مثل غیر مضیّعٍ نفسہ عاقلٌ اور جو اسم فاعل ذی خبر[۵] کی خبر
واقع ہو باعتبار اصل کے وہ بھی مبتدا پر معتمد ہی مثل کان زیدٌ ضاربًا
عمرًا و اِنّ زیدًا ضاربٌ عمرًا اسی طرح باب ظننت کا دوسرا
مفعول اور باب اعلمت کا تیسرا مفعول مثل ظننت زیدًا ضاربًا
عمرًا و اعلمت زیدًا بشرًا ضاربًا عمرًا بخلاف اوسکے کہ اسم
فاعل بمعنی ماضی ہو کہ اس صورت مین اسم مابعد کی طرف مضاف کرنا واجب
ہی اور یہ اضافت اضافت معنوی ہی جیسا عنقریب آئیگا لیکن جب
اسم فاعل پر الف لام موصول داخل ہو تو حال و استقبال کا زمانہ
اوسمین ہونا شرط نہین بلکہ تینون زمانون کے ساتھہ عمل کرتا ہی مثل مررت

۵ ذی خبر وہ عامل جو اسم و خبر کو چاہتا ہو جیسے افعال ناقصہ و حروف مشبہ بالفعل و ما و لا المشبہتان بلیس ۱۲ منہ مدظلہ العالی

بالضارب ابوہ زیداً امس یا غداً یا الآن بصریون کے نزدیک اسم فاعل موصوف مابعد صفت مین عمل نہین کرتا اسیلیے ھذا ضارب عاقل زیداً درست نہین اور ھذا ضاربٌ زیداً عاقلٌ باتفاق درست ہی جو اسم فاعل مبالغے کے لیے ہو اوسکا عمل شروط مذکورہ کے ساتھ مثل اسم فاعل کے ہی مثل زیدٌ ضرّاب ابوہ عمراً الآن یا غداً اسم فاعل معرف باللام سے تثنیہ اور جمع کا نون تخفیفاً گرا دینا باوجود اوسکے عمل کے درست ہی مثل الزیدان الضاربا عمراً اور اسم فاعل لازم جوازاً اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوتا ہی مثل ھند جائلة الوشاح بخلاف متعدی کے مفعول کی طرف اوسکا مضاف کرنا جائز ہی نہ فاعل کی طرف مثل ماضارب زیدٍ عمرو اور زیدٌ ضارب ابوہ عمراً مین زیدضارب ابیہ عمراً نا جائز ہی تیسرا اسم مفعول اور وہ اوس اسم مشتق کو کہتے ہین جو دلالت کرے اوس چیز پر جسپر فعل واقع ہو اور وہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہی مثل مررت برجل مضروب ابوہ اسکے عمل کرنے مین بھی وہی شرطین ہین جو اسم فاعل مین تھین اور جب معرف باللام ہوتا ہی تو مثل اسم فاعل کے اسمین بھی معنی حال واستقبال کی شرط نہین رہتی مثل زیدٌ معطیٰ غلامہ درھما الآن یا غداً او المعطیٰ غلامہ درھما امس یا الآن یا غداً ازیدٌ لیکن یہ اپنے مرفوع کی طرف کبھی مضاف ہوتا ہی ابن مالک کے نزدیک مثل

نہایہ مضمون ب الظہر بخلاف اور نحویون کے کہ اسم فاعل متعدی کی طرح
اسکی اضافت بھی مرفوع کی طرف کرنیکے نزدیک جائز نہین اور مبالغے کا
وزن عمل مین مثل وزن غیر مبالغے کے ہی لیکن جو الفاظ بمعنی اسم مفعول ہین مثل
ذِبحٌ و لفظٌ و لعنةٌ و جریحٌ وغیرہ کے عمل نہین کرتے اسیلیے رجلٌ مذبوحٌ
کبشہ درست ہی نہ رجلٌ ذِبحٌ کبشہ اور رجل مصروعٌ غلامہ کہتے ہین نہ رجلٌ صریعٌ غلامہ

چوتھا صفت مشبہہ اور وہ اسم مشتق ہی مصدر سے اوس ذات کے لیے
بنایا گیا ہی جسکے ساتھ فعل بطور استمرار کے قائم ہو نہ بطور حدوث کے وہ بھی فعل لازم کا
عمل کرتا ہی اگرچہ نہ ہو مذکورہ سے کسی چیز پر سوای الف لام موصول کے معتمد
صفت مشبہہ دو طرح پر ہی معرف باللام یا غیر معرف باللام اور ہر صورت مین
اوسکا معمول مضاف ہی یا معرف باللام یا نہ مضاف نہ معرف باللام یہ سب
چھہ صورتین ہوئین مثل الحسن وجہہ و حسن وجہہ و الحسن الوجہ
وحسن الوجہ و الحسن وجہ و حسن وجہ اور ہر ایک قسم مین معمول
مرفوع ہی یا منصوب یا مجرور تو چھہ صورتون کو تین مین ضرب دینے سے
اٹھارہ صورتین ہوئین معمول کا رفع باعتبار فاعل ہونے کے ہی اور نصب
باعتبار تمیز کے اگر نکرہ ہی ورنہ مفعول کی مشابہت سے اور جر باعتبار اضافت کے
انمین سے دو صورتین ناجائز ہین **ایک** الحسنُ وجہہ یعنی صفت مشبہہ
معرف باللام مضاف طرف معمول مضاف کے **دوسری** الحسن وجہ

صفت مشبہہ معرف باللام مضاف اور مضاف الیہ غیر مضاف اور غیر معرف باللام
اور ایک قسم مختلف فیہ ہی یعنی حسن وجہہ صفت مشبہہ غیر معرف باللام
مضاف طرف معمول مضاف کے کہ بصریہ جائز نہین رکھتے اور نحاۃ
کوفہ بلا قبح جائز کہتے ہین باقی پندرہ قسمین تین طرح پر ہین اول احسن جسمین
ایک ضمیر بقدر کفایت کے ہو خواہ فقط صفت مین ہو اور وہ سات ہین
حسن الوجہ ایک بنصب معمول دوسری بجر تیسری حسنٌ وجہاً
بنصب معمول چوتھی بجر پانچوین الحسن الوجہ بنصب چھٹی بجر ساتوین الحسن
وجہاً بنصب یا صرف معمول مین رہ دو ہین ایک حسنٌ وجہُہ برفع معمول دوسری
الحسن وجہہ برفع دوسری حسن جسمین دو ضمیرین ہون
کہ قدر حاجت سے زیادہ ہین ایک صفت مین دوسری معمول مین اور وہ
دو ہین حسن وجہہ اور الحسن وجہہ دونون بنصب معمول تیسری
قبیح جسمین کوئی رابطہ موصوف کے ساتھ یعنی ضمیر نہو اور وہ چار ہین
حسنُ الوجہ حسنٌ وجہٌ الحسنُ الوجہُ الحسن وجہٌ سب ہین معمول مرفوع۔
معمول مین ضمیر کا ہونا نہونا تو ظاہر ہی لیکن صفت مشبہہ مین ضمیر
ہونے نہونے کی شناخت کا یہ قاعدہ ہی کہ جب اوسکا معمول مرفوع ہوگا
تو صفت مین ضمیر نہوگی اور ایسی صفت باوجود تثنیہ وجمع ہونے فاعل کے
ہمیشہ مفرد رہیگی اور تانیث وتذکیر مین فاعل کی تابع ہوگی نہ موصوف کی

مثل زیدٌ حسن وجہہ و زیدان حسن وجھھما و زیدون حسن وجوھھم
وھند حسن وجہہا اور جب صفت مشبہہ کا معمول منصوب یا مجرور ہوگا
تو اوسمین ضمیر ہوگی راجع طرف موصوف صفت کے اور اس صورت مین صفت
موافق موصوف کے تثنیہ وجمع مذکر و مونث آئیگی مثل زید حسن وجھاً و زیدان
حسنان وجھاً و زیدون حسنون وجھاً و ھند حسنۃ وجھاً وھندان
حسنتان وجھاً و ھندات حسنات وجھاً —

فائدہ جو اسم فاعل فعل لازم سے مشتق ہو مثل قائمٌ اور جو مفعول فعل متعدی
بیک مفعول سے نکلا ہو مثل مضروبٌ اوسمین بھی صفت مشبہہ کی طرح یہ اٹھارہ
قسمین ہین کہ منجملہ اونکے دو ممتنع ایک مختلف فیہ نو احسن دو حسن چار قبیح
ہین ـ چونکہ اسم تفضیل بھی بعض معمولات مین مثل فعل کے عمل کرتا ہی اسلیے
اوسکا بیان بھی مناسب معلوم ہوا —

اسم تفضیل اسم مشتق ہی بنایا گیا اوس ذات کے لیے جو کسی اور کی نسبت
زیادتی ماخذ کے ساتھ موصوف ہو اور اوسکا استعمال اضافت یا من
یا لام کے ساتھ ہوتا ہی مثل زید افضل القوم و یا من عمرو یا زیدٌ الافضل
جب مفضل علیہ معلوم و معین ہو تو بدون اسکے بھی استعمال درست ہی مثل
اللہ اکبر ای اکبر کل شیٔ یا من کل شیٔ لیکن وہ جہین کبھی جمع نہین ہوتین مثل
زیدٌ الافضل من عمرو اسم تفضیل مضاف دو معنی مین مستعمل ہوتا ہی

ایک یہ کہ اسم تفضیل کے موصوف کی زیادتی مضاف الیہ پر مقصود ہو اور یہ استعمال اکثر ہے اور اس صورت مین واجب ہے کہ وہ موصوف مضاف الیہ کے معنی مین داخل اور ارادے مین خارج ہو مثل زید اشرف النّاس کہ زید بھی ایک آدمی ہے دوسرے یہ کہ وہ زیادتی بغیر خصوصیت مضاف الیہ کے علی الاطلاق مقصود ہو اور اس صورت مین موصوف اسم تفضیل کا مضاف الیہ مین داخل ہونا بھی درست ہے مثل نبیّنا افضل قریش ای افضل النّاس من بین قریش اور خارج ہونا بھی مثل یوسف احسن اخوتہ ای احسن النّاس من بین اخوتہ ــــ

اسم تفضیل مضاف بمعنی اول کا مفرد مذکر آنا جائز ہے اگرچہ اوسکا موصوف مؤنث یا تثنیہ یا جمع ہو مثل زید افضل النّاس والزیدان افضل النّاس والزیدون افضل النّاس وھند افضل النّساء الخ ــــ

اور موصوف کے مطابق بھی مثل الزیدان افضلا النّاس والزیدون افضلوا النّاس وھند فُضلی النّساء وھندان فضلیا النّساء وھندات فضلیات النّساء اور مضاف بمعنی دوم اور معرف باللام ہمیشہ موصوف سے مطابق آتا ہے مثل الزیدان افضلا بنی تمیم والزیدون افضلوا بنی تمیم وزینب فضلی بنی تمیم والزیدان الافضلان والزیدون الافضلون وھند الفضلی والھندان الفضلیان والھندات الفضلیات

اور مستعمل ہین ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہی موصوف مذکر ہو خواہ مونث

اسم تفضیل سوای ضمیر متصل فاعل اور ظرف اور حال و تمیز کے اور کسی مین عمل نہین کرتا مثل زید افضل القوم وھی اخطب منك یوم الجمعة (ضمیر مستتر فاعل ۱۲) (مثال ظرف ۱۲)

وھو افضل منك خطیبا و انا اکثر منك مالا (مثال حال ۱۲) (تمیز ۱۲)

اور کبھی فاعل مظہر مین عمل کرتا ہی بشرطیکہ اسم تفضیل منفی ہو اور لفظاً ایک چیز کی صفت یعنی نعت یا خبر یا حال اوسکے واقع ہو اور معنیً دوسری چیز کی صفت ہو کہ شی اول مین اور غیر مین مشترک ہی اور یہ دوسری چیز باعتبار تعلق شی اول کے مفضل اور باعتبار تعلق غیر کے مفضل علیہ ہو مثل ما رأیت رجلا احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید

احسن اسم تفضیل باعتبار لفظ کے رجل کی صفت ہی اور باعتبار معنی کے کحل کی صفت ہی اور کحل رجل اور غیر رجل مین مشترک ہی اور باعتبار چشم رجل کے مفضل ہی اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ

پانچوان مصدر ہی اور مصدر وہ اسم ہی کہ اوس سے فعل نکلتا ہو اور دلالت کرتا ہو معنی حدثی پر جو غیر کے ساتھ قائم ہون اوس غیر سے پیدا ہوتے ہون مثل ضرب و مشی کے یا نہ پیدا ہوتے ہون مثل طول و قصر کے

مصدر بھی اپنے فعل کا عمل کرتا ہی ماضی کے معنی مین ہو یا غیر ماضی کے مگر شرط یہ ہی کہ مفعول مطلق اور معرف باللام اور مصغر نہو مثل اعجبنی ضرب

زید عمرًا امس یا غدًا یا الآن۔

جب مصدر کا معمول مصدر سے پہلے آتا ہو تو اوس میں عمل نہیں کرتا مگر ظرف میں مثل فلما بلغ معه السعی اور ضمیر مستتر میں بھی اوسکا عمل نہیں ہوتا اور اوسکا فاعل واجب الذکر بھی نہیں ہی۔

اور کبھی مصدر کو اوسکے کسی ایک معمول کی طرف مضاف کرکے باقی معمولات کو ویسا ہی رہنے دیتے ہیں فاعل کی طرف مثل اعجبنی ضرب زید عمرًا مفعول بہ کی طرف مثل اعجبنی ضرب اللص الجلادُ یا مفعول فیہ کی طرف مثل اعجبنی ضرب یوم الجمعة زیدٌ یا مفعول لہ کی طرف مثل اعجبنی ضرب التادیب بشرًا خالدًا۔

اور جب مصدر مفعول مطلق ہو تو اوسکے فعل کو عمل دیتے ہیں مذکور ہو مثل ضربت ضربًا زیدًا یا محذوف غیر لازم مثل ضربًا زیدًا اور محذوف لازم مثل سقیًا لہ ورعیًا لہ میں دو مذہب ہیں عمل فعل اصالةً اور عمل مصدر نیابةً اور معرف باللام عمل نہیں کرتا مگر مفعول میں بواسطہ حرف جر کے مثلاً لا یحب الله الجهر بالسوء۔

چھٹا مضاف اور وہ اوس اسم کو کہتے ہیں جسکی نسبت دوسرے اسم کی طرف کیجاے اس طرح پر کہ اوسکے سبب سے اسم اول جار اور دوسرا مجرور اور پہلا مقید دوسرا قید ہو جاسے اور اس نسبت تقییدی کو

اضافت اور دوسرے اسم کو مضاف الیہ کہتے ہین۔ اضافت مین شرط ہی کہ مضاف تنوین اور نون تثنیہ اور جمع سے جو اسم کی تمامی پر دال ہین اضافت کے اعتبار سے خالی ہو تا کہ مضاف الیہ کے ساتھہ ملکر مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا تخفیف حاصل کرے مثل جاءنی غلام زید وغلاما زید ومسلمو مصر۔

اضافت کی دو قسمین ہین معنوی اور لفظی معنوی وہ اضافت ہی جس سے معنی مضاف کو تعریف یا تخصیص کا فائدہ حاصل ہو اور اوسکی علامت یہ ہی کہ مضاف صفت یعنی اسم فاعل اور اسم مفعول نہو یا صفت ہو تو اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف نہو مثل غلام زید ومصارع البلد۔ اور اضافت معنوی تین طرح پر آتی ہی۔ بمعنی لام ومن وفی اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت بمعنی فی ہی مثل صلوۃ اللیل ای صلوۃ فی اللیل وماء الاناء ای ماء فی الاناء اور اگر مضاف کی جنس سے اور مضاف کی اصل ہو تو بمعنی من مثل خاتم فضۃ یعنی خاتم من فضۃ ورنہ بمعنی لام مثل غلام زید ای غلام لزید وانا الماء وفضۃ الخاتم ای اناء للماء وفضۃ للخاتم۔

اضافت بمعنی لام مین ضرور نہین کہ لام کی تصریح بھی ہر جگہہ صحیح ہو بلکہ صرف اختصاص کا فائدہ جو مدلول لام ہی کافی ہی جیسا یوم الاحد وعلم الفقہ

وشبہ الا مرالک کی اضافت بمعنی لام ہی اور اظہار لام درست نہین ــــ
اضافت معنوی سے مضاف معرفہ ہوجاتا ہی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو ورنہ
خاص یعنی قلیل الشرکا مثل غلام زید غلام معین کے لیے اور غلام رجل
خاص مرد کا غلام کہ عورت کا غلام اوسمین داخل نرہا ـــ لفظ مثل و نحو
و غیر و شبہ و ند اور اسکے مثل اگرچہ معرفے کی طرف مضاف ہون لیکن
کمال ابہام کی جہت سے معرفہ نہین ہوتے اسی سبب سے جاءنی رجل مثلك صحیح ہی اور جاءنی
زید مثلك ناجائز لیکن جب کہ مضاف الیہ کا مثل مماثلت وصف خاص
مین معروف و مشہور ہو یا مضاف الیہ کی ایک ضد ہو اور غیریت کے ساتھ
مشہور ہو تو معرفہ ہوجائیگی مثل زلان مثل حاتم و علیك بالحرکۃ غیر السکون
اضافت معنوی مین مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہی یعنی اگر معرف
باللام ہوگا تو حرف تعریف کو گرادینگے اور اگر علم ہوگا تو نکرہ کرلینگے اس طرح
کہ اوس علم سے مسمی اوس علم کا یا اوسکا کوئی صفت مشہور مرادلین مثل سعید
مصر اور قول عرب الثلثۃ الاثواب و الخمسۃ الدراھم و المائۃ الدینار ضعیف ہی
لفظی وہ اضافت ہی کہ صرف تخفیف کا فائدہ دے نہ تعریف تخصیص کا
اور اوسکی علامت یہ ہی کہ مضاف صفت ہو اور مضاف الیہ اس اضافت سے
پہلے مضاف کا فاعل یا مفعول ہو مثل مررت برجل ضارب زید
الاٰن و غدًا و مررت برجل حسن الوجہ و زید معمور الدار

اسلیے یہ اضافت حکم انفصال مین ہی یعنی اگرچہ مضاف الیہ لفظ مین مجرور ہی لیکن معنون مین مرفوع ہی یا منصوب اسلیے کہ صفت کا فاعل ہی یا مفعول اور اسی سبب سے کہ مضاف و مضاف الیہ مین سوائے نسبت اضافت کے اور علاقہ عاملیت اور معمولیت کا بھی ہی معنون مین کچھ اس سے فائدہ نہین ہوتا بلکہ فقط لفظ مین تخفیف ہوتی ہی — اور تخفیف کئی طرح پر ہوتی ہی ایک لفظ مضاف مین بحذف تنوین حقیقۃً مثل ضارب زیدٍ و حکماً مثل حواجّ بیت اللہ یا بحذف نون تثنیہ و جمع جیسا گذرا دوسری لفظ مضاف الیہ مین یعنی ضمیر کو مضاف الیہ سے حذف کر کے مضاف مین مستتر کرنا مثل القائم الغلام اصلہ القائم غلامہ تیسری مضاف و مضاف الیہ دونون مین مثل زید قائم الغلام اصلہ قائم غلامہ چونکہ اضافت لفظی سے تخفیف لفظ کے سوا فائدہ تعریف یا تخصیص کا نہین ہوتا اسلیے مررت برجل حسن الوجہ بتوصیف جائز ہی نہ مررت بزید حسن الوجہ کہ زید معرفہ ہی اور حسن الوجہ نکرہ اور اسی طرح الضارب زید و الضاربا زید بتخفیف نون جائز ہی نہ الضارب زید کہ اوسمین تنوین الف و لام کے سبب سے گر گئی ہی نہ اضافت سے لیکن مثل الضارب الرجل بسبب مشابہت ترکیب الحسن الوجہ کے جائز ہی اگرچہ اسمین بھی اضافت مفید تخفیف نہین بخلاف الضارب زید کہ اوسمین مضاف الیہ علم ہی

اضافت موصوف کی طرف صفت کے مثل مسجد الجامع وجانب الغربی
اور اضافت صفت کی طرف موصوف کے مثل جرد قطیفۃ واخلاق ثیاب
کوفیہ کے نزدیک جائز ہی اور اشعار عرب مین موجود بھی ہی اور اب بھی شعرای
عربی زبان بلا نکیر استعمال کرتے ہین لیکن نحاۃ بصرہ ناجائز سمجھتے ہین اور
ایسی ترکیبون کی تاویل کرتے ہین دو مترادف لفظین ایک دوسرے سے
کی طرف مضاف نہین ہوتین مثل لیث و اسد یا حبس و منع نہ وہ دو لفظین
جو ذات واحد پر صادق آئین مثل انسان و ناطق ضمائر اور اسماء موصولات
و اشارات کسی طرف مضاف نہین ہوتے —

جب اسم صحیح یا قائم مقام صحیح کو یای متکلم کی طرف مضاف کرتے ہین تو آخر
مضاف مکسور اور یای متکلم مفتوح یا ساکن آتی ہی مثل ھذا غلامي و دلوي و ظبيي
اور اگر آخر اسم مین الف ہوگا تو بحال رہیگا مثل عصايَ و رحايَ و غلامايَ
یہ لغت افصح ہی اور ہذیل غیر الف تثنیہ مین یے سے بدل کر یای متکلم مین
ادغام کرتے ہین مثل عصيَّ و رحيَّ —

اور اگر آخر اسم مین یے ہوگی تو یے مین مدغم ہو جائیگی —

اور اگر واو ہوگا تو بقاعدہ مرميٌّ واو کو یے کر کے یے مین ادغام
کردینگے مثل مررت بمسلميَّ وجاءني مسلميَّ اصلہ مسلموي اور ان
سب صورتون مین یای متکلم بسبب التقای ساکنین کے مفتوح رہیگی —

اسماء ستہ سے آب، اخ، حم، ھن اور فو کو اسی طرح مضاف کرتے
ہین اور حروف محذوف پھیر نہین لاتے مثل ابي واخي وحمي وهني وفي مگر مبرد
صرف اب واخ مین ابي واخي برد محذوف کہتا ہی اور فو مین فی بکسر فا و تشدید یا
لفظ ذو ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہی اور قولہم اللّٰهمّ صلّ على محمّدٍ و
ذويه وقولہ **شعر** انما يعرف ذا الفضل من الناس ذووه + شاذ ہی
اضافت کے احکام و مسائل مؤلف نے رسالہ کشف الاضافۃ مین بہت
تفصیل و استیعاب کے ساتھ لکھے ہین یہان برعایت حال کتاب کے
اسیقدر پر اکتفا کیا گیا ـــــ

ساتوان اسم تام اور وہ وہ اسم ہی کہ بسبب تام ہونے کے
اضافت سے مستغنی اور بسبب ابہام کے تمیز کا مقتضی ہو اسم تام اوس
تمیز کو نصب کرتا ہی اور تمامی اسم کی چار چیزون سے ہوتی ہی **ایک**
تنوین مثل ما في السماء قدر راحةٍ سحابًا **دوسری** نون تثنیہ
مثل عندي منوان سمنًا **تیسری** نون جمع مثل عندي عشرون درهمًا
چوتھی اضافت مثل لي ملؤه عسلًا اور تمیز کا حال پہلی فصل مرقوم ہو چکا

تیسری فصل عوامل سماعی کے بیان مین

عامل سماعی اوسے کہتے ہین جسکا عمل سماعت سے متعلق ہو قیاس کو اوس مین
دخل نہو اور وہ تین قسم ہین + حروف و اسماء و افعال ہی کہ مجموع انکا نوے عامل ہین

قسم اول حروف عامله اونکی بھی دو قسمین ہین+ عامل اسما+ اور عامل افعال+ عامل اسما بھی دو قسم ہین **ایک** وہ کہ مفرد پر داخل ہوتے اور اسمین عمل کرتے ہین **دوسری** وہ کہ جملے پر داخل ہوکر اوسکے دونون جزون مین عمل کرتے ہین پہلے کی دو قسمین ہین۔ جار+ اور ناصب

جار وہ حرف ہین کہ فعل یا معنی فعل کو اسم تک پونہچانے کے لیے بنائے گئے ہین اسم حقیقۃً ہو مثل مررت بزید یا حکماً مثل ضاقت علیہم الارض بما رحبت ای برحبہا۔

حروف جارہ سترہ ہین **شعر** باوتاوکاف ولام وواو و منذ ومذ خلا ۔ رب حاشا من عدا في عن علی حتی الی + **بای موحدہ** کئی معنی کے واسطے ہی اور خود ہمیشہ مکسور رہتی ہی الصاق یعنی کسی چیز کو اپنے مدخول سے ساتھ ملانے کا فائدہ دیتی ہی ملنا حقیقۃً ہو مثل بہ داء یا مجازاً مثل مررت بزید ای التصق مروری بمکان یقرب من زید اور متعدی کرنا مثل ذهب زید وذهبت بزید ای اذهبتہ اور استعانت مثل کتبت بالقلم ونجرت بالقدوم اور سببیت مثل مات زید بالجوع و انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل اور مصاحبت اور معیت مثل اشتریت الفرس بسرجہ وقد دخلوا بالکفر اور ظرفیت مثل لقد نصرکم اللہ ببدر ای في بدر اور مقابلہ مثل اشتریت الفرس بالف درہم

وقوله تعالی ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون اور استعلا مثل مصرع
ارب یبول الثعلبان برأسه ای علی راسه اور تبعیض مثل عیناً
یشرب بها عباد الله ای بعضها اور قسم اوسکے واسطے اوسمین اصل ہے مثل
بالله لا فعلن کذا او بک لا فعلن کذا اور زائد یعنی اوسکے گرا دینے سے
معنی مین کچھ خلل نہین آتا مثل کفی بالله شہیدا ای کفی الله شہیدا اسو
بحسبک درهم ای حسبک درهم تا قسم کے واسطے ہے اور خاص
لفظ الله کے ساتھ ہے مثل تالله لا فعلن کذا انہ تا الرحمن اور ترب الکعبة
شاذ ہے کاف اور اوسکی حرکت فتحہ ہے اور اسم ظاہر اور ضمیر منفصل پر آتا ہے
مثل انا کانت یا کھو کاف کی دو قسمین ہین حرفی اور اسمی حرفی کے چار
معنی ہین تشبیہ مثل زید کالاسد اور تعلیل مثل واذکروه کما هدیکم
ای لاجل هدایته ایاکم اور استعلا مثل کخیر ای علی خیر
(کیف اصبحت) کے جواب مین اور زائدہ مثل لیس کمثله شیٔ
دوسری اسمیہ معنی مثل کے کہ مجرور کی طرف مضاف ہوتا ہے مثل مصرع
یضحکن عن کالبرد المنهم ای مثل البرد لام اور اوسکی حرکت کسرہ ہے لیکن
مضمرات کے ساتھ غیر یای متکلم مین اور مستغاث پر مفتوح آتا ہے اوسکے
کئی معنی ہین اختصاص مثل المال لزید والحصیر للمسجد اور تملیک مثل
وهبت لزید دینارا اور تعلیل مثل جئتک لاکرامک اور بمعنی علی

مثل تلّه للجبین ای صرعه علی الجبین اور بمعنی الی مثل کلٌ یجری
لِاَجلٍ مُّسمًّی ای الی اجل اور بمعنی فی مثل یالیتنی قدّمت لحیاتی ای
فی حیاتی اور بمعنی بعد مثل صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته ای بعد
رؤیته اور بمعنی عند مثل کتبته لخمس خلون ای عند خمس اور قسم
مع تعجب کہ اسم اللہ کے ساتھ خاص ہے مثل للہ لا یؤخر الاجل اور محض
تعجب کہ ندا مین آتا ہی مثل یا للماء اور زائدہ مثل ردف لکم ای ردفکم
واو قسم کے لیے آتا ہی اور اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے مثل واللہ
لاضربن زیداً اور جب دو واو قسم کے جمع ہوتے ہین تو دوسرا
عطف کے لیے ہوتا ہی ورنہ ہر ایک جواب کا محتاج ہوگا مثل وَالتِّینِ وَالزَّیتُونِ
فائدہ قسم مصدر ہے لیکن اوسکا فعل اپنے معنی مین مستعمل نہین بلکہ اقسمت
باب افعال کا فعل مستعمل ہوتا ہی۔
اور قسم کا جواب ہمیشہ جملہ ہوتا ہی کبھی اسمیہ کبھی فعلیہ اسمیہ اگر مثبت ہو تو اوسکے
اول مین انّ یا لام ابتدا آتا ہی مثل واللہ ان زیداً قائم و واللہ لزیدٌ
قائم اور اگر منفی ہو تو ما یا لا یا اِن مثل واللہ ما زیدٌ قائماً و واللہ
لا زیدٌ فی الدار ولا عمرو و واللہ اِن زیدٌ قائم۔
اور فعلیہ مثبت کے اول مین لقد یا فقط لام آتا ہی مثل واللہ لقد
قام زید و واللہ لافعلن کذا۔

اور منفی اگر فعل ماضی ہو تو اوسپر ما آتا ہی مثل واللہ ما قام زیدٌ واگر مضارع ہو
تو ما یا لا یا لن مثل واللہ ما افعل ولا افعل ولن افعل کذا
اور کبھی جواب قسم کو حذف کرتے ہین اگر قبل قسم کے کوئی جملہ مثل جملہ جواب کے
ہو یا قسم ایسے جملے کے درمیان مین واقع ہو مثل زیدٌ عالم واللہ اور زیدٌ
واللہ قائم ای واللہ انّ زیداً عالم

منذ اور **مذ** زمان ماضی مین ابتدای مسافت کے لیے ہین جیسے جمعے کے دن کوئی کہے
ما رأیتہ منذ یا مذ یوم الخمیس اور زمان حاضر مین ظرفیت کے لیے مثل
ما رأیتہ مذ یومنا یا منذ یومنا منذ عامنا اور زمان معدود
مین تمام مدت کے لیے مثل ما رأیتہ مذ یومین یا منذ ثلثۃ
ایام یعنی دو دن سے اوسے نہین دیکھا یا تین دن سے ـــ

خلا عدا حاشا استثنا کے لیے ہین اور مستثنیٰ کو جر
کرتے ہین مثل جاء نی القوم خلا زید و عدا زید و حاشا زید
اور کبھی نصب کرتے ہین اور اس صورت مین فعل متعدی ہین اور فاعل ضمیر مستتر ہو
اور جب خلا اور عدا لفظ ما کے بعد یا شروع کلام مین واقع ہون
تو انکا ما بعد بسبب انکی فعلیت کے ہمیشہ منصوب ہی ہوتا ہی مثل جاء القوم
ما خلا زیداً و ما عدا زیداً اور مثل خلا البیت زیداً و عدا
القوم عمرًا ـــ

رُبَّ شروع کلام مین آتا ہی اور اوسکا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ اور متعلق

فعل ماضی ہوتا ہی مثل ربَّ رجل کریم لقیتہ —

اور کبھی متعلق محذوف بھی آتا ہی مثل ربَّ رجل کریم یعنی لقیتہ —

اور کبھی ضمیر مبہم پر آتا ہی کہ اوسکا ممیز نکرہ منصوبہ ہوتا ہی اور یہ ضمیر ہمیشہ مفرد

مذکر آتی ہی اگرچہ ممیز تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہو مثل ربہ رجلًا و ربہ رجلین

و ربہ رجالًا و ربہ امرأۃ و امرأتین و نساءً —

اور اوسکے معنی تقلیل کے ہوتے ہین اور کبھی تکثیر کے اور کبھی اوسکے

بعد ماے کافہ آتا ہی اوسوقت جملے پر داخل ہوتا ہی مثل رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

اور کبھی ماے زائدہ آتا ہی اور اوسوقت عمل کرتا ہی مثل ع ربما ضربۃٍ بسیفٍ صقیلٍ

اور کبھی بعد واو کے مقدر عامل آتا ہی مثل و عالم یعمل بعلمہ ای و ربَّ عالم —

مِن کے کئی معنی ہین ابتدای مسافت یعنی کسی چیز کی ابتدا دخول من سے

ابتدای مکان مثل سرتُ من البصرۃ الی الکوفۃ اور ابتدای

زمان مثل مُطِرْنا من الجمعۃ لیکن یہ کمتر ہی یہانتک کہ بصریون کے

نزدیک جائز نہین اور تبعیض مثل اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم

اور تبیین مثل فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ای الرجس الذی ھو

الاوثان اور زائدہ مثل ما جاءنی من احدٍ و ھل جاءک من احدٍ

فی ظرفیت کے لیے مکان مین مثل المال فی الکیس اور زمان مین

مثل سَيَغۡلِبُوۡنَ فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ اور بمعنی علی کمثل لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ
فِيۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ای علی جذوع النخل اور زائدہ مثل ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا ای ارکبوھا
عن بعد اور مجاوزت کے لیے آتا ہی مثل رمیت السہم عن القوس۔
علی استعلا کے لیے ہی حقیقۃً مثل زید علی السطح یا مجازاً مثل علیہ دَینٌ
اور کبھی بمعنی با اور فی کے آتا ہی مثل مررت علیہ ای بہ واذکر علی سفر ای فی سفر
کبھی عن او علی اسم ہوتے ہین جب اون پر حرف جار داخل ہو مثل من عن
یمینہ ای من جانب یمینہ ونزل من علی الفرس ای من فوق الفرس
حتّٰی انتہای مسافت کے لیے ہی زمان مین مثل نمت البارحۃ حتی الصباح
اور مکان مین مثل مررت البلد حتی السوق اور مصاحبت کے لیے
مثل قرأت وردي حتی الدعاء ای مع الدعاء اور یہ اسم ظاہر کے
ساتھ خاص ہی اسواسطے حتاہ کہنا درست نہین۔ **الٰی**
انتہاے غایت کے لیے ہی مکان مین مثل سرت من البصرۃ الی الکوفۃ
اور زمان مین مثل اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيۡلِ مابعد الی کا اگر ماقبل کی جنس سے
ہو تو حکم ماقبل مین داخل ہوتا ہی مثل فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَيۡدِيَكُمۡ
اِلَى الۡمَرَافِقِ ورنہ خارج مثل اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيۡلِ اور یہ اوسوقت ہی
کہ کوئی قرینہ نہو نہین تو قرینے کے موافق عمل کرین گے۔
اور کبھی بمعنی مع کے آتا ہی مثل لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَهُمۡ اِلٰۤى اَمۡوَالِكُمۡ

ای معه امو الکم۔

ناصب سات حرف ہین **واو** بمعنی مع مثل استوی الماء والخشبة
اور یہ واو جب نصب (یعنی ناصب اسم ۱۲) کرتا ہی کہ بعد فعل یا معنی فعل کے واقع ہو اور پانچ حروف ندا
ایا اور **ھیا** ندائے بعید کے لیے **ای** اور **ھمزۂ مفتوحہ**
ندای قریب کے لیے **یا** قریب و بعید دونون کے لیے۔

یہ حروف ندا اوسوقت منادی کو نصب کرتے ہین کہ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو مثل یا عبد اللہ و یا طالعا جبلا اور قول اعمی یا رجلا خذ بیدی زیادہ تفصیل بحث ندا مین گذر چکی

بیان استثنا

اور **الا** اور وہ استثنا کے لیے ہی اور استثنا کسی چیز کو بواسطہ الا اور اخوات الا کے حکم ماقبل سے نکال لینے کو کہتے ہین۔
اخوات الا گیارہ ہین خلا عدا ماخلا ماعدا حاشا لیس لا یکون غیر بید دون سوی سواء۔
اور جو اسم کہ بعد الا ہو اوسے مستثنی اور جس سے نکالا جاوے اوسے مستثنی منہ کہتے ہین۔
اور مستثنی کی دو قسمین ہین متصل اور منقطع **متصل** وہ ہی کہ متعدد سے نکالا گیا ہو یعنی مستثنی استثنا سے پہلے مستثنی منہ مین داخل تھا کہ اب استثنا کے سبب سے نکال لیا گیا مثل ماجاءنی من احد الا زید

متعدد ملفوظ ہو جیسا گذرا یا مقدر جیسا ماجاءنی الازید۔
اور منقطع جو متعدد سے نہ نکالا گیا ہو یعنی پہلے سے مستثنیٰ منہ مین داخل نہو
مثل جاءنی القوم الاحمارًا۔
مستثنیٰ دو قسم ہے مفرغ جسکا مستثنیٰ منہ مذکور نہو اور غیر مفرغ جسکا
مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ اسیطرح جس کلام مین استثنا ہو وہ بھی دو قسم ہے
موجب جسمین نفی نہی استفہام نہو اور غیر موجب برخلاف اسکے
اور تام اوس کلام کو کہتے ہین جسمین مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور ناقص
اوسکے بخلاف ہرچند اس مقام مین صرف مستثنیٰ منصوب بہ الا کا ذکر
مقصود ہی لیکن بنظر تکمیل فوائد جملہ اقسام مستثنیٰ کا بیان کرنا مناسب معلوم
ہوا منصوب ہو یا غیر منصوب مستثنیٰ باعتبار استعمال کے تین قسم ہے۔
پہلی قسم وہ کہ منصوب ہو اور اسمین کبھی نصب واجب ہوتا ہی جیسے
مستثنیٰ بہ الا استثنائی مین ہی جبکہ کلام موجب تام مین واقع ہو مثل فَشَرِبُوا
مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا بخلاف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ماجاءنی الا زید
وقُرِئَ الا یوم کذا برفع مستثنیٰ کہ اون مین الا استثنائی نہین۔
دوسری مین کلام موجب تیسری مین کلام تام نہین اور اوس
مستثنیٰ مین جو مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو کلام موجب ہو یا غیر موجب مثل جاءنی
الا زیدا القوم وماجاءنی الا زیدا القوم اور مستثنیٰ سے منقطع

مین مثل ما فی الدار الّا حمارًا اور ما بعد خلا و عدا اور ما بعد ما خلا
و ما عدا اور ما بعد لیس و لا یکون کے مثل جاء نی القوم خلا زیدًا الخ
خلا اگرچہ فعل لازم ہی لیکن یہان متضمن معنی جاوز کہتے ہین تاکہ اوسکے
ما بعد کا مفعول ہونا صحیح ہو اور عدا خود بمعنی جاوز ہی اور جاء نی القوم
لیس زیدًا و لا یکون مین ضمیر مستتر بعض کی طرف راجع ہی کہ اصل مین
جاء نی القوم لیس بعضہم زیدًا و لا یکون بعضہم زیدًا تھا۔
اور کبھی نصب جائز اور مستثنیٰ منہ کا اعراب بطور بدلیت کے دینا مختار
ہوتا ہی اور یہ اوس جگہہ کہ مستثنیٰ الّا استثنائیہ کے بعد کلام تام غیر موجب
مین واقع ہو مثل مَا فَعَلُوْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ بالرفع و الا قلیلًا و ما مررت
باحد الّا زید بالجر و زیدًا دوسری قسم وہ کہ مستثنیٰ کا اعراب
موافق عامل کے ہو اور یہ اوس جگہہ کہ مستثنیٰ کلام ناقص غیر موجب مین
واقع ہو مثل ما جاء نی الّا زیدٌ و ما رأیت الّا زیدًا و ما مررت الّا
بزیدٍ اس استثنا کا صحیح ہونا فائدے پر موقوف ہی یعنی اگر مفید ہو
تو درست ہی اگرچہ کلام موجب مین واقع ہو مثل قرأت الّا یوم کذا
یعنی جن دنون مین عادت تھی اون دنون مین پڑھا مگر فلانے دن یہ ممکن اور
درست ہی اور اگر مفید نہو تو ناجائز اگرچہ کلام غیر موجب مین ہو مثل ما زال
زیدٌ الّا عالمًا یعنی تمام صفتون کے ساتھ زید موصوف نہی مگر

صفت علم اور یہ صحیح نہین بلکہ محال ہے کہ صفات متضادہ ایک شخص مین
جمع نہین ہو سکتے لیکن اس جہت سے کہ کلام غیر موجب مین اکثر مفید
معنی ہوتا تھا اور موجب مین غیر مفید ہے کہتے ہین کہ مستثناے مفرغ کلام غیر موجب
مین ہوتی ہے **تیسری قسم** وہ کہ مستثنی مجرور ہو وجوبًا جہان کہ مستثنی لفظ غیر
یا دون یا سوی یا سواء کے بعد واقع ہو مثل جاء القوم غیر زید
ودون بکر وسواء خالد یا جوازًا جب کہ مستثنی بعد حاشا کے واقع
ہو نصب بھی درست ہے مثل جاء القوم حاشا بکرٍ وحاشا بکرًا
اسی طرح مابعد خلا وعدا بعض کے نزدیک لفظ غیر کا اعراب مثل
اعراب مستثنی بہ الا کے ہے موافق تفصیل مذکور کے اور لفظ غیر صفت
کے لیے موضوع ہے

لیکن کبھی استثنا مین بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے الا استثنا کے لیے موضوع
ہے اور صفت مین بھی کبھی مستعمل ہوتا ہے مثل قولہ تعالی لَوْ کَانَ فِیْهِمَا آلِهَةٌ اِلَّا
اللهُ لَفَسَدَتَا ای غیر الله اور اسی طرح لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ای غیر الله۔

دوسرے حروف عامل جملہ آٹھ ہین کہ مبتدا اور خبر پر آتے ہین سو
اِنَّ با اَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ناصب اسمند و رافع در خبر ضد ما ولا
چھہ حروف مشبہ بفعل کہ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع کرتے ہین منصوب
کو اونکا اسم اور مرفوع کو اونکی خبر کہتے ہین اِنَّ مکسورہ مشدد مضمون

جملہ کی تاکید کرتا ہی مثل اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ یعنی حقیقت قیامہ

اَنَّ مفتوح مشدد یہ بھی تحقیق و تاکید کے لیے ہی مثل بلغني انك قائمٌ

اِنَّ مکسورہ اور مفتوحہ مین یہ فرق ہی کہ مکسورہ سے جملے کے معنی نہین بدلتے صرف معنی تاکید زیادہ ہو جاتے ہین اسی سبب سے اِن مکسورہ کے اسم پر باعتبار محل کے عطف برفع درست ہی یعنی معنی جملہ نہ بدلنے سے گویا اِنَّ وہان مذکور ہی نہین ہوا مثل اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ اور لام مفتوح جو معنی جملہ کی تاکید کرتا ہی ان مکسورہ مین آتا ہی مثل اِنَّ زَیدًا لَقَائِمٌ

فرق اِن مکسورہ و مفتوحہ

اور یہ لام اگر مفتوحہ پر آتا ہی تو اوسے بھی مکسور کر دیتا ہی مثل وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُہٗ بخلاف اَنَّ مفتوحہ کے کہ جملے کو مفرد کے معنی مین کر دیتا ہی مثل بلغني انك منطلق یعنی بلغني انطلاقك

(۹) [illegible]

سات مقام مین اِنَّ مکسورہ آتا ہی ابتدا مثل اِنَّ زیدًا قائمٌ اور بعد الا اور جواب قسم مین اور بعد واو حال اور بعد حیث اور بعد قول مثل قال زیدٌ اِنَّ عمرًا قائمٌ اور بعد موصول

اور آٹھہ جگہہ مفتوحہ محل فاعل و محل مفعول و محل مبتدا مثل عندی انك قائم و محل مضاف الیہ اور بعد لولا اور لو شرطیہ اور ما توقیتیہ مثل لا اکلمك ما ان فی السماء نجمًا اور بعد اذا مفاجات

لکنّ استدراک کے لیے آتا ہی یعنی جو وہم کلام سابق سے پیدا ہوا اوسکے دفع کرنے کو اسیلیے دو کلام متخالف کے درمیان مین آتا ہی مثل ماھذا ساکنا لکنہ متحرکٌ وزید غائب لکنّ عمرًا حاضرٌ —

اور کبھی لکن مخفف آتا ہی اور اسوقت عمل نہین کرتا **کانّ** تشبیہ کے لیے آتا ہی یعنی اپنے اسم کو اپنی خبر کے مانند کرتا ہی مثل کانّ زیدًا الاسدُ **لیت** تمنی کے لیے آتا ہی اور اسکا استعمال اکثر غیر ممکنات مین ہوتا ہی مثل **مصرع** فیا لیت الشباب یعود یوما + اور کبھی ممکن مین مثل لیت زیدًا قائمٌ **لعلّ** ترجی یعنی امید کے محل مین آتا ہی اور ممکنات مین مستعمل ہوتا ہی اور یہ نقل قول فرعون لعلّی ابلغ الاسباب اسباب السموات باعتبار اوسکے جہل کے ہی (جو خدای تعالی نے اپنے کلام پاک مین نقل فرمایا ہے ۱۲) اور **دو ما و لا** المشبہتان بلیس کہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہین مرفوع کو اونکا اسم اور منصوب کو اونکی خبر کہتے ہین اور یہ لغت اہل حجاز کی ہی بنو تمیم اونھین عمل نہین دیتے اور اونکے مابعد کو مرفوع بسبب مبتدا و خبر ہونے کے کہتے ہین **ما** معرفہ اور نکرہ دونون پر آتا ہی اور **لا** فقط نکرے پر —

اور جب حروف مذکور کی نفی بسبب الّا کے ٹوٹ جاتی ہی تو دونون کا عمل باطل ہو جاتا ہی مثل ما زید الّا منطلق ولا رجلٌ الّا ذاھبٌ اور اسی طرح جبکہ خبر اسم پر مقدم ہو مثل ما منطلق زید ولا ذاھبٌ رجل

۱۵ ما و لا المشبہتان بلیس

فیا لیت الشباب یعود یوما فاخبرہ بما فعل المشیب

مفاعلتن مفاعلتن فعولن

اور جب اونکی خبر پر حروف اثبات یعنی بل اور لکن سے عطف کرین تو
معطوف کا رفع واجب ہوگا مثل ما زید قائمًا بل قاعد ولا رجل قائمًا ولکن جالس

لائے نفی جنس

کبھی لا اسم کو نصب اور خبر کو رفع کرتا ہے مثل اِنَّ کے بشرطیکہ وہ اسم لا سے
متصل اور نکرے کی طرف مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو مثل لا غلام رجلٍ
کائنٌ عندنا ولا خیرًا من زید جالس عندنا اور اس لا کو لائے نفی جنس کہتے ہین۔

اور اگر نکرہ مفرد ہے تو علامت نصب پر مبنی ہوگا مثل لا رجل فی الدار ولا
رجالَ فیہا ولا مسلماتِ ولا مسلمَینِ ولا مسلمِینَ عندہ۔

اور یہ بنا بسبب تضمن حرف جر کے ہے کہ اصل مین لا من رجل تھا
اور اگر لا کے بعد نکرہ مفرد اور لا اور نکرے کے ساتھ مکرر ہو مثل
لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اسمین پانچ وجہین درست ہین **ایک**
دونون کا فتحہ **دوسری** فتحہ اول اور نصب ثانی **تیسری** فتحہ اول و
رفع ثانی **چوتھی** دونون کا رفع **پانچوین** اول کا رفع دوسرے کا فتحہ۔

اور اگر لا کے بعد معرفہ ہو یا لا اور اوسکے اسم کے درمیان مین فصل ہو
تو اسم کا رفع اور لا کی تکرار دوسرے اسم کے ساتھ لازم ہوتی ہے اور لا
لغو ہوتا ہے مثل لا زیدٌ فی الدار ولا عمروٌ۔

اور قول عرب قضیۃ ولا ابا حسن لہا متاول ہے یعنی مثل ابی حسن۔

فائدہ ابو الحسن جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

کنیت ہی چونکہ حضرت ممدوح کو فیصلۂ خصومات مین کمال ملکہ تھا اسلیے
جب کوئی قضیہ لاحل پیش آتا ہی تو عرب یہ مثل کہتے ہین —
کبھی قرینے کے وقت اسم لا کو حذف کردیتے ہین مثل لا علیک ای لا باس علیک
اور کبھی اسم و خبر دونون کو مثل لا۔ أعلیک باس۔ کے جواب مین ای لا
باس علیک —

اور جب ہمزۂ استفہام لا پر آتا ہی تو اوسکا عمل نہین بدلتا مثل الا رجل
فی الدار استفہام کے لیے اور کبھی عرض کے لیے آتا ہی مثل الارجل
عندی فتصیب خیرا —
اور کبھی تمنی کے لیے آتا ہی مثل مصرع الا سبیل الی خمر فاشربہا
اسم مبنی لاے نفی جنس کی نعت اگر مفرد اول اور اسم لا سے متصل ہو تو اوسمین
تین وجہین ہین فتحہ بنائی مثل لا رجل ظریف فی الدار اور رفع
باعتبار محل اسم لا کہ اصل مین مبتدا ہی مثل لا رجل ظریفٌ فیہا
اور نصب باعتبار تبعیت لفظ اسم مثل لا رجل ظریفاً فیہا —
اور اگر نعت اول مفرد اسم لا کے متصل نہو تو دو وجہین ہین معرب مرفوع اور
معرب منصوب مثل لا رجل ظریف کریمٌ و کریماً فی الدار کہ
یہان متصل نہین ہی و مثل لا رجل حسنُ الوجہ و حسن الوجہ
کہ یہان نعت مفرد نہین —

قولہ مصرع الا سبیل الخ مصرع اولٰی الا سبیل الی خمر فاشربہا الا سبیل الی نصر بن حجاج مراد اوس سے استفعلن فاعلن کو تو مین جار ہا جزو یعنی مستفعلن فاعلن اور فاعلن فعلن ہو جاتا ہی ترجمہ کاش کوئی سبیل شراب کی ہوتی تو پیتا مین اوسکو ۱۲ منہ مدظلہ

اسم مبنی پر جو معطوف ہو اوسمین بھی نصب باعتبار لفظ اور رفع باعتبار محل کے
جائز ہو مثل لا اب وابناً وابنٌ —
جس ترکیب مین اسم لای نفی جنس کے بعد لام جارہ ہو اوس اسم مین اضافت
کے احکام جاری کرنا جائز ہی مثل لا اباله ولا غلامي له اصل مین
لا اب له ولا غلامين له —

حروف عامل فعل نصب

جو حروف فعل مین عمل کرتے ہین وہ نو ہین اور دو قسم ہین عامل نصب عامل جزم
عامل نصب چار ہین ۴ ان ولن پس کی اذن این چار حرف معتبر
نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضا + اَن مضارع کو اکثر مستقبل کے
ساتھ خاص کر دیتا ہی اور فعل کو مصدر کے معنی مین کر دیتا ہی اسیلیے اسکو
ان مصدریہ کہتے ہین مثل اُحِبُّ اَن تقومَ ای احب قیامك
عمل نصب مین ان اصل ہی باقی اوسکے اخوات بسبب مشارکت معنی استقبال
کے اوسپر محمول ہین اسی سبب سے ان مضارع پر بالاتفاق آور ماضی و
نہی پر اکثر آتا ہی مثل لولا ان مَنَّ اللهُ علینا وکتبتُ الیہ بان لا یفعل
اور ملفوظ و مقدر دونون طرح عمل کرتا ہی بخلاف اسکے اخوات کے کہ اونکا
مقدر کرنا اور غیر مضارع پر داخل ہونا درست نہین —
فائدہ افعال قلوب بمعنی یقین کے بعد جو اَن آتا ہی وہ ناصبہ مصدریہ
نہین بلکہ اَنَّ مشددہ کا مخفف ہی اسیواسطے نصب نہین کرتا مثل

علم ان سے کون اور جو بمعنی ظن کے بعد آتا ہی اوسمین دونون احتمال ہین اسیلیے نصب
اور رفع دونون اوسمین درست ہین مثل ظننت ان سیکون اور سیکون لن نفی
مستقبل کی تاکید کے لیے آتا ہی اسیلیے سین اور سوف کے ساتھ جمع نہین ہوتا اور
اسی طرح باقی نواصب ہین کی بیان علت کے لیے آتا ہی مثل اسلمت کی ادخل الجنۃ
کبھی ضرورۃً بعد کی کے ان زیادہ کرتے ہین مثل جئت کی ان ازورک —
اور کبھی لا فاصل لاتے ہین مثل کی لا یکون دولۃ اذن کے
عمل کرنے مین شرط ہی کہ اول کلام مین فعل مضارع کے ساتھ جو بمعنی استقبال
ہی واقع ہو متصل یا بفاصلہ قسم یا لای نافیہ مثل اذن اکرمک یا اذن
واللہ اکرمک یا اذن لا اکرمک اوس شخص کے جواب مین جو کہے
انا اتیک بخلاف مثل انا اذن اکرمک کہ اول کلام مین نہین اور اسی طرح
اکرمک اذن اور مثل اذن اظنک کاذبا مین جب کسی بات مین کرنیوالے
سے کہے نصب درست نہین اسلیے کہ بمعنی استقبال نہین —
اور بخلاف اذن یا عبد اللہ اکرمک کہ دونون مین فصل ہی
کبھی فعل مضارع مین ان مقدر کے سبب سے بھی نصب ہوتا ہی اور وہ
چھہ مقام ہین اول بعد حتی کلام موجب مین ہو یا غیر موجب مین مثل مررت
حتی ادخل البلد ما سرت حتی ادخل المدینۃ —
لیکن جب فعل مضارع بمعنی حال آئیگا تو وہ فعل مرفوع رہیگا اگرچہ اوسکا ما قبل

فصل نصب مضارع بتقدیر ان

مابعد کا سبب ہو مثل مرض حتی لا یرجونہ الا ان دوسرے لام کی
کے بعد مثل سرت لا دخل البلد اور جب لام مذکور کے بعد لای نافیہ
یا زائد آتا ہے تو ان یا کی کا اظہار ضرور ہوتا ہے مثل احبک لئلا تغضب
یا لکیلا تغضب تیسرے لام جحد کے بعد اور وہ لام جارہ زائدہ ہے کہ
کان منفی بلا یا بلم کی خبر پر داخل ہوتا ہے مثل ما کان اللہ لیعذبہم ولم
یکن یزید لیذہب چوتھے فے کے بعد جو ان چھ چیزون سے کسیکے جواب
مین واقع ہو یعنی امر مثل زرنی فاکرمک اور نہی مثل لا تطغوا فیہ فیحل علیکم
غضبی اور نفی مثل ما تاتینا فتحدثنا اسی قبیل سے تحضیض ہے مثل
لولا انزل علیہ ملک فیکون معہ نذیرا اور استفہام مثل
این بیتک فازورک اور تمنی مثل لیت لی مالا فانفقہ اور اسی طرح
ترجی مثل لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ
موسی اور عرض مثل الا تنزل بنا فتصیب خیرا ـــ
اور فے کے جواب مین صحیح ہونے کی نشانی یہ ہے کہ دوسرے کے لیے
پہلے کا سبب ہونا ثابت ہو جیسا مثلہ مذکور مین پانچوین بعد واو بمعنی مع
مثل لا تاکل السمک و تشرب اللبن چھٹے بعد او بمعنی الی یا الا مثل
لالزمنک او تعطینی حقی یعنی الی ان تعطینی او الا ان تعطینی حقی

عامل جازم فعل مضارع کے پانچ ہین بیت

ان تینون حروف کے بعد ان مقدر ماننے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حروف جارہ ہین اور حروف جر فعل پر داخل نہین ہوتا ہے لیے ان مقدر اعتبار کر کے فعل کو بمعنی مصدر کرتے ہین تاکہ دخول حرف جارہ صحیح ہو ۱۲ منہ سلمہ

فا اور واو کے بعد ان مقدر ماننے کی یہ وجہ ہے [illegible]

ان ولم لما ولام امر ولای نہی نیز + پنج حرف این جازم فعلند ہر یک بی دغام

اِنْ شرطیہ مثل ان تنصص زید اینصرك اِنْ دو جملون پر آتا ہی تاکہ معلوم ہو کہ پہلا جملہ دوسرے جملے کا سبب ہی پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہین اور یہ مستقبل کے لیے ہی اگرچہ ماضی پر بھی آتا ہی مثل ان ضربت ضربت

جب شرط وجزا دونون یا فقط شرط فعل مضارع ہو تو مضارع مین جزم واجب ہی ورنہ جائز مثل ان اتیتني اکرمك بجزم میم وبرفع میم۔

جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اوسپر فا لانا درست نہین مثل ان اکرمتني اکرمتك۔

اور اگر فعل مضارع ہو مثبت یا منفی بلا تو فا لانا اور نہ لانا دونون جائز ہین۔ مثل ان ضربت فیضربك یا یضربك وان شتمت زید لا یشتمك یا فلا یشتمك

اور اگر جزا فعل مذکور نہو تو فای جزا لازم ہی اور اسکی چار صورتین ہین ایک یہ کہ جزا فعل ماضی مع قد کے ہو ملفوظ مثل ان یسرق فقد سرق اخ له من قبل اور مقدر مثل ان کان قمیصه قد من قبل فصدقت ای فقد صدقت **دوسری** یہ کہ مضارع منفی بغیر لا ہو مثل ان سألته فلن یجیبك وان لا تشتمني فما اشتمك **تیسری** یہ کہ جملہ اسمیہ ہو مثل من جاء بالحسنة فله عشر امثالها **چوتھی** یہ کہ جملہ انشائیہ ہو امر مثل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني نہی مثل ان علمتموهن

مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ز دعا مثل ان اکرمتني فجزاك الله خيراً استفہام ان مدحك شاعر فهل عندك جائزة

کبھی جملہ اسمیہ کے ساتھ اذا مفاجات کا بجای فا کے آتا ہی مثل اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اى فهم يقنطون

کبھی فعل مضارع جبکہ امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض کے بعد ہو بسبب ان مقدر کے مجزوم ہوتا ہی بشرطیکہ پہلے کا سبب ہونا مضارع کے لیے مقصود ہو مثل زرني اكرمك ولا تكفر تدخل الجنة تقديره ان لا تكفر تدخل الجنة و مثل اين بيتك ازرك وليت لي مالا انفقه والا تنزل بنا تصب خيرا۔

اور اگر سببیت مقصود نہو تو ان کی تقدیر جائز نہیں مثل فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي دوسرے لم مثل لم يضرب زيد تیسرے لما مثل لما يضرب عمرو۔

ہرچند لم اور لما دونوں فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کردیتے ہیں لیکن دونوں میں چار طرح کا فرق ہی ایک یہ کہ لما کی نفی وقت انتفا سے زمان تکلم تک برابر رہتی ہی نہ لم کی نفی دوسرے لما کے بعد فعل مضارع کا حذف جائز ہی نہ بعد لم کے مثل شارفت المدينة ولما اى لما ادخلها تیسرے یہ کہ لما اوسی چیز کی نفی کے لیے خاص ہی

جسکی توقع ثبوت آیندہ کو ہو مثل لمّا یرکب الامیر یعنی سوقت کہین سے کےگ
آیندہ کو رکوب کی توقع ہو چوتھے یہ کہ حروف شرط لم پر داخل ہوتے ہین
نہ لمّا پر مثل ان لم یضرب زید لکان کذا بخلاف ان لما یضرب
کہ نا جائز ہی چوتھے لام امر ہمیشہ مکسور رہتا ہی اور غیر فعل مخاطب معروف پر داخل
ہوتا ہی مثل لیضرب ولتضرب ولاضرب ولنضرب پانچوین لای
نہی اکثر فعل مخاطب پر اور کمتر متکلم اور غائب پر آتا ہی مثل لا تضرب اور اوسکا فعل
قرینے کے وقت کبھی حذف بھی ہوجاتا ہی مثل اضرب زیدًا ان اساء والا فلا ای فلا تضربہ
دوسری قسم اسمای عاملہ وہ بھی دو قسم ہین عامل اسم و عامل فعل
اسم کے عامل بھی دو قسم ہین ایک وہ کہ اسم نکرہ کو بسبب تمیز کے نصب
کرتے ہین اور وہ چار اسم ہین ایک لفظ عشر جب احد اثنان
ثلث اربع خمس ستّ سبع ثمان تسع سے ملے اسی طرح
عشرین اور ثلثین سے تسعین تک مثل جاءنی احد عشر رجلا
واثنا عشر رجلا دوسرے کم اور وہ دو طرح پر ہی استفہامیہ
کہ عدد سے استفہام کے لیے آتا ہی اور اوسکی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب
ہوتی ہی مثل کم درہما عندک وکم یوما سرت یعنی کے درہم تیرے پاس
ہین اور کے روز تو نے سیر کی اور کم خبریہ بمعنی کثیر آتا ہی اور اوسکی تمیز بسبب
مضاف الیہ ہونے کے مجرور آتی ہی مفرد ہو مثل کم عبد ملکت

یا جمع مثل کم عبیدٍ ملکت لیکن اگر کم مین اور اوسمین فاصلہ ہوگا تو
منصوب آئیگی مثل کم عندی درھما اور دونون کی تمیز قرینے کے وقت
حذف بھی کردیجاتی ہی مثل کم مالک ای کم دینارا مالک وکم ضربت
ای کم ضربۃٍ ضربت تیسرے کاین بمعنی کم خبریہ مثل کاین رجلاً عندی
اور اسکی تمیز اکثر بسبب مِن کے مجرور آتی ہی جیسے کم خبریہ کی تمیز مثل کم
مِن مَلَکٍ فی السمٰوٰتِ وکاین من قریۃٍ اھلکناھا اور یہ مرکب
کاف تشبیہ اور ای منون سے ہی اور چونکہ نون ترکیب مین داخل ہی کتابت
مین بصورت نون لکھا جاتا ہی اور ان دونون کو صدارت کلام لازم ہی چوتھے
کذا کنایہ عدد سے ہی مثل عندی کذا درھما یعنی اسقدر درہم
میرے پاس ہین یہ بھی مرکب ہی کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے
دوسری قسم اسمای افعال ہین وہ بھی دو قسم ہین عامل نصب
اور عامل رفع عامل نصب چھ ہین ایک رُوَید بمعنی اَمہِل یعنی چھوڑ
دوسرے بلہ بمعنی دع یعنی چھوڑ اور ان دونون مین واحد اور جمع اور مذکر
اور مونث برابر ہین مثل یا رجل رُوید زیدا ویا رجال رُوید زیدا
ویا امرأۃ ویا نساء رُوید زیدا اسی طرح بلہ تیسرے دُونک
بمعنی خذ یعنی لے چوتھے علیک بمعنی الزم یعنی لازم پکڑ
اور کبھی حرف با کے ساتھ متعدی آتا ہی مثل علیک بزید پانچوین ھا

اسمای افعال

بمعنی خذ یعنی سے لے چھٹے حیّهل معنی ایت یعنی آ یہ چھئون امر حاضر کے
معنی مین آتے ہین اور فاعل کی ضمیر اونمین پوشیدہ ہوتی ہی اور عامل رفع
تین ہین ہیہات + وشتان + وسرعان + یہ تینون بمعنی ماضی کے ہین مثل
ہیہات زید یعنی بعد اور کبھی تاکید کے لیے مکرر بھی آتا ہی مثل ہیہات
ہیہات لما توعدون + وشتان زید وعمرو ای افترقا وسرعان
زید ای سرع اور تینون اسمون مین مبالغہ ہی یعنی بعد افترقا سرع مین نہین ہی
چونکہ یہ سب بمعنی فعل آتے ہین اسلیے انکو اسماء افعال کہتے ہین — اور
اسم عامل فعل کے کہ مضارع مین جزم کرتے ہین نو ہین من صاحب عقل کے
لیے مثل من یعمل سوء یجز بہ اور ما غیر ذوی عقل کے لیے ہی مثل
ما تصنع اصنع اور متی زمانے کے لیے مثل متی تذهب اذهب
اور مهما مکان وزمان دونون کے لیے مثل مهما تکن اکن اور
ای لازم الاضافہ ہی اور اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہی مثل ایهم
تضرب اضرب اور اینما مکان کے لیے مثل اینما تجلس اجلس اور
انی بھی مکان کے لیے ہی مثل انی تقعد اقعد اور حیثما بھی مثل حیثما
تکن اکن اور اذما زمان کے لیے مثل اذما تفعل افعل
یہ اسما بھی بسبب اشتمال معنی ان کے دو فعل پر داخل ہوتے ہین —
اور اگر وہ فعل مضارع ہون تو دونون کو جزم کرتے ہین اور اول کو شرط

اور دوسرے کو جزا کہتے ہین جیسا ان شرطیہ کے بیان مین گذرا —

افعال عوامل جنکا عمل سماعی ہی چار قسم ہین قسم اول افعال ناقصہ

افعال ناقصہ

اور وہ اون افعال کو کہتے ہین جو فاعل کو غیر صفت مصدر پر مقرر کرنے کے لیے بنائے گئے ہین مثل کان زید جالسًا کہ کان نے زید کو صفت جلوس پر کہ مصدر کان سے مغایر ہی ثابت و مقرر کیا اور وہ اکثرون کے نزدیک سترہ ہین۔ کان + صار + اصبح + امسی + اضحی + ظل + بات + غدا + راح + اض + عاد + مازال + مافتی + مابرح + ماانفک + مادام + لیس +

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع کرتے ہین اور اوسے انکا اسم کہتے ہین اور خبر کو نصب اور اوسے ان کی خبر کہتے ہین اور چونکہ اکثر بدون خبر کے تمام نہین ہوتے اسلیے ان افعال کو ناقصہ کہتے ہین **کان** ناقصہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ اوسکی خبر اوسکے اسم کو زمان ماضی مین ثابت ہی بطور دوام کے مثل کان اللہ علیمًا کہ اللہ تعالی کا عالم ہونا کبھی اوسکی ذات پاک سے جدا نہین ہوتا یا بطور انقطاع کے مثل کان زید قائمًا کہ زید سے قائم رہنا جدا ہوتا ہی اور کبھی بمعنی صار کے آتا ہی مثل کان الشاب شیخًا یعنی جوان بوڑھا ہو گیا۔

اور کبھی صرف مرفوع پر تمام ہو جاتا ہی خبر کا محتاج نہین ہوتا اور اسوقت مین بمعنی ثبت و حصل کے ہوتا ہی اور اسے تامہ کہتے ہین مثل کان مطر ای حصل مطر —

اور کبھی زائدہ آتا ہی کہ معنی مین اوسکو کچھ دخل نہین ہوتا مثل کیفَ نکلّمُ
مَنْ کَانَ فِی المَھدِ صَبِیًّا ای من ھو فی المھد صبیا۔ اور
صَارَ انتقال کے لیے آتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ اوسکا اسم اپنی
حقیقت یا صفت سے خبر کی حقیقت یا صفت کی طرف منتقل ہو گیا اور
بدل گیا مثل صار الطّین خزفًا مٹی ٹھیکری ہو گئی وصار الفقیر غنیًّا
محتاج مالدار ہو گیا اور اَصْبَحَ و اَمْسٰی و اَضْحٰی و ظَلَّ و بَاتَ
و غَدَا ہو رَاحَ اسپر دلالت کرتے ہین کہ انکی خبر اونکے اسماکو
اون وقتون مین ثابت ہی جو ان افعال سے سمجھے جاتے ہین مثل اصبح
زیدٌ عالمًا صبح کو زید عالم ہوا و امسٰی خالدٌ فاضلًا شام کو خالد فاضل ہوا
واضحی بکرٌ امیرًا چاشت کے وقت بکر امیر ہوا وظلّ زیدٌ صائمًا
دن کو زید روزہ دار ہوا و بات الامیرُ نائمًا رات کو امیر سونے والا ہوا
وغدا زید مسافرًا صبح کو زید مسافر ہوا وراح زیدٌ اٰکلًا اور رات
کو زید کھانے والا ہوا۔

اور کبھی بمعنی صار آتے ہین مثل اصبح زید غنیًّا یعنی ہو گیا زید غنی۔
اور کبھی یہ افعال سوای ظلّ و بات کے تامہ آتے ہین اور اسوقت اوقات
مذکورہ مین داخل ہونے کے معنی ہوتے ہین اور اٰضَ اور عَادَ بمعنی
صار ہین اور مَازَالَ اور مَافَتِیَ و مَابَرِحَ

وما انفک میں ما نافیہ ہی اور یہ دلالت اسپر کرتے ہین کہ جسوقت سے انکے اسما خبر کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہین اوس وقت سے ثبوت خبر اونکے لیے ہمیشہ ہی مثل ما زال زیدٌ امیرًا **مادام** مین ما مصدریہ ہی اور معنی اوسکے متعین کرنا کسی امر کا جب تک کہ مادام کی خبر اوسکے اسم کو ثابت ہو اسی سبب سے اپنے معنی پورے کرنے مین دوسرے کلام مستقل کا محتاج ہی مثل اجلس ما دام زید جالسًا تقدیرہ اجلس مدۃ جلوس زید اور لیس اصل مین لَیِس تھا بکسر یا ے کو تخفیف کے لیے ساکن کیا اور مثل ما اور وہ مضمون جملہ کی نفی زمان حال مین کرتا ہی مثل لیس زید قائمًا اِن افعال کی خبرون کو اونکے اسما پر مقدم کرنا جائز ہی مثل کان قائمًا زیدٌ اسی طرح باقی افعال اور انکی خبرون کو ان افعال پر بھی مقدم کرنا درست ہی سوا لیس کے اور سوا اون افعال کے جنکے اول مین لفظ ما ہی نحو قائمًا کان زیدٌ لیکن انکے اسما کی تقدیم ان افعال پر جائز نہین انکے افعال کے متصرفات عمل مین مثل انھین افعال کے ہین ——

دوسری قسم افعال مقاربہ ہین اور وہ اون افعال کو کہتے ہین جو دلالت کرین اسپر کہ خبر اونکی اسم کو عنقریب حاصل ہونے والی ہی اونکی تین قسمین ہین **ایک** قریب حصول بحسب امید متکلم **دوسری** بحسب جزم و یقین متکلم **تیسری** متکلم کا یہ بات یقین کرنا کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کر دی

پہلی کے لیے عسی ہی اور عسی فعل غیر متصرف ہی کہ سوا ماضی کے اور کوئی
فعل اوسکا مستعمل نہین ہوتا اور اوسکا استعمال دو طرح پر ہی **ایک** یہ
اسم کو رفع کرے اور خبر کو نصب اور اسے عسی ناقصہ کہتے ہین اور اس
صورت مین اوسکی خبر فعل مضارع مع ان مصدریہ ہوتی ہی مثل عسی زید ان
یخرج تقدیرہ قارب زیدٌ الخروجَ

اور کبھی بدون ان مثل عسی زید یخرج **دوسری** یہ کہ عسی کے بعد فعل مضارع
مع ان مصدریہ اسم عسی ہو مثل عسی ان یخرج زیدٌ تقدیرہ قرب خروج زید
اور اسکو عسی تامہ کہتے ہین **دوسری** کے لیے کاد ہی اور وہ بھی اسم کو
رفع کرتا ہی اور اوسکی خبر فعل مضارع بدون ان کے ہوتا ہی مثل کاد زید یخرج
تقدیرہ کاد زید خارجًا

اور کبھی بر سبیل قلت مع ان کے بھی آتی ہی مثل کاد زید ان یجیء اور اسکے
جملہ متصرفات اس حکم مین شریک ہین

اور جب حرف نفی باب کاد مین آتا ہی تو نفی کا فائدہ دیتا ہی مثل اور افعال کے
ماضی ہو یا مضارع مثل وما کادوا یفعلون اور اذا اخرج یدہ لم
یکد یراھا ای لم یقارب رؤیتھا

اور اسمین[لہ] دو مذہب اور ہین لیکن یہ مذہب صحیح ہی **تیسری** قسم کے لیے
جعل ہی اور **طفق** بکسر فا اور **اخذ** اور **کرب** بفتح را

لہ ایک یہ کہ حرف نفی معنی نفی کا فائدہ نہین دیتا ماضی ہو خواہ مضارع دوسرا مذہب یہ کہ نفی اوسکی ماضی مین اثبات ہی اور مستقبل مین نفی مثل اور افعال کے ۱۲ منہ مد ظلہ العالی

اور **اوشك** پہلے چار فعل استعمال مین مثل کاد کے ہین اور اوشك
کبھی مثل عسی کے آتا ہی مثل اوشك زيد ان يجيء واوشك ان يجيء زيد
اور کبھی بانند کاد کے مثل اوشك زيد يجيء —

افعال مدح وذم

تیسری قسم افعال مدح وذم ہین کہ انشای مدح یا ذم کے لیے مقرر کیے گئے ہین
اور وہ چار فعل ہین **اول** نعم بالکسر مدح کے لیے **دوسرے** بئس فعل ذم
ہی **تیسرے** ساء بمعنی بئس **چوتھے** حبذا بمعنی نعم —
ان افعال کے لیے فاعل ضرور ہی اور جو اسم انکے فاعل کے بعد آتا ہی
افعال مدح مین اوسے مخصوص بالمدح اور افعال ذم مین اوسے مخصوص بالذم
کہتے ہین اور وہ اسم مبتدای محذوف کی خبر ہوتا ہی یا مبتدای موخر اور
جملۂ فعلیہ خبر مقدم مثل نعم الرجل زيدٌ کہ نعم فعل الرجل فاعل سے ملکر
جملۂ فعلیہ ہوا اور زید مخصوص بالمدح خبر مبتدای محذوف یعنی هُو کی ہوکر جملۂ اسمیہ
ہوا تقدیرہ نعم الرجل هو زيدٌ یا زید مبتدا ہی اور جملۂ فعلیہ مذکورہ خبر مقدم
تقدیرہ زید نعم الرجل سوا حبذا کے ان افعال کا فاعل معرف باللام
ہوتا ہی جیسا گذرا یا مضاف معرف باللام کی طرف مثل نعم صاحب الفرس
زید یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرۂ منصوبہ ہوتی ہی موافق مخصوص کے مثل نعم
رجلا زيد ونعم رجلين الزيدان ونعم رجالا الزيدون
لیکن فاعل کی ضمیر ہمیشہ مفرد مذکر آتی ہی جیسا گذرا —

اور کبھی ضمیر مذکور کی تمیز لفظ ما بمعنی شیٔ ہوتی ہو مثل فنعما ھی ای نعم شیٔ ہے
اور اسی طرح بئسما ھی ای بئس شیٔ ہے اور سوا ضمیر مذکور کے فاعل ان افعال کا
ہمیشہ مخصوص کے مطابق ہوتا ہی مثل نعم الرجل زیدٌ و نعم الرجلان الزیدان
و نعم رجال الزیدون و بئس المرأۃ ھند و بئس المرأتان الھندان و بئس
النساء الھندات ـ

لیکن حبذا مین فعل مدح حبّ ہی کہ اصل مین حَبُبَ تھا اور ذا اوسکا فاعل ہی
چونکہ ذا حبّ فعل مدح سے جدا نہین ہوتا اسلیے شمار افعال مین حبذا
کہتے ہین نہ حبّ ـ

اور یہ فاعل کبھی بدلتا نہین اگرچہ اوسکا مخصوص تثنیہ یا جمع یا مؤنث ہو مثل
حبذا زیدٌ و حبذا الزیدان و حبذا الزیدون و حبذا ھند الخ ـ
جائز ہی کہ مخصوص حبذا سے پہلے یا پیچھے کوئی اسم نکرہ واقع ہو کہ لفظ ذا سے
تمیز یا حال ہو مثال تمیز قبل مخصوص حبذا رجلاً زیدٌ و بعد مخصوص
حبذا زید رجلاً و مثال حال حبذا راکباً زیدٌ و حبذا زید راکباً
قرینے کے وقت مخصوص کا حذف کرنا بھی درست ہی مثل وَالْاَرْضَ
فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ یعنی نحن و مثل اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ ای ھو
چوتھی قسم افعال قلوب ہین انکو افعال قلوب اسلیے کہتے ہین کہ قلب سے
صادر ہوتے ہین ہاتھ پاؤن زبان وغیرہ اعضا کو انمین دخل نہین اور

افعال شک ویقین بھی کہتے ہین کہ معنی شک ویقین کے آتے ہین۔
اور وہ سب سات فعل ہین **حسبتُ ظننتُ خلتُ**
یہ تین فعل اکثر شک کے لیے آتے ہین اور **رأیتُ علمتُ وجدتُ**
یقین کے لیے۔
اور **زعمتُ** کبھی شک کے لیے کبھی یقین کے لیے آتا ہی
یہ افعال جملۂ اسمیہ پر آتے ہین اور دونون جز کو نصب کرتے ہین مثل
حسبتُ زیداً عاقلاً۔
اِن افعال کے خواص سے ہی کہ ایک منصوب کا ذکر اور ایک کا ترک کرنا
انہین درست نہین لیکن جب کہ اَنّ مثقلہ یا اَن مخففہ اپنے اسم وخبر کے ساتھ
انکا مفعول واقع ہو مثل علمتُ انّ زیداً قائمٌ وعلم اَن سیکونُ منکم مرضی
البتہ دونون مفعول کا ساتھ ہی حذف کرنا درست ہی مثل من یسمع یخل یخال مسموعۃ صادقۃ
اور جب انہین سے کوئی فعل اپنے دونون مفعولون کے درمیان مین یا دونون سے
پیچھے واقع ہو تو اوسکا عمل دینا اور نہ دینا دونون درست ہین مثل زید ظننت
قائمٌ وزیداً ظننت قائماً وزید قائمٌ ظننت وزیداً قائماً ظننت
اور جب استفہام یا نفی یا لام ابتدا سے پہلے واقع ہون تو معلق آتے ہین
تعلیق کے یہ معنی کہ لفظاً عمل نہین کرتے اور معنیً عمل کرتے ہین مثل علمت
ازید فی الدار ام عمرو وعلمت ما زید فی الدار وعلمت لزید منطلق

اور یہ بھی جائز ہی کہ فاعل اور مفعول کی دو متصل ضمیرین ایک جنس سے ایک شخص کے لیے واقع ہون مثل علمتني منطلقًا و علمتك شاعرًا اور زید علمه کاتبًا بخلاف اور افعال کے کہ یہ اتحاد وہان درست نہین

کبھی علمت بمعنی عرفت اور ظننت بمعنی اتهمت اور رأیت بمعنی ابصرت اور وجدت بمعنی اصبت کے آتا ہی اور اس صورت مین افعال قلوب سے نہین ہوتے اسیلیے ایک ہی مفعول کو نصب کرتے ہین مثل علمت زیدًا ای عرفته وظننت بکرًا ای اتهمته و رأیت الهلال ای ابصرته ووجدت الضالة ای اصبتها ـــــــ

جب علم اور رای کے اول مین ہمزۂ افعال آتا ہی تو تین مفعول کو چاہتے ہین مثل اعلمت زیدًا عمرًا فاضلًا و ارأیت عمرًا خالد العالمًا اور اس صورت مین مفعول اول کا حذف کرنا جائز نہین تنہا لیکن دونون مفعول کا ساتھہ ہی حذف کرنا درست ہی ـــــــ

توابع کا بیان

جس طرح معرب پر اصالةً عامل آنے سے اعراب آتا ہی ایسے ہی کبھی معرب کے پیچھے آنے سے بھی کبھی اعراب آتا ہی تو جو لفظ کسی لفظ کے پیچھے اوسکے اعراب کے موافق اور علت اعراب مین شریک ہو اوسے تابع کہتے ہین اور پہلے کو متبوع ـــــــ

تابع کی پانچ قسمین ہین تاکید + صفت + بدل + عطف بیان + عطف بحرف

تاکید وہ تابع ہی کہ متبوع کا حال مقرر اور ثابت کرے نسبت مین یا شمول تاکید

افراد مین اور اوسکی دو قسمین ہین لفظی کہ بتکرار لفظ ہو مثل جاء زید زید

وضرب ضرب عمرو وما ما زید قائم وحتام حتام العناء —

اور معنوی جسکے لیے چند الفاظ مقرر ہین نفس و عین + مفرد کے لیے

اور انفس و اعین + جمع کے لیے —

جبکہ موکد کی ضمیر کی طرف مضاف ہون مثل قام زید نفسه وقامت

هند نفسها وقام الزیدان انفسهما وقامت هندان انفسهما

وقام الزیدون انفسهم وقامت الهندات انفسهن —

اور جب ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نفس اور عین سے کرتے ہین تو پہلے

ضمیر منفصل تاکید کے لیے لانا ضرور ہوتا ہی مثل قمت انت نفسك

اور کلا تثنیہ مذکر کلتا تثنیہ مونث کے لیے مثل قام الزیدان کلاهما

وقامت المرأتان کلتاهما اور کل باختلاف ضمیر مضاف الیه — اور

اجمع واکتع وابتع وابصع باختلاف صیغہ ذو اجزا کے لیے مفرد ہو

مثل قرأت الکتاب کله اجمع اکتع ابتع ابصع والصحیفة

کلها جمعاء کتعاء بتعاء بصعاء یا جمع مثل جاءنی الرجال کلهم

اجمعون اکتعون ابتعون ابصعون والنساء کلهن جمع کتع بتع بصع

اکتع اور مابعد اوسکے اجمع کے تابع ہین کہ بغیر اجمع کے اور قبل اجمع کے مذکور نہین ہوتے

صفت اور اوسے نعت بھی کہتے ہین وہ تابع ہی کہ ہر حال مین معنی متبوع پر دلالت کرے —

اور فائدہ اوسکا نکرے کو خاص کرنا اور معرفے کو واضح کرنا ہی مثل جاءنی رجل عالم و زید ن الفاضل —

اور کبھی محض ثنا اور ذم اور تاکید کے لیے آتی ہی مثل بسم اللہ الرحمن الرحیم واعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و نفخۃ واحدۃ —

اور صفت کی دو قسمین ہین **ایک** صفت بحال موصوف یعنی وہ معنی جسپر تابع دلالت کرتا ہی خاص ذات متبوع مین موجود ہون مثل رجل عالم اور یہ صفت اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہی تذکیر و تانیث و تعریف و تنکیر و افراد و تثنیہ و جمع و اعراب مین اور **دوسری** صفت بحال متعلق موصوف یعنی وہ معنی موصوف کے کسی متعلق مین ہون مثل قولہ تعالی من ہذہ القریۃ الظالم اہلہا —

اور یہ قسم فقط تعریف و تنکیر اور اعراب مین تابع ہوتی ہی اور تذکیر و تانیث و افراد و تثنیہ و جمع مین مثل فعل کے اپنے فاعل کی نسبت ہی

مضمر نہ وصف ہوتا ہی نہ موصوف اور جملہ خبریہ نکرے کی صفت آتا ہی نہ معرفے کی اور انشائیہ صفت نہین ہوتا —

موصوف کو کبھی حذف بھی کر دیتے ہین مثل اکرم العالم ای الرجل العالم و جلست قریباً منک ای مکاناً قریباً و صحبتک طویلاً ای زماناً طویلاً

بدل وہ تابع ہی کہ مقصود بالنسبۃ ہو یعنی جس چیز کی نسبت متبوع کی طرف کی گئی ہو اوس سے مقصود تابع ہو نہ متبوع بلکہ متبوع فقط تمہید کے لیے بیان کیا گیا ہو مثل جاءنی زید اخوک اور اوسکی چار قسمین ہین ایک بدل الکل کہ بدل سے وہی ذات مراد ہو جو مبدل منہ سے مراد ہی جیسا گذرا۔

اسم ظاہر کو مضمر غائب کا بدل کرنا جائز ہی مثل زید ضربتہ اخاک

اور کبھی ضمیر متکلم و مخاطب کا بھی مثل یکون لنا عیداً لاولنا و اخرنا واکرمنک صغیرکم و کبیرکم

اور اسی طرح مضمر کا ابدال ظاہر سے مثل رأیت زیداً اباہ۔

اور مضمر کا ابدال مضمر سے مثل رأیتک ایاک و رأیتنی ایای

دوسری بدل البعض کہ بدل مبدل منہ کا جز ہو مثل ضربت زیداً راسہ

تیسری بدل الاشتمال کہ بدل کو مبدل منہ کے ساتھ کچھ علاقہ غیر علاقہ جزئیت کے ہو مثل اعجبنی زید علمہ و سلبت زیداً ثوبہ

ان دو بدلون مین کسی ایسی ضمیر کا ہونا ضرور ہی جو مبدل منہ کی طرف عائد ہو

چوتھی بدل الغلط وہ بدل ہی کہ متکلم مبدل منہ غلطی سے کہکر بدل سے وہ غلطی رفع کرے مثل جاءنی حمار رجل۔

بدل تعریف و تنکیر مین مبدل منہ کے موافق بھی ہوتا ہی اور مخالف بھی مثل اِلیٰ
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ یہ اکثر ہی —

اور بعضے نکرے کی صفت لاناضرور کہتے ہین جبکہ معرفے سے بدل واقع ہو

عطف بیان اوس تابع غیر صفت کو کہتے ہین جو متبوع کی تفسیر و توضیح کے لیے آئے مثل جاءنی زید ابو عبد اللّٰہ جبکہ کنیت زیادہ مشہور ہو ورنہ جاءنی ابو عبد اللہ زید کہین گے اور عطف بیان اکثر کنیت یا لقب ہوتی ہو

عطف بحرف اور اوسکو عطف النسق بھی کہتے ہین وہ تابع ہی کہ متبوع کی طرف جس چیز کی نسبت ہو اوسمین وہ بھی شامل متبوع کے مقصود ہو بواسطہ ایک حرف کے حروف عطف سے جنکا ذکر عنقریب آئیگا مثل قام زید و عمرو —

جب ضمیر مرفوع متصل پر مستتر ہو یا بارز عطف کرتے ہین تو پہلے ضمیر منفصل کے ساتھہ تاکید لاناضرور ہوتا ہی مثل اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ و قمنا انا و زید

اور جب ضمیر مجرور پر عطف کرتے ہین تو معطوف پر جار کا پھیر لاناضرور ہی مثل مررت بك و بزيدٍ —

یہ دونون باتین بصریون کے نزدیک ہین اور کوفیون کے نزدیک نہ فصل ضرور ہی نہ اعادہ جار اور اسی قبیل سے ہی ع صلی اللہ علیہ و آلہ

جب دو اسم یا زیادہ ایک عامل کے معمول ہون تو اونپر ایک حرف سے
دو یا زیادہ کا عطف کرنا درست ہی مثل ضرب زید عمرًا وبکر خالدًا
وظن زید عمرًا منطلقًا وبشر جعفرًا مقیمًا واَعلم زید عمرًا بکرًا مقیمًا
وجعفرٌ زیدًا خالدًا ظاعنًا۔

اور جب دو اسم دو عاملون کے معمول ہون تو بعضون کے نزدیک ہرحال (مسافر ۱۲)
مین جائز ہی اونمین سے کوئی عامل جا ہو یا نہو مثل کان اکلًا طعامک
زیدٌ وتمرًا عمرٌو یعنی کان اکلًا تمرًا عمرو۔

اور بعضون کے نزدیک مطلقًا منع ہی اور جمہور کے نزدیک اگر معطوف علیہ
اور معطوف مین مجرور مقدم ہو منصوب یا مرفوع پر تو درست ہی ورنہ ممنوع مثل
فی الدار زید والحجرة عمروٌ۔

دوسرا باب اسم مبنی کے بیان مین۔

اسم مبنی وہ اسم ہی کہ مبنی اصل سے مشابہ ہو جیسا گذر چکا اور اوسکی آٹھ قسمین
ہین مضمرات + اسماء اشارات + موصولات + اسماء افعال + اصوات + مرکبات +
کنایات + ظروف۔

مضمر وہ اسم ہی کہ متکلم یا مخاطب کے لیے بنایا گیا ہو یا غائب کے لیے
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہو لفظًا اور وہ دو طرح پر ہی حقیقةً مثل ضرب
زید غلامه اور رتبةً مثل ضرب غلامه زید یا معنًی یعنی ضمیر کا مرجع

اگرچہ صراحۃً مذکور نہو لیکن کسی لفظ سابق کے معنی سے یا مضمون کلام سے
سمجھا جاوے مثل اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی اور وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ کہ عدل لفظ اعدلوا سے اور مورث ذکر میراث
سے سمجھا جاتا ہی اور وہی لفظ هو اور لابویہ کی ضمیر کا مرجع ہی یا حکماً کہ ضمیر کا
مرجع کسی وجہ سابق کی طرح مذکور نہو اور وہ ضمیر شان وقصہ ہی مثل هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ اور ہمیشہ اسکی تفسیر جملہ آتا ہی ضمیر کی دو قسمین ہین **متصل** کہ بغیر
اپنے عامل کے ملے ہوے مستعمل نہو اور **منفصل** جو عامل سے
ملنے کی محتاج نہو پہلی کی تین قسمین ہین **مرفوع** مثل ضربت ضربنا
ضربتَ ضربتما ضربتم ضربتِ ضربتنّ ضرب ضربا ضربوا ضربت
ضربتا ضربن مشترک ۱۲ اور **منصوب** مثل ضربني ضربنا ضربكَ
ضربكما ضربكم ضربكِ ضربكنّ ضربه ضربهما ضربهم
ضربها ضربهن مشترک ۱۲ ومثل انّني اننا انهنّ تک اور **مجرور** مثل غلامي
اور لي غلامهن اور لهنّ تک اور **منفصل** دو قسم ہی **مرفوع** مثل
انا نحن انت انتما انتم انتِ مشترک ۱۲ انتن هو هما هم مشترک ۱۲ هي هن اور **منصوب**
مثل ایّاي ایانا ایاكَ ایاكما ایاكم ایاكِ ایاكنّ ایاه ایاهما
ایاهم ایاها ایاهنّ ۔

ضمیر مرفوع متصل کبھی مستتر یعنی پوشیدہ آتی ہی مضارع کے دونوں صیغہ

متکلم اور واحد مذکر حاضر مین اور واحد مذکر امر حاضر معروف مین ہمیشہ اور فعل
ماضی و مضارع سے واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب مین جبکہ
اسم ظاہر کی طرف مسند نہون مثل زید یضرب و ہند تضرب
اور اسی طرح اسم فاعل اور اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل مین

چونکہ ضمیر اختصار کے لیے بنائی گئی ہی اور متصل منفصل سے مختصر ہی اسلیے
جب تک کہ متصل کا استعمال متعذر نہو منفصل کا استعمال نہین کیا جاتا
مثل إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وما ضربك الا انا وایاك
والشر وانا زید وما انت قائماً وزید عمرو ضاربه هو —

جب دو ضمیرین جمع ہون اور اونمین کوئی مرفوع نہو اور ضمیر اعرف مقدم
بھی ہو تو دوسری ضمیر کا متصل اور منفصل لانا دونون درست ہی مثل
اعطیتنکه و اعطیتك ایاه —

و اگر دونون برابر ہون یا اعرف مقدم نہو تو دوسری کا منفصل لانا واجب
ہی مثل اعطیته ایاه و اعطیته ایاك

لولا کے بعد اکثر ضمیر مرفوع منفصل آتی ہی مثل لولا انا لولا نحن لولا انت الخ
اور عسی کے بعد کہ فعل ماضی ہی ضمیر متصل مرفوع مثل عسیت عسینا عسیت الخ

فائدہ

جب فعل ماضی یا مضارع بغیر نون اعرابی کے آخر مین یای متکلم آتی ہی تو اوس
سے پہلے نون مکسور بڑھا دیتے ہین اور اوس نون کو نون وقایہ اور نون عماد

کہتے ہین مثل ضربني ویضربني ــــ

اور جب مضارع کے آخر مین نون اعرابی ہو تو نون وقایہ لانا اور نہ لانا دونون

درست ہی مثل یضربانني ویضربانني ــــ

اسی طرح لدن اور حروف مشبہ بالفعل مین مثل لدنّي و لدُني وانّي وانني وکانّي

وکانني ولکنّي ولکنني لیکن لعلّ مین ترک اور لیت مین الحاق مختار ہی

ضمیر فصل — کبھی مبتدا اور خبر کے درمیان مین یا جو حکم مبتدا اور خبر مین ہو صیغہ مرفوع منفصل

موافق مبتدا کے تذکیر وتانیث وافراد وتثنیہ وجمع مین لاتے ہین بشرطیکہ خبر

معرفہ یا افعل التفضیل مستعمل بمن ہو مثل زید ھو القائم واُولٰئِكَ هُمُ

الْمُفْلِحُوْنَ ۔ وکُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ وکَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ وزید ھو

افضل من عمرو اور اس صیغے کو بصری فصل کہتے ہین کہ خبر کو صفت سے

جدا کر دیتا ہی اور کوفی عماد ــــ

ضمیر شان — کبھی ضمیر مفرد جملہ خبریہ سے پہلے آتی ہی اور وہ جملہ اوسکی تفسیر کرتا ہی اور اوسکا

مرجع مذکور نہین ہوتا بلکہ ضمیر مذکر مین لفظ شان اور ضمیر مونث مین لفظ قصہ اوسکا

مرجع کہا جاتا ہی اسی سبب سے اوسکو ضمیر شان اور ضمیر قصہ کہتے ہین اور یہ

ضمیر تذکیر وتانیث مین اکثر جملہ مفسرہ کے مسند الیہ کے موافق آتی ہی متصل بارز

مثل انہ زید قائم وانّھا زینب قائمۃ اور مستتر مثل کان زید قائم

اور کبھی منفصل مثل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ع

اسماء اشارہ | اسماء اشارہ وہ اسم ہیں جو مشار الیہ کے متعین کرنے کو بنایا گیا ہو اور وہ پانچ لفظین چھ معنی کے لیے ہین ذا واحد مذکر کے لیے ذان تثنیہ مذکر کے لیے حالت رفعی ہین اور ذین حالت نصبی وجری مین اور تا و تی و ذی و تہ و ذہ و تہی و ذہی واحد مونث کے لیے اور تان اور تین تثنیہ مونث کے لیے اور اولی بقصر اور اولاء بمد مذکر و مونث کی جمع کے لیے۔

کبھی انکے اول مین ہای تنبیہ ملاتے ہین مثل ھذا و ھذہ و ھذان و ھاتان و ھؤلاء۔

اور کبھی غیر تہی و ذہی و تہ و ذہ کے آخر مین کاف خطاب لاتے ہین کہ مخاطب کے مذکر مونث واحد تثنیہ جمع ہونے پر دلالت کرے مثل ذالک، ذاکما، ذاکم، ذالکِ، ذاکن۔

اسی طرح ذانک، وتالک، وتانک، واولئک کہ سب پچیس لفظین ہین

اور کبھی اسم اشارہ مفرد اور جمع مقصور مین کاف خطاب سے پہلے لام زیادہ کرتے ہین مثل ذلک، وتلک، واولالک نہ مثنی اور اولاء ممدودہ مین اور یہ لام ہای تنبیہ کے عوض مین ہے اسی سبب سے دونون جمع نہین ہوتے فلا یقال ھذالک و ھاتالک۔

جو اسم اشارہ لام وکاف کے مقارن ہو بعید کے لیے ہے۔

اور مقارن کاف متوسط کے لیے اور غیر مقارن توریب کے لیے مثل
ذٰلک وتلک وذالک وتالک وذا وتا۔

یہ الفاظ اکثر اشارہ غیر مکان مین آتے ہین اور اشارہ مکان کے لیے اکثر
اور جو اسمای اشارہ کہ اکثر مکان کے لیے ہین یہ ہین **ھنا وھھنا** مکان قریب
کے لیے اور **ھناک وھھناک** متوسط کے لیے اور **ثَمَّ**
بفتح ثا و تشدید میم مفتوح اور **ھِنَّا** بفتح ہا و کسر ہا مع تشدید نون و ھنالک
بعید کے لیے۔

اسم موصول اوس اسم کو کہتے ہین جو تنہا مسند یا مسند الیہ واقع
نہ ہو سکے جب تک کہ کوئی جملہ اوسکے ساتھ نملے جسمین عائد اسکی طرف
راجع ہو اور اوس جملے کو صلہ موصول کا کہتے ہین اور صلہ ہمیشہ جملۂ خبریہ
ہوتا ہی یا اسم فاعل واسم مفعول۔

اور یہ دونون الف لام موصول کے ساتھ خاص ہین اور عائد ضمیر غائب
آتی ہی مثل جاء الذي اعطاك المال وانا حاتم الذي وهب الالوف
ای مثل حاتم وانت الذي قتل زيدا۔

اور کبھی بطور ندرت کے غیر تشبیہ مین غیر ضمیر غائب بھی آتی ہی مثل قوله رضي
الله عنه ع انا الذي سمتني امي حيدره + عائد منصوب یا مجرور کو
غیر صلہ الف ولام مین حذف کرنا بھی درست ہی مثل هذا الذي بعث الله رسولا

ای بعثہ اللہ —

موصولات یہ ہیں الذی مفرد مذکر کے لیے اللذانِ بنون مکسور
تثنیہ مذکر کے لیے حالت رفعی میں اللذَین بفتح ذال حالت نصبی
و جری میں اللذِین بکسر ذال و فتح نون جمع مذکر عاقل کے لیے ہر حال میں
التی واحد مؤنث کے لیے اللتان تثنیہ مؤنث حالت رفعی
میں اللتین حالت نصبی و جری میں اللاتی اللواتی بتا
اللائی بہمزہ اللات اللوات اللاء اللواء آخر میں
یہ سب مکسور ہیں بصیغہ جمع مؤنث کے لیے الاُولیٰ بضم ہمزہ و الف
مقصورہ بروزن عُلیٰ ہر جمع کے لیے مذکر ہو خواہ مؤنث عاقل ہو خواہ غیر عاقل
اور ما غیر ذی عقل کے لیے اور کبھی ذی عقل میں مستعمل ہوتا ہے مثل وَ
السَّمَاءِ وَمَا بَنٰھَا ای مَنْ بناھا اور مَنْ ذی عقل کے لیے اور
کبھی غیر ذی عقل میں بھی آتا ہے مثل مِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ —
اور ان دونوں میں واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث سب برابر ہیں —
اسی طرح ذو بمعنی الذی لغت بنی طی میں مثل قول شاعر ؎

فانّ الماءَ ماءُ ابی وجدّی * وبیری ذو حفرتُ وذو طویتُ

ای التی حفرتھا والتی طویتھا —

اور بعضے ذو کو بحسب مقصود بدل لیتے ہیں یعنی مفرد مذکر کے لیے

ذو تثنیہ مذکر کے لیے **ذوا** جمع مذکر کے لیے **ذووا** واحد مونث کے لیے **ذات** تثنیہ مونث کے لیے **ذواتا** جمع مونث کے لیے **ذوات** اور **اي** و **اية** بمعنی الذي والتي مثل اکرم ایهم لقيت اور **ذا** بعد مای استفہامیہ مثل ماذا صنعت اور الف لام بمعنی الذي اسم فاعل اور اسم مفعول پر مثل الضارب زید والمضروب عمرو ای الذي ضرب زید والذي ضرب عمرو تثنیہ ايّ و ايّة معرب ہین مگر جبکہ موصول ہوں اور صدر صلہ محذوف ہو اوسوقت ضمہ پر مبنی ہوتے ہین مثل قوله تعالی لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا یعنی هو اشد —

فائدہ ماذا صنعت مین دو وجہین ہین **ایک** یہ کہ مای استفہامیہ مبتدا اور ذا موصول مع صنعت جملہ فعلیہ صلہ کی خبر والتقدير اي شيء الذي صنعته **دوسری** یہ کہ ماذا بمعنی اي شئ کے مفعول بہ مقدم فعل صنعت کا ہی والتقدير اي شيء صنعت — پہلی صورت مین اسکا جواب مرفوع ہوگا اور دوسری مین منصوب تاکہ جواب سوال کے مطابق ہوجاے —

اسم فعل اوس اسم کو کہتے ہین جو بمعنی امر یا ماضی کے ہو مثل صه بمعنی اسکت و **هيهات** بمعنی بعد —

اسم فعل

اسمای افعال کی دو قسمین ہین بسیط و مرکب بسیط سے فعال بمعنی امر ہی مثل نزال بمعنی انزل وترالے بمعنی اترلے اور یہ ہر فعل ثلاثی مجرد متصرف فیہ سے قیاسی ہی سیبویہ کے نزدیک اور سماعی مبرد کے نزدیک اور ہمیشہ مبنی کسرے پر ہوتا ہی اسی طرح مبنی کسرے پر ہی فعال مصدر معرفہ مثل فجار بمعنی الفجرة فعال صفت مؤنث حالت ندا مین مثل یافساق بمعنی یافاسقة کہ دونون فعال بمعنی امر کے مشابہ ہین عدل اور وزن مین اگرچہ اسم فعل نہین یعنی جس طرح نزال اور تراک انزل اور اترک سے معدول ہین ایسے ہی فجار وفساق الفجرة اور فاسقة سے

اور اسی طرح ہر فعال جو علم مؤنث ہو اہل حجاز کے نزدیک اسکے آخر مین حرف را ہو یا نہو مثل حضار وحذام لیکن بنو تمیم جنکے آخر مین را نہو معرب غیر منصرف کہتے ہین بالاتفاق اور ذوالراء کو بعضے معرب بعضے مبنی اور صہ بمعنی اکفف قد اور قط بمعنی کفی اور تید بمعنی امہل اور ایہ بمعنی حدث اور حسب بمعنی کفی امین بمعنی استجب اور مرکب سے مثل علیک بمعنی الزم والیک بمعنی تنح اور عندک ودونک بمعنی خذ و تاخر لدیک بمعنی خذ وراءک بمعنی تاخر امامک بمعنی تقدم مکانک بمعنی اثبت۔

اسمار افعال سب معرفہ ہین لیکن جو قابل تنوین ہی تنوین کے وقت نکرہ

ہوجاتا ہی مثل صہ بمعنی اسکت السکوت وصہٍ بمعنی اسکت سکوتاً ما

اسمای اصوات اسم صوت وہ لفظ ہی جس سے آدمی کسی جانور کی آواز یا کسی اور چیز کی آواز کی نقل و حکایت کرے یا جانور کو اوس سے بلائے یا جھڑکے یا اور کوئی کام لینے کو کہے جیسے غاق کوے کی آواز ماءِ ہرن کی آواز نخ مشدد و مخفف اونٹ بٹھانے کی آواز ھا ھا گھوڑے بلانے کی آواز گھاس دینے کے لیے ھلا گھوڑے کے جھڑکنے کی آواز —

مرکبات مرکب وہ اسم ہی کہ دو کلموں سے بنایا گیا ہو اور اونکے درمیان مین نسبت نہو پھر اگر دوسرا جز صوت ہی مثل سیبویہ و نفطویہ کے تو آخر جز و اول مبنی فتحے پر اور آخر جز و ثانی مبنی کسرے پر ہوگا اور اگر صوت نہو تو اگر حرف عطف اون دونون کلموں مین مراد ہوگا تو دونون جز مبنی فتحے پر ہون گے اگرچہ مضاف یا معرف باللام ہون مثل ھذہ خمسۃ عشر زید و لہ الخمسۃ عشر مگر اثنی عشر کہ اوسکا جز و اول بالاتفاق معرب آتا ہی ورنہ جز و اول مبنی فتحے پر اور جز و ثانی معرب غیر منصرف مذہب صحیح پر مثل جاء بعلبک و رأیت بعلبک و مررت ببعلبک —

کنایات کنایہ کسی چیز معین کا ایسے لفظ سے بیان کرنا ہی کہ صراحۃً

اوسپر دلالت نکرے اور یہان مراد مکنی بہ ہی یعنی وہ اسم جس سے کسی معین چیز کو اس طرح بیان کرین کہ مکنی عنہ پر صراحۃً دلالت نکرے اور باب مبنیات مین اوس سے بعض الفاظ خاص مراد ہین یعنی کم و کذا کنایہ عدد سے مثل کم درہمًا مالک وکم دینارًا مالی وقبضت کذا درہمًا۔

اور کبھی کذا غیر عدد سے بھی کنایہ ہوتا ہی مثل خرجت یوم کذا وکذا کنایہ روز معین سے اور کیت اور ذیت بہرسہ حرکت تا کنایہ بات سے ہی مثل قال فلان کیت وکیت وکان الامر ذیت وذیت استعمال مین یہ دونون مکرر آتے ہین وجوبًا سماعًا۔

اور کم دو قسم پر ہی استفہامیہ اور خبریہ اور ان دونون قسمون کا عمل اسمای عاملہ مین مذکور ہوچکا اور خود لفظ کم محلًا منصوب ہوتا ہی اگر بعد اوسکے فعل ہو اور اوس فعل نے اوسکی ضمیر یا متعلق ضمیر مین عمل نکیا ہو مثل کم رجلًا ضربت وکم درہم اعطیت وکم یومًا صمت وکم یوم صمت وکم ضربۃً ضربت وکم جلسۃٍ جلست۔

اور مجرور اگر بعد حرف جر یا بعد مضاف ہو مثل بکم رجلًا مررت وعلی کم رجل حکمت وغلام کم رجلًا ضربت ومال کم رجل سلبت اور مرفوع بسبب ابتدا کے اگر ظرف نہو مثل کم رجلًا اخوتک وکم درہم مالی ورنہ بسبب خبریت کے مثل کم یومًا سفرک وکم شہر صومی۔

ظروف مبنی چند اسم ہین کہ اونمین سے اسمای جہات ستہ ہین جبکہ مضاف الیہ اونکا لفظ سے محذوف اور معنی مین مراد ہو اور وہ الفاظ یہ ہین قبل + بعد + فوق + تحت + قدّام + خلف + وراء + امام + اسفل + دون + اول + من علُ بضم لام + من علوُ بفتح وضم واو —

چونکہ جہات مذکورہ سے حذف مضاف الیہ محض سماعی ہی اسلیے جن الفاظ مین مسموع نہین مثل یمین + شمال کے اونھین ظروف مبنیہ سے نہین کہتے اور اسوقت ہین کہ جہات مذکور اضافت سے مقطوع ہوتے ہین اونھین غایات کہتے ہین مثل یحبّنی زیدٌ وکان من قبلُ یبغضنی وجئتہ من علِ البیت و من علُ یا من علوُ —

اور جب مضاف الیہ انکا مذکور یا محذوف نسیاً منسیاً ہوتا ہی تو معرب ہوتے ہین اور اوسوقت کبھی اونکے آخر مین تنوین بھی لاتے ہین مثل للّٰہ الامرُ من قبلٍ ومن بعدٍ ایک قراءت ہین —

لفظ **غیر** بھی بعد لیس یا بعد لا کے مثل ظروف مذکور کے ہی اگر اوسکا مضاف الیہ محذوف منوی ہو مثل جاءنی زیدٌ لیس غیرُ وافعل ھذا لاغیرُ اور اسی طرح لفظ **حسب** مثل افعل ھذا حسب یعنی افعل ھذا لاغیر اور منجملہ ظروف مبنیہ کے لفظ **حیث** ہی کہ ضمے پر مبنی آتا ہی اس سببسے کہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہی اور اضافت جملے کی طرف مثل لا اضافت کے

ہی جیسے اجلس حیث زید جالس وقم حیث قام زید —

اور کبھی مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہی اور اسوقت بہن بھی اکثرون سے انکے نزدیک مبنی ضم پر ہوتا ہی مثل ؎ ونحن سقینا الموت بالشام معقلا ۞ وقد کان منکم حیث لی العمائم یعنی قد کان منکم محل رؤسکم رفعة وعزازة اور اذا اور وہ استقبال کے لیے ہی اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہو مثل اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور اوسمین شرط کے معنی ہین اسیلیے اوسکے بعد اکثر فعل آتا ہی اور بعضون کے نزدیک اذا شرطیہ کے بعد فعل کا آنا واجب ہی اسیلیے مثل اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کو اصل مین اذا انشقت السماء انشقت کہتے ہین یعنی السماء فعل محذوف بشرط تفسیر کا فاعل ہی —

اور کبھی محض ظرفیت کے لیے آتا ہو مثل وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور کبھی مفاجات کے لیے اور اذا فجائیہ ابتدای کلام مین نہین آتا ہی اور ہمیشہ اوسکے بعد جملہ اسمیہ ہوتا ہی مثل خرجت فاذا زید جالس یا خرجت فاذا الاسد واقف اور اِذْ اور وہ زمان ماضی کے لیے ہی اگرچہ مضارع پر ہو اور اوسکے بعد جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونون آتے ہین مثل جئتک اذ طلعت الشمس واِذِ الشمس طالعة —

اور کبھی مستقبل کے لیے بھی آتا ہی مثل قولہ تعالی فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ —

اور کبھی تعلیل کے لیے اور کبھی مفاجات کے لیے جب بینا یا بینما کے جواب مین واقع ہو مثل بینا انا جالس اذ اقبل زید و بینما نحن نتحدث نون اذ مر عمرو اور لما بمعنی اذ جبکہ ماضی کی طرف مضاف ہو لفظاً مثل لما جاء عمرو اکرمته اور معنیً مثل لما الجی زیداً اهنته

اور انّی و این دونون مکان کے لیے ہین استفہام مین مثل انّی لک هذا و فاین تذهبون یا شرط مین مثل انی تکن اکن و این تجلس اجلس لیکن انی کبھی بمعنی کیف کے بھی آتا ہو مثل انی زید ای کیف زید — اور کبھی بمعنی متی مثل این القتال ای متی القتال اور متی زمان کے لیے ہی استفہام ہو مثل متی نسافر یا شرط مثل متی تقم اقم اور ایّان بفتح ہمزہ و نون استفہام زمان کے لیے ہی مثل ایّان یوم الدین —

اور اکثر اوسکا استعمال مستقبل کے ساتھ ہی اور متی کا استعمال ہر زمانے مین عام ہی اور مذ و منذ اور وہ دونون اول مدت کے معنی مین ہوتے ہین اور اس صورت مین اوسکے بعد مفرد معرفہ آتا ہی حقیقۃً مثل ما رأیته مذ او منذ یوم الجمعة یا حکماً مثل ما رایته مذ او منذ یوم لقیتني فیه —

اور کبھی بمعنی جمیع مدت کے اور اسوقت مین اوسکے بعد جو زمانہ مقصود ہی مذکور ہوگا مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع مثل ما رأیته مذ او منذ یوم

انّی و این

متی

ایان

مذ و منذ

اور یومان اور ثلثة ایّام —
اور کبھی اونکے بعد مصدر اور کبھی فعل اور کبھی انّ آتا ہی اور ان صورتون مین لفظ زمان اونکے بعد مقدر مانا جاتا ہی مضاف طرف مابعد کے مثل ماخرجت مذ او منذ ذھابك و ماخرجت مذ او منذ ذھبت و ماخرجت مذ او منذ انك ذاھب یعنی مذ او منذ زمان ذھابك —
جمہور مذ اور منذ کو بمعنی اول مدت کے ہو یا بمعنی جمیع مدت بسبب اسم مضاف ہونے کے مبتدا کہتے ہین اور اونکے مابعد کو خبر اسی سبب سے اونکا مابعد اسوقت مین مرفوع ہوتا ہی —
اور یہ دونون مذ و منذ مغایر اون مذ و منذ کے ہین جو حروف جارہ مین گذر چکے کہ وہ حرف تھے یہ اسم اور لدی و لدن عند کے معنی مین ہین مثل المال لدیك ای عندك لیکن لدی و لدن مین حضور شرط ہی اور عند عام ہی مثلاً اگر زید کے پاس مال نہو بلکہ اوسکے گھر مین یا خزانے مین تو زید کو المال لدیّ کہنا درست نہین اور المال عندي کہنا جائز ہی اور قطّ بفتح اول اور ضم ثانی مشدد اور اسمین اور لغات بھی ہین لیکن یہ لغت فصیح ہی اور وہ زمان ماضی منفی کے استغراق کے لیے ہی مثل مافعلته قطّ ای مافعلته مذ خُلِقتُ الی الآن

فائدہ لدی و لدن

قطّ

اور عوض زمان مستقبل منفی کے استغراق کے لیے ہی مثل لا اعطیہ عوض یعنی کبھی نہیں دونگا اوسکو اور الآن بفتح نون زمان حاضر کے لیے ہی مثل لا اعطیہ الآن۔ | فائدہ عوض | فائدہ الآن

جب کوئی اسم ظروف غیر مبنیہ سے کسی جملے یا کلمۂ اذ کی طرف مضاف ہوتا ہی تو فتحے پر اوسکا مبنی ہونا جائز ہی مثل یوم ینفع الصادقین صدقہم ایک قراءت پر۔ | فائدہ یوم

اسی طرح لفظ مثل و غیر جب کہ قبل ما یا ان یا انّ کے واقع ہوں مثل قیامی مثل ما قام زید و قیامی مثل ان یقوم زید و قیامی مثل انک قائم اور کیف بھی ظروف مبنیہ سے ہی اور وہ استفہام حال کے لیے ہی مثل کیف زید ای علی ای حال من الاحوال۔ | فائدہ کیف

خاتمہ باقی احکام اسم اور فعل اور حروف کے بیان مین

فصل

اسم کی دو قسمین ہین معرفہ و نکرہ معرفہ وہ اسم ہی کہ شی معین کے لیے بنایا گیا ہو مثل زید و عمرو اور نکرہ جو ایسا نہو مثل رجل و فرس اور معرفے کی چھ قسمین ہین مضمرات اور اعلام اور مبہمات یعنی اسمای اشارات و اسمای موصولات اور معرف باللام اور مضاف باضافت معنوی کسی قسم کی طرف اقسام مذکورہ سے اور منادی۔ | فائدہ اقسام معرفہ

علم وہ اسم ہی کہ ذات معین شخصی کے لیے وضع کیا گیا ہو اس طرح پر

کہ اوس وضع سے سوای معہود مذکور کے اور کسی ذات مین اوسکا
استعمال درست نہو مثل زید و عمرو و بکر وغیرہ کے
اور اگر ایک ایک واضع نے سو آدمیون کا نام علیحدہ علیحدہ مقرر کرکے
رکھا تو ہر ایک کی جداگانہ وضع مین دوسری ذات مراد نہو گی اسلیے
باوجود سو ذات ہونے کے ہر ایک لفظ زید اپنے اپنے موضوع
کے مقابل مین علم ہی —
اگر علم کے اول مین لفظ اب یا ابن یا ام یا بنت ہو تو اوسے
کنیت کہتے ہین مثل ابو عبداللہ و ابن الحسن و ام سلمة و بنت الفاطمة
اور اگر معنی مدح یا ذم مراد ہو وے تو لقب مثل شمس الدین و تقی ورنہ اسم مثل زید و عمرو
اور **اعرف المعارف** ضمیر متکلم ہی پھر ضمیر مخاطب پھر ضمیر
غائب پھر علم اوسکے بعد اسم اشارہ اوسکے بعد اسم موصول اور معرف
باللام اور معرف بندا اور مضاف صلکم مضاف الیہ مین ہی — اور
انکر النکرات لفظ شی ہی بعدہ متحیز بعدہ جسم پھر نامی پھر حیوان پھر ماشی پھر
ذو رجلین اوسکے بعد انسان اوسکے بعد رجل —
فصل عدد وہ اسم ہی کہ عربی مین کم اور فارسی مین چند
اور اردو مین لفظ کی یا کتنے کے جواب مین واقع ہو اور کسی چیز کے
چند ہونے پر دلالت کرے مثل **واحد و اثنان**

اور اصول عدد بارہ کلمے ہین واحد + اثنان + ثلثة + اربعة + خمسة
ستة + سبعة + ثمانية + تسعة + عشرة + مائة + الف + باقی جتنے عدد
ہین انھین سے بنتے ہین۔

انھین سے لفظ **واحد و اثنان** کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے
ہی اور **ثلثة** سے **تسعة** تک مخالف یعنی مذکر کے ساتھ موئنث
موئنث کے ساتھ مذکر مرکب ہون یا غیر مرکب اور **عشر** بحالت افراد ہین
مخالف قیاس اور ترکیب مین موافق قیاس آتا ہی مثل رجل واحد وامرأة
واحدة ورجلان اثنان وامرأتان اثنتان وثلثة رجال وعشرة رجال
وثلث نسوة وعشر نسوة واحد عشر رجلا واحدی عشرة امرأة
واثنا عشر رجلا واثنتا عشرة امرأة وثلثة عشر رجلا واربعة
عشر رجلا وثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة —

اسی طرح **تسع عشر** تک اور **عقود** یعنی **عشرون** سے
تسعون تک اور **مائة و الف** دونون مین برابر ہین مثل
عشرون رجلا وعشرون امرأة ومائة رجل ومائة امرأة والف رجل
والف امرأة ومائتا رجل ومائتا امرأة والفا رجل والفا امرأة
عقود کے ساتھ احاد کی ترکیب بعطف اور تذکیر و تانیث مثل مذکور سابق کے
ہوتی ہی مثل احد و عشرون رجلا واحدی وعشرون امرأة وثلثة

وعشرون رجلاً وثلث وعشرون امرأة —

اور جب عدد زیادہ ہوں تو الف مائة پر اور مائة احاد پر اور احاد عشرات پر مقدم آتے ہیں مثل عندي الف ومائة واحد وعشرون رجلاً والفان ومائتان واثنان وعشرون رجلاً واربعة آلاف وتسع مائة وخمس واربعون امرأة —

جب کوئی لفظ ثلثة سے تسعة تک مائة کی طرف مضاف ہو تو اوسکی تای تانیث کا گرا دینا واجب ہی تمیز مذکر ہو یا مونث اور اگر الف کی طرف مضاف ہو تو اثبات لازم ہی جیسا مثال مذکور میں گذرا —

ثلثة سے عشرة تک کی تمیز مجرور مجموع آتی ہی مثل ثلثة رجال وثلثة رهط مگر لفظ مائة ہمیشہ مفرد رہتا ہی مثل ثلثمائة درهم واربعمائة دینار

اور احاد عشر سے تسعة وتسعین تک کی تمیز مفرد منصوب اور لفظ اسباطاً قوله تعالی وقطعناهم اثنتي عشرة اسباطاً مین اثنتی عشرة سے بدل ہی نہ تمیز —

اور مائة والف ومائتان والفان کی تمیز مفرد مجرور —

اور لفظ واحد واثنان کی تمیز نہین آتی اسلیے کہ لفظ مفرد و تثنیہ کے ساتھ عدد کی حاجت نہین مثل رجل ورجلان —

حالت اور مرتبہ بیان کرنے کے لیے انھین اسماء عدد سے اسم فاعل مشتق

بیان مذکر و مونث

عرب کے کہتے ہین مذکر مین اوّل ثانی ثالث رابع خامس سادس سابع ثامن تاسع عاشر اور مونث مین اولی ثانیۃ ثالثۃ رابعۃ آخر تک یعنی پہلا دوسرا تیسرا چوتھا پانچوان تا آخر ۔

فصل اسم کی دو قسمین ہین مذکر اور مونث **مونث** وہ اسم ہی جسمین تانیث کی نشانی ہو لفظاً حقیقۃً مثل امرأۃ و ظلمۃ اور حکماً مثل زینب و عقرب کہ حرف رابع حکم تای تانیث مین ہی یا تقدیراً مثل ارض و دار بدلیل اُرَیضۃ و دُوَیرۃ کے اور علامت تانیث کی تین ہین تا جو حالت وقف مین ہا ہو جاتی ہی مثل رحمۃ و قائمۃ اور الف مقصورہ مثل حبلی و الف ممدودہ مثل حمراء اور مقدر صرف تے آتی ہی اور علامت اور مذکر جو ایسا نہو ۔

مونث کی دو قسمین ہین **حقیقی** جسکے مقابلے مین حیوان مذکر ہو مثل ناقۃ و امرأۃ اور **لفظی** جو ایسی نہو مثل ظلمۃ و عین اور دو اور قسمین ہین **قیاسی** جسکی تانیث قیاس و قاعدۂ مقررہ کے موافق ہو اور **سماعی** جسکا مونث بولنا صرف سماعت پر موقوف ہو مثل اُذن و ارنب و بئر وغیرہ جسکی تفصیل بڑی کتابون مین مذکور ہی ۔

جب فعل یا شبہ فعل مونث کی طرف مسند ہو تو اگر اسناد اسم ظاہر مونث حقیقی کی طرف بلا فاصلہ ہو یا ضمیر مونث کی طرف حقیقی ہو خواہ لفظی تو تای تانیث فعل یا شبہ فعل مین لانا واجب ہی بغیر باب نعم مین مثل قالت امرأۃ

عِمْرَانَ وناقة ارضعت فصیلها والشمس طلعت۔ ورنہ
جائز یعنی جب مسند الیہ مؤنث حقیقی ظاہر بفاصلہ یا مؤنث غیر حقیقی ہو بفاصلہ
یا بلا فاصلہ تو مسند مین علامت تانیث لانا اور نہ لانا دونون برابر ہی مثل
حضرتِ القاضیَ امرأةٌ وطلعتِ الیومَ الشمسُ وطلعتِ الشمسُ
وحضر القاضیَ امرأةٌ وطلع الیومَ الشمسُ وطلع الشمسُ جیسا باب نعم مین
اور اسی طرح جمع مکسر اور جمع بالف وتا مین مثل نعم المرأة هند ونعمت
المرأة هند وجاء الرجال وقال نسوةٌ وجاء المسلمات وجاءت
الرجال وقالت نسوة وجاءت المسلمات۔

اور جب اسناد ضمیر جمع کی طرف ہو تو تا لاحق کرنا یا مسند کا جمع لانا واجب ہے
مثل الرجال جاءت یا جاؤا والنساء قالت یا قلن۔

فصل فعل کی تین قسمین ہین ۱ ماضی ۲ مضارع ۳ امر جسکی تفصیل (تقسیم فعل)
فیض الصرف مین مرقوم ہو چکی منجملہ انکے **ماضی** اور **امر** مبنی اصل ہین اور
مضارع معرب بشرطیکہ نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہو
مثل یضرب یضربان یضربون ورنہ مبنی مثل لا تفعلنّ کذا والهندات یقمن

مضارع کے اعراب تین ہین رفع نصب اسم وفعل مین مشترک (اعراب مضارع)
اور جزم کہ فعل کے ساتھ خاص ہے جیسا جر اسم کے ساتھ۔
نحویون کی اصطلاح مین مضارع کی دو قسمین ہین **صحیح** جسکے آخر مین حرف

علت نہو اور معتل جسکے آخر مین حرف علت ہو پھر اگر صحیح کے آخر مین ضمیر بارز کہ الف تثنیہ او ر واو جمع مذکر اور یای واحد مؤنث مخاطبہ ہی نہو تو حالت رفعی مین ضمہ لفظی او ر نصبی مین فتحہ لفظی اور حالت جزم مین سکون لفظی ہوتا ہی مثل زید یضربُ ولن یضربَ ولم یضربْ —

او راگر آخر مین ضمیر مذکور ہو تو رفع باثبات نون اور نصب وجزم بحذف نون آتا ہی مضارع صحیح ہو خواہ معتل مثل یضربان ویضربون وتضربین ولن یضربا ولن یضربوا ولن تضربی ولم یضربا ولم یضربوا ولم تضربی — اور اسی طرح معتل مثل یغزوان ویرمیان الخ —

او جب فعل مضارع معتل واوی یا یائی ضمیر رفع بارز سے خالی ہو تو رفع بتقدیر ضمہ اور نصب بفتحہ لفظی اور جزم بحذف حرف علت آئیگا مثل یدعو ویرمی ولن یدعوَ ولن یرمیَ ولم یدعُ ولم یرمِ —

او ر اسی طرح مضارع معتل الفی بدون ضمیر مذکور سوا اسکے کہ اومین نصب بھی بتقدیر فتحہ ہوتا ہی مثل یرضی ولن یرضی ولم یرضَ —

افعال تعجب او ر وہ دو صیغے ما افعَلَ زیداً او افعِل بہ انشای تعجب کے لیے بنائے گئے ہین ہر فعل ثلاثی مجرد متصرف فیہ سے جسکے معنی قابل زیادت ونقصان کے ہون اور لون اور عیب کے معنی نہون مثل ما احسن زیداً ای ای شیء احسن زیداً اما اسمیہ

بتدا ہی اور احسن زیدًا جملہ فعلیہ اوسکی خبر اور احسن مین ضمیر راجع طرف ما کے اوسکا فاعل ہی۔

اور احسن بہ مین فعل امر بمعنی ماضی ہی اور مجرور فاعل فعل اور با زائدہ یعنی صار ذا حسن اور حسن فعل سے صیغہ تعجب نہین آسکتا اسمین لفظ اشد سے بناتے ہین مثل ما اشدّ استخراجًا و اشدد باستخراجہ۔

حروف عطف

فصل حروف عاملہ کا ذکر ہو چکا اور حروف غیر عاملہ کئی قسم ہین منجملہ اونکے حروف عطف دس ہین واو + فا + ثم + حتّٰی + او + اِمّا + اَم + لا + بل + لکنّ اونمین سے واو + فا + ثم + حتّٰی جمعیت کے لیے ہین یعنی اسپر دلالت کرتے ہین کہ معطوف علیہ اور معطوف دونون کو حکم ثابت ہی اور فرق یہ ہی کہ واو مطلق جمعیت کے لیے ہی بغیر لحاظ ترتیب و مہلت کے مثل جاءنی زید وعمرو یعنی زید و عمرو دونون آئے ساتھ آئے ہون یا آگے پیچھے بمہلت یا بلا مہلت۔

اور فا ترتیب کے لیے ہی بلا مہلت مثل قام زید فعمرو یعنی پہلے زید کھڑا ہوا پھر عمرو

اور ثم ترتیب کے لیے بمہلت ہی مثل دخل زید ثم عمرو یعنی زید پہلے داخل ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد عمرو۔

اور حتّٰی مثل ثم کے ہی لیکن برخلاف ثمّ کے اسکا معطوف معرفہ آتا ہی اور معطوف علیہ کا ایک جز قوی یا ضعیف ہوتا ہی تاکہ عطف حتّٰی اوس قوت و ضعف کا بیان کرے اور معطوف معطوف علیہ کی نہایت ٹھیرے مثل مات

الناس حتی الانبیاء و زادک الناس حتی الحجامون اور اسمین ترتیب ذہنی ہوتی ہی نہ خارجی مثلاً امثال مذکورمین اور آدمیون کا انبیا سے پہلے مرنا عقل مناسب جانتی ہی اگرچہ خارج مین بعضے انبیا کی وفات اور آدمیون کے پیچھے بھی ہوئی اور او اور اما اور ام معطوف علیہ اور معطوف مین سے ایک کو بلا تعیین حکم ثابت کرنے کے لیے موضوع ہین مثل مررت برجل او امرأة۔

اور کبھی او کے معطوف علیہ پر لفظ اما لاتے ہین مثل جاءنی اما زید او عمرو عطف بہ اما مین لازم ہی کہ پہلے معطوف علیہ پر لفظ اما لائے پھر عطف بہ اما عاطفہ پر واو کا آنا لازم ہی مثل العدد اما زوج و اما فرد ام کی دو قسمین ہین متصلہ اور منقطعہ متصلہ وہ ہی جسکے ساتھ احد الامرین کی تعیین کا سوال کیا جاے اور سائل ایک کی نسبت لا علی التعیین ثبوت حکم یقینا جانتا ہو بخلاف او اور اما کے کہ وہان سائل کو ثبوت حکم کسیکی نسبت معلوم نہین ہوتا اور اسکا استعمال تین شرط سے ہوتا ہی ایک یہ کہ اوسکے معطوف علیہ پر بلا فاصلہ ہمزۂ استفہام داخل ہو مثل ازید عندک ام عمرو دوسری یہ کہ اوسکے متصل وہ کلمہ ہو جو ہمزہ کے بعد ہو یعنی اگر اسم ہو تو اسم اور فعل ہو تو فعل تیسری یہ کہ متکلم احد الامرین کی نسبت ثبوت حکم یقینا جانتا ہو اور استفہام صرف تعیین کے لیے ہو اسیلیے اوسکے جواب مین نعم یا لا کہنا درست نہین بلکہ احد الامرین کی تعیین چاہیے اور منقطعہ بل اور ہمزہ دونون کے معنی کے لیے موضوع ہی

یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ متکلم نے معطوف علیہ سے اعراض کیا اور معطوف مین شک رکھتا ہی پہلے لفظ بل کے معنی ہین اور دوسرے ہمزہ کے معنی مثل انها لابل ام شاة یعنی متکلم نے پہلے حکم کیا کہ وہ صورت جو نظر آتی ہی اونٹ ہی پھر اوس سے اعراض کر کے شک ظاہر کیا کہ آیا بکری ہی اور تقدیر یہ ہی انها لابل بل اهی شاة۔

یہ ام جملۂ خبریہ کے بعد آتا ہی جیسا گذرا اور کبھی استفہامیہ کے بعد بھی مثل هل یستوی الاعمی والبصیر ام هل تستوی الظلمت والنور۔

اور **لا و بل و لکن** اسپر دلالت کرتے ہین کہ حکم سابق معطوف علیہ اور معطوف سے ایک کو بر سبیل تعیین ثابت ہی لا اوس حکم کی جو معطوف علیہ کو ثابت ہی معطوف سے نفی کرتا ہی مثل جاءنی زید لا عمرو۔

اور بل اضراب کے لیے ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ پہلے حکم معطوف علیہ کو ثابت تھا اب اوس سے متکلم نے اعراض کر کے معطوف کو وہ حکم ثابت کیا مثل قام زید بل عمرو ومعناہ بل قام عمرو۔

اور لکن استدراک کے لیے ہی اسیواسطے اسکو نفی لازم ہی قبل ہو مثل ما جاءنی زید لکن عمرو جاء یا بعد مثل قام زید لکن خالد لم یقم۔

حروف تنبیہ تین ہین الا و اما و ها مخاطب کے آگاہ کرنے کو بنائے گئے ہین تاکہ ہوشیار ہو کر کلام سُنے **الا و اما** ہمیشہ جملے پر

آتے ہیں اسمیہ ہو خواہ فعلیہ مثل الا انہم ہم المفسدون واما لا تفعل والا لا تفعل
اور الا و اما دونوں کو صدر کلام لازم ہے۔
اور ھا جملے پر بھی آتا ہے مثل ھا زید قائم اور مفرد پر بھی مثل ھذا و ھؤلاء

حروف ایجاب

حروف ایجاب نعم بلی اجل جیر ان ای ہیں
نعم بفتحتین خبر کی تصدیق کے لیے آتا ہے خبر مثبت ہو مثل قام زید خواہ منفی
مثل ما قام زید اوسکی تصدیق کے لیے تم کہو نعم۔
اسی طرح خبر پوچھنے والے کے جواب میں مثل ھل جاء زید۔
اسی طرح وعدۂ طالب کے لیے مثلاً کوئی کہے اضرب زیداً اوسکے جواب میں
کہو نعم ای نعم اضربہ یعنی ہاں ماروں گا۔
اسی طرح ای بالکسر اثبات کے لیے بعد استفہام کے اکثر اور کبھی تصدیق
خبر کے لیے کبھی وعدۂ طالب کے لیے آتا ہے لیکن اوسکے ساتھ قسم لازم ہے مثل
ھل ضرب زید کے جواب میں ای واللہ۔
اور **بلی** ایجاب منفی کے لیے ہے استفہام ہو مثل الست بربکم قالوا بلی
ای بلی انت ربنا خواہ غیر استفہام جیسے ما قام زید کے جواب میں
بلی یعنی بلی قد قام زید۔
اور کبھی بطریق شذوذ تصدیق ایجاب کے لیے آتا ہے جیسے اقام زید کے
جواب میں بلی یعنی نعم قد قام زید۔

اور اجل بفتحتین وسکون لام اور جبا اور جیر بالفتح وکسر اور اِنّ بکسر ہمزہ وتشدید نون مفتوح مُخبر کی تصدیق کے لیے آتے ہیں خبر مثبت ہو خواہ منفی جیسے قد اتاک زید یا لم یاتک زید کے جواب میں اجل یا جبا یا جیر یا اِنَّ یعنی یہ خبر سچ ہے۔

حروف زیادت

حروف زیادت یعنی وہ حروف جو استعمال میں کبھی زیادہ آتے ہیں سات ہیں اِن اور اَن اور ما اور لا اور من اور با اور لام

اِن مای نافیہ اور مای مصدریہ اور لمّا کے بعد زیادہ ہوتے ہیں مثل ما ان زید قائم وانتظر ما ان یجلس الامیر ای انتظر مدۃ جلوس الامیر ولمّا ان جلست جلست۔

اور **اَن** لمّا کے بعد مثل فلمّا ان جاء البشیر اور درمیان قسم اور لو کے مثل واللہ ان لو قمت قمتُ۔

اور **ما** اذا ومتی وایّ واین وان حروف شرط کے بعد زیادہ آتا ہے مثل اذا ما تسافر اسافر الخ۔

اور بعضے حروف جر کے بعد مثل فبما رحمۃ من اللہ وعمّا قلیل لیصبحنّ نادمین و مما خطیئٰتھم اغرقوا وزید صدیقی کما ان عمرا اخی

اور **لا** واو کے بعد زائدہ آتا ہے مثل ما جاءنی زید ولا عمرو اور اَن مصدریہ کے بعد مثل قولہ تعالی ما منعک ان لا تسجد اور قبل

قسم کے مثل لا اُقسِمُ بِھٰذَا البَلَدِ بمعنی اُقسِمُ۔

اور مِن کلام غیر موجب میں زیادہ آتا ہے مثل ما جاءنی من احدٍ وھل جاءک من احد

اور با خبر نفی او خبر استفہام بلفظ ھل میں قیاساً زائد آتی ہے مثل لیس زید بقائمٍ وھل

زید بقائم اور سماعاً غیر مواضع مذکور میں مثل بحسبک زیدٌ وکفٰی باللہ شھیداً والقی بیدہ

اسی طرح لام سماعاً زیادہ آتا ہے مثل ردف لکم ای ردفکم۔

حروف تفسیر وہ ہیں ای مثل واسئَلِ القریۃَ ای اھل القریۃ

وقطع رزقہ ای مات۔

اور اَن اوس فعل کی تفسیر کرتا ہے جو بمعنی قول ہو نہ خود قول کی مثل قولہ تعالی

وناديناہ اَن يّا ابراھیمُ واوحینا الی اُمِّ موسیٰ اَنِ اقذفیہ۔

حروف مصدر یعنی وہ حروف کہ فعل یا شبہ فعل کو بمعنی مصدر کے

کر دیتے ہیں تین ہیں ما اور اَنْ اَنَّ جملہ فعلیہ کے لیے مثل قولہ تعالی ضاقت

علیھم الارضُ بما رحُبت ای برحبھا وفما کان جواب قومہ

الا ان قالوا ای قولھم۔

لیکن ما کبھی جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے بخلاف اَن کے جیسا نہج البلاغۃ میں ہے بقوا

فی الدنیا ما الدنیا باقیۃ ای مدۃ بقاء الدنیا۔

اور سوا سیبویہ کے اور نحوی بھی اس طرف گئے ہیں۔

اور اَنَّ جملہ اسمیہ کے لیے مثل علمت انک قائم ای قیامک

لیکن جب اَنَّ سے بعد کلمۂ ما آتا ہی تو جملۂ فعلیہ پر بھی آجاتا ہی مثل بلغنی انما تزید الخروج

حروف تحضیض

حروف تحضیض چار ہین ھلّا و اَلّا و لولا و لوما اور ان سے مقصود رغبت دلانا اور آمادہ کرنا ہی کسی فعل پر اگر مضارع پر داخل ہون مثل ھلّا تأکل کیون نہین کھاتا ہی تو یعنی کھا اور ملامت کرنا اگر ماضی پر داخل ہون مثل ھلّا ضربت زیدًا کیون نہین مارا تو نے زید کو اور یہ چارون کلمے اول کلام مین آتے ہین اور ہمیشہ فعل پر داخل ہوتے ہین۔

اور اگر انکے بعد اسم ہو تو وہان سے فعل مقدر مانا جاتا ہی جیسا کسی شخص نے ایک جماعت کو مارا اور اوسمین زید بھی تھا تو تم اوس سے کہو ھلّا زیدًا یعنی ھلّا ضربت زیدًا

یہ **لولا** تحضیضیہ ہمیشہ ایک جملے پر آتا ہی اور کبھی لولا دو جملون پر آتا ہی کہ جملۂ ثانیہ کا امتناع وقت وجود جملۂ اولی کے اوس سے مقصود ہوتا ہی اسے لولا امتناعیہ کہتے ہین مثل لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔

حرف توقع

حرف توقع قد ہی اور اوسے حرف تقریب بھی کہتے ہین یہ حرف تحقیق اور وجود شی پر دلالت کرتا ہی ماضی پر داخل ہو خواہ مضارع پر لیکن جب ماضی پر آتا ہی تو معنی تحقیق کے ساتھ معنی تقریب کا بھی فائدہ دیتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی کہ وہ زمانۂ ماضی زمانۂ حال سے قریب ہی جیسے قد رکب زیدٌ یعنی ابھی سوار ہوا زید۔

اور کبھی معنی تحقیق و تقریب کے ساتھ توقع کا بھی فائدہ دیتا ہی یعنی اسپر دلالت کرتا ہی

کہ جو بات ابھی زمانہ قریب مین تحقیق ہوئی مخاطب کو اوسکی توقع تھی مثل قد رکب
الامیر اوس شخص سے کے لیے جسکو رکوب امیر کی توقع ہو ۔

اور مضارع پر معنی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی فائدہ دیتا ہی مثل ان الکذوب قد یصدق

اور کبھی محض معنی تحقیق کے لیے آتا ہی مثل قولہ تعالی قَد یَعلَمُ اللّٰہُ المُعَوِّقِین
قد اور مدخول قد مین کبھی قسم فاصل آتی ہی نہ غیر قسم مثل قد واللہ احسنت ۔

اور کبھی وقت قرینہ اوسکے مدخول کو حذف بھی کر دیتے ہین مثل **شعر**

افد الترحل غیر ان رکابنا ٭ لما تزل برحالنا وکان قدن

حروف استفہام دو ہین ہمزۂ مفتوحہ اور ھل

ان دونون کو شروع کلام مین آنا لازم ہی اور جملۂ اسمیہ پر بھی آتے ہین مثل ازید
قائم وھل زید قائم اور فعلیہ پر بھی مثل اقام زید وھل قام زید
لیکن ہمزہ ہر جملۂ اسمیہ پر آتا ہی اوسکی خبر اسم ہو جیسا گذرا یا فعل مثل ازید قام
بخلاف ھل کے کہ ایسے جملے پر نہین آتا اور ہمزہ و فعل کے درمیان مین اسم کا
فاصل آنا درست ہی نہ ھل مین مثل ازیدا ضربت ۔

اور ہمزہ انکار کے لیے بھی آتا ہی بمعنی ملامت ہو مثل اتضرب زیدا وھو اخوک
یا بمعنی ابطال مثل الیس اللہ بکاف عبدہ ۔

اور ہمزہ ام متصلہ کے ساتھ بھی آتا ہی مثل ازید عندک ام عمرو
و فا + اور واو + اور ثم پر داخل ہوتا ہی مثل افمن کان و اومن کان و اثم

رکھدیا پھر جزا اسکے جزو اول کو اما اور ما سکے درمیان لعوض محذوف لائے تاکہ حرف شرط حرف جزا پر داخل نرہی پھر اگر یہ جزو اول مبتدا ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی تو مبتدا ہوگا جیسا مثال مذکور مین ورنہ ما بعد فا اوسمین عامل ہوگا مثل اما یوم الجمعۃ فزید منطلق کہ یوم الجمعۃ مین منطلق عامل ہی۔

حرف ردع کلّا کبھی مخاطب کی زجر اور انکار کے لیے مثلاً کوئی شخص کہے زید یبغضک اوسکے جواب مین کہو کلّا یعنی ایسا نہین ہی اسی طرح کوئی کہے افعل کذا اوسکے جواب مین کلّا یعنی مین نکرونگا۔ حرف ردع ۹

اور کبھی بمعنی حقّا کے آتا ہی یعنی مضمون جملہ ثابت کرنے کو مثل قولہ تعالی کلّا سوف تعلمون یعنی تحقیق عنقریب جانو گے تم۔

تنوین نون ساکن کو کہتے ہین جو کلمات کے تلفظ مین حرف اخیر کی حرکت کے پیچھے آتا ہی اور اوسکی علامت ایک قسم کی دو حرکتین زیر و بالا لکھنا ہی جیسے ــٍ ــً ــٌ اور اوسکی پانچ قسمین ہین ایک تمکّن کہ اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہی مثل زید و رجل و مضروب دوسری تنوین تنکیر کہ کلمے کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہی مثل صہٍ یہ تنوین بمعنی اسکت سکوتاً ما فی وقتٍ ما بخلاف صہ بکسر بغیر تنوین کے کہ بمعنی اسکت السکوت الاٰن کے ہی تیسری تنوین عوض کہ مضاف کے آخر مین بعوض مضاف الیہ کے آتی ہی د مفرد ہو مثل فضّلنا بعضھم علی بعضٍ ای علی بعضھم تنوین ۹

ومررت بکلٍ قائمًا ای بکل واحدٍ قائمًا یا جملہ مثل حینئذٍ ویومئذٍ
ای حین اذ کان کذا و یوم اذ کان کذا چوتھی تنوین مقابلہ کہ جمع مؤنث
سالم کے آخر مین آتی ہی مثل مسلماتٍ بمقابلہ نون جمع مذکر سالم مثل مسلمون
پانچوین تنوین ترنم کہ ابیات اور مصرعون کے آخر مین آتی ہی مثل شعر

اقلّی اللوم عاذل والعتابن + وقولی ان اصبتُ لقد اصابن

اور یہ قسم اسم کے ساتھ خاص نہین ہے اسم فعل حرف سب پر آتی ہے —

تنوین کو بسبب التقای ساکنین کے حرکت کسرہ دیتے ہین مثل قریبۃ ن الذی

اور کبھی ضمہ اگر ساکن دوم کے بعد ضمہ اصلی ہو مثل عذابٍ ن اُرکُض
نون تاکید وہ نون ہی کہ فعل کی تاکید کے لیے آتا ہی اور وہ دو قسم ہی خفیفہ و ثقیلہ
اور ہر ایک اوس فعل کے ساتھ خاص ہی جو معنی طلب کے ساتھ زمان مستقبل پر
دلالت کرتا ہو جیسے امر مثل اضربنّ اور نہی مثل لا تضربنّ اور استفہام
مثل ھل تضربنّ اور تمنی مثل لیتک تضربنّ اور عرض الا تنزلنّ بنا
فتصیب خیرًا اور قسم مثل واللہ لافعلن کذا۔
چونکہ قسم بھی مطلوب و مقصود ہوتا ہی اسلیے اوسے بھی قائم مقام طلب
کیا اور جسمین معنی طلب نہین اوسمین نہین آتا ہی مگر نفی مین بر سبیل قلّت مثل
زید ما یقومنّ یا فعل قائم مقام نفی مین مثل قلما یقومن
اور مضارع مثبت مین جو جواب قسم واقع ہو لازم ہی مثل واللہ لاقومنّ

اور جب بعد ان شرطیہ یا اسمای شرط کے لفظ ما زائد ہو تو اوسمین اکثر ہی
مثل امّا تفعلنّ کذا اکرمتک وایّا مّا تفعلنّ فانا اکرمک
واینما تکونن اکن باقی حال نون تاکید کا فیض الصرف مین مرقوم ہوچکا
هذا آخر ما اردنا ایراده في هذا المختصر وما توفيقي الا بالله
العلي الاكبر وهو حسبي ونعم المعين والحمد لله اوّلا و آخرا
والصلوة والسلام على رسوله محمّد و آله واصحابه اجمعين

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب تشریح النحو تصنیف جناب مولانا مولوی حافظ سید محمد عبد اللہ صاحب بلگرامی مدرس اول عربی گورنمنٹ اسکول ضلع کانپور باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور مطبع نظامی واقع کانپور اوائل ربیع الاول سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین چھپکر تمام ہوئی

آئیہ قطعہ تاریخ نتیجۂ فروغ دیدہ سخن شناسی مولوی عبد العلی صاحب مدراسی

واہ کیا خوب چھپی اُردو مین
عربی نحو بتصریح نکو
اسکی تاریخ بھی اُردو مین فروغ
عربی نحو کا تشریح لکھو
۱۲۹۴ھ

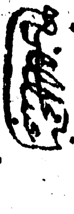

وجہ مہر و دستخط

فائدہ سند اس بات کی ہے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے لہذا مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے

صحت نامہ شرح النحو بعد نظر ثانی مصنف

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
یُحِلّ	یُحِلُّ	۷	۱۰۶	۳۶۰	۳۰۰	حاشیہ سطر	۴
اسم	اسماء	۱	۱۲۸	ترکیب	ترکیب	۷	۱۱
ہر صیغہ	ہر صیغہ	۸	۱۳۰	دو جزوں	دو چیزوں	۱۵	〃
اور فعال صفت	فعال صفت	۴	۱۳۶	زُبدا	زُبدا	۱۲	۳۱
سکوتاتا	بکوتاتا	۱	۱۳۳	یَذرِی	یُذرِی	۳	۳۳
تکتنی	تکتنی	۲ اور	۱۳۴	یذری	یذری	آخر سطر حاشیہ	〃
کے	گے	۱۶	۱۴۵	وَضیعتہ	وُضیعتہ	۱۲	〃
ہوتا ہی	ہوتے ہین	۷	۱۵۰	ہوا	نہوا	حاشیہ سطر ۱۴	۵۶
ان	انّ	۱	۱۵۱	آتاہی	آتاہی	۱۳	۶۲
اتیکتنی	اتیکتنی	۲ و ۷	۱۵۵	پھیرنا	پھیر	حاشیہ سطر	〃
اور فا	اور ما	۱	۱۵۶	۵	۵	۱۰	۷۶
ہی	بھی	۵	〃	ازدحام	ازدجام	حاشیہ	〃
بہ	یہ	۱۴	〃	ہو	نہو	۱	۷۷
تمت				وجھہ	وجہ	۸	۸۰
				۱۲ تا	۱۳ تا	۷	۹۱
				مفرد	منفرد	۱	۱۰۲